THE BOOK WAS DRENCHED

UNIVERSAL LIBRARY
OU_188967
UNIVERSAL LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۱۰۵۲ Accession No. ۱۳۵۵

Author س آ

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

سیاحت امیری

یعنی

حالات سفر ہندستان

سراج الملت والدین ہز میجسٹی امیر حبیب اللہ خان بہادر غازی دولت خداداد افغانستان

مولفہ

منشی محمد آدم خان صاحب المتخلص بہ تمکین سابق اڈیٹر اخبار

جام جمشید ریاست نظام سرکار

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

باہتمام

محمد حسن یاور خان افغانی

در مطبع ابراہیمیہ حیدرآباد دکن

زیور طبع پوشید

جملہ حقوق محفوظ

تعداد جلد (۲۰۰۰) باراول

تہدیہ

Checked 1969

بندۂ ناچیز یہ کتاب عالیجناب خادم الحرمین شریفین سلطان البرین والبحرین بادشاہ روئے زمین خلیفۃ المسلمین حامی دین متین جلالتمآب حضرت سلطان **عبدالحمید خان** غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و نیز اعلیحضرت قدر قدرت ظل حشمت گردون آفتاب فلک رکاب قوی شوکت جمشید عظمت عالیجناب **نواب میر محبوب علی خان** رستم دوران فتح جنگ نظام الملک آصفجاہ بہادر والئی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملکہ و زاد دولتہ کو ملازمان خداوندی کے نذر کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔ اور بصد ادب التماس کیجاتی ہے کہ یہ ہدیۂ ناچیز قبول فرمایا جاکر اس موروثی جان نثار کی عزت افزائی فرمائی جائے ؎

شاہا چہ عجب گر بنوازند گدا را

حیدرآباد دکن — موروثی جان نثار

۲۲ صفر ۱۳۲۵ھ — فدوی محمد آدم خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ طبقۂ اسلام کے بیداری کے آثار اسلامی دنیا کے حق مین
بفضلہ تعالی بہت کچھ مسرت بخش نظر آرہے ہین۔ تمام مسلمانان عالم کے لئے اس سے بڑھکر کونسا
مژدۂ جانفزا ہو سکتا ہے کہ حضرت خلافت پناہی کی صحت اس اثنا مین بہمہ وجوہ عمدہ ہے
سب سے زبردست نشان بیداری ملت اعلیحضرت سراج الملت والدین کا
سفر میمنت لزوم ہے۔ سلطان عبد العزیز شہید۔ شاہ ناصر الدین شہید۔ شاہ
مظفر الدین و سلطان عبد الحمید (اطال اللہ عمرہما و ادام اللہ ظلہما) بھی گو سیاحت
فرما چکے ہین۔ اور ضیاء الملت والدین بھی بہت عرصہ تک محض ملکی بہتری اور قومی
بھبودی کے لئے گزشتہ چند صدیون مین جہان گرد رہے۔ اب پہلی مرتبہ ایک
مسلمان فرمانروا نے اپنی سلطنت کے حدود سے معینون کی سیاحت کے عزم کے
ساتھ قدم نکالا ہے۔ سلطان عبد العزیز محض شوقیہ گئے۔ شاہ ناصر الدین کے
سیاحتون کا بھی بڑا مدعا یہی تھا۔ شاہ مظفر الدین بھی زیادہ تر صحت کے لئے یورپ
جاتے رہے۔ سلطان عبد الحمید جب تشریف لے گئے تو آپ ولیعہدی کا

بھی منصب نہین رکھتے تھے - امیر مرحوم کی سیاحت بھی ایک تنگ دایرہ تک
محدود رہی مگر ہزمجسٹی شاہ کابل ایک عظیم الشان سلطنت کے تقریبا ہر حصہ کا
ایک وسیع النظر مدبر دور اندیش و جنزورس مصلح اور ترقی و استحکام سلطنت کے
عاشق بادشاہ کی حیثیت مین زمانہ کی موجودہ ترقیات کے اسباب و لوازم سے آگاہی
حاصل کرنے کے غرض سے سفر فرمائے ہین - جو قرنہا قرن یادگار اور سالہا سال
موثر رہے گی - مصر بھی بدگمانیون کے زد سے بہت کچھ نکل چکا ہے - اور عرب کی
حالت بھی نسبتاً بہت کچھ تسلی بخش ہے - ہندوستان کے مسلمان بھی صدیونکے
خواب سے کچھ نہ کچھ چونک پڑے ہین - اب اگر ضرورت ہے تو اس امر کی کہ جس طرح
افغانستان اور انگلستان مین رابطۂ اتحاد دِن بدِن مضبوط ہوتا جارہا ہے اسیطرح
دنیا کے اس عظیم ترین طاقت کا رشتۂ اتحاد ٹرکی - ایران - مراکو وغیرہ اسلامی
سلطنتون سے بھی مستحکم ہوکر مسلمانان عالم کی ترقی و مامونیت کا باعث بنے - آمین آمین

ہزمجسٹی امیر حبیب اللہ خان بہادر فرمانروائے دولت خداداد

افغانستان کے نسبت غالباً اس امر کے ظاہر کرنے کی ضرورت نہوگی کہ یہ کون
ہین - اور کیسے ہین اور کس پیمانہ کے خیالات رکھتے ہین - کیونکہ یورپ سے ایشیا
تک یہ امر مسلمہ ہے کہ امیر عبدالرحمن خان غازی مرحوم دنیا کے اون مدبرون مین
سے ہین جن کے ذہن ثاقب و فکر صائب کی روشنی دور دور کے نگاہون کو
خیرہ کرچکی ہے - چنانچہ مرحوم کی سوانح اوقات و ترقی درجات و طریقہ ملک
گیری و باج ستانی و طرز سیاست و نا سیس ریاست و دافع مکائد و دفع معاندی
کے مفصل حالات علیحدہ شایع ہوچکے ہین - جن کے دیکھنے سے یہ اچھی طرح
واضح ہوتا ہے کہ اس اُستادِ جہان نے کیا کیا پیچ نکالے اور کیسے کیسے
توڑ کئے کہ میدان ہاتھ رہا - اور انہون نے کن کن گتھیون کو سلجھایا - اور

کیا کیا او بجھین ڈالدین کہ ناخن ادکار اون عقدون کے حل کرنے مین بیکار رہے
غرضکہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان بہادر حکمران دولت خداداد
افغانستان خلد اللہ ملکہ اوسی نامور امیر محدوح الشان کے خلف اکبر ہین
جو اوائل ۱۹۰۷ء مین ہندوستان مین باشندگان ہند کے معزز و شاہی مہمان
کی حیثیت سے تشریف فرما رہے ہین جن کی سیاحتی حالات کے سننے اور
دیکھنے کے لئے عوام الناس بے حد مشتاق تھے۔ کہ امیر محدوح الشان کی
اودھگت ہند مین کس طور پر ہوی - اور اس مہمانی اور سیر و سیاحت کے نتائج
اور ثمرات کیا بر آمد ہوے - کس کو اس سے کیا فائدہ اور کیا نقصان ہوا
اکیس سال کے بعد گورنمنٹ ہند کو جو یہ موقع دستیاب ہوا ہے اس مین
اپنے معزز دوست کی مہمانی کس طرح کی گئی - پس اسی عوام الناس کی سچے
اشتیاق و عقیدت مندی نے اس بندۂ ناچیز کو اس امر پر مجبور کیا کہ مین
ہز مجسٹی کے ہند کی سیاحتی واقعات کو تفصیل سے لکھدون تا وہ حضرات
شایقین جو اس کے دیکھنے اور سننے کے بیحد اضطراب کے ساتھ مشتاق ہین
اسکے ستے اپنے آتش شوق کو بجھا سکین -

آخر مین مولوی محمد انشاء اللہ صاحب مالک و اڈیٹر وطن
وغیرہ احباب کا دل سے شکریہ ادا کرتا ہون جن کے وسیع معلومات سے
مجھے اس کتاب کی تالیف مین اکثر موقعون پر مدد ملی ہے -

نیز ناظرین سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اگر کہین اس مختصر
تالیف مین بھی کوئی تسامح خواہ کسی قسم کا کیون نہ ہو واقع ہو تو
از راہ نوازش معاف فرمائین - اسلئے کہ یہ خاکسار اردو یا کسی
اور علم کا دعویدار رہے اور نہ ادیب -

حیدرآباد دکن کاچی گوڑہ
۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خاکسار

منشی محمد آدم خان
سابق اڈیٹر و منیجنگ پروپرائٹر اخبار جام جمشید ریاست نظام

ہز مجسٹی امیر افغانستان کی مختصر سوانح

ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان بہادر سنہ ۱۸۷۲ء مین بمقام سمرقند تولد ہوے تھے - آپ اپنے والد بزرگوار امیر عبدالرحمٰن خان جنت مکان سے ویسے تو بہت مشابہ ہین - لیکن آپ کا قد اون سے کسیقدر کم اور آپ کا رنگ ان سے زیادہ سانولا ہے - آپ مجسم ہین - آپکا چہرہ بھاری بھرکم اور ریش بروت سے مزین ہے - آپ گفتگو کے وقت متبسم رہتے ہین - اور ساتھ ہی وقار و متانت کو ہاتھ سے جانے نہین دیتے -

آپ انگریزی زبان مین گفتگو کرنے کی اسقدر مہارت نہین رکھتے جس قدر کہ اس کے سمجھنے مین رکھتے ہین - آپ اپنے باپ سے زیادہ رحم دل ہین آپنے اپنے عہد مین ان بیضابطگیون اور بے اعتدالیون کو رفع فرما دیا ہے جو محصول چونگی کے وصول کرنے مین ہوا کرتی تہین - اور متعدد ٹیکس بھی آپنے موقوف کر دئے ہین - اور افغانستان کی تجارت کے فروغ دینے مین آپ نے بہت کچھ مدد دی ہے - یہان تک کہ آپ تاجرون کو معتبر کفالت پر شاہی خزانہ سے قرض روپیہ دیکر ان کا کاروبار چلانے

مین مدد دیتے ہین - اوران کو بڑی ہوئی شرح سود پر ساہوکارون سے روپیہ قرض نکالکر اس کا خمیازہ بھگتنے سے محفوظ رکھتے ہین - آپ نے افغانستان کے ان لوگون کو افغانستان واپس آنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے - جو امیر عبدالرحمن خان کے جلال اور دبدبہ سے خوفزدہ ہوکر ممالک غیر مین جاکر پناہ گزین ہوگئے تھے اور آپ ہی کے زمانہ مین معاہدات کے تجدید ہوئی اور بجائے ہزہائنس کے ہزمجسٹی قرار پائے - اور مثل شاہان عظام کے آپ کی سلامی (۳۱) توپون سے ہوا کرتی ہے -

ابتدائی واقعات دربار کابل

عیدالفطر کے تقریب پر کابل مین عظیم الشان دربار منعقد ہوا اس مین تمام بڑے بڑے سرداروں و فوجی عہدہ دار موجود تھے سردار نصراللہ خان برادر امیر معظم نے اس موقع پر امیر صاحب کے سیاحت ہند کے فوائد باختصار حاضرین کے ذہن نشین کئے جسکو سب نے بڑی خوشی اور گرمجوشی سے پسند کیا امیر صاحب کے پایہ تخت سے روانہ ہونیکی تاریخ اصل مین پہلی ۲۸ نومبر مقرر ہوئی تھی لیکن بعد مین بدلدی گئی - امیر نے تمام بڑے بڑے سرداران قبایل اور رؤسا کو حکم دیا کہ جن جن اضلاع سے مابدولت کا گذر ہو ہر جگہہ کے ممتاز خوانین اثنار راہ مین ضرور شرف حضوری حاصل کرین -

جلال آباد مین امیر صاحب ایک بہت بڑا دربار منعقد فرماکر وہان جسطرح کہ امیر مرحوم نے کیا تہا آپ بھی اپنے ہندوستان آنے کے وجوہات اپنے زبان مبارک سے خود بیان فرمائین گے - اگر مشہور خواص خان

ذکاخیل راستہ مین پڑا تو ایک آفریدی جرگہ جلال آباد مین امیر صاحب کے
حضور مین حاضر ہونے کا ارادہ کیا۔ لیکن اس سے یہہ نتیجہ نہ نکالنا چاہئے کہ
امیر صاحب اوسے ضرور ہی شرف ملاقات بخشین گے ۔ علاوہ ازین سید محمد
سابق بادشاہ کونار جو پچھلے دنون ہندوستان مین بحالت جلاوطنی پناہ
گزین تھا اسکا بھی ارادہ ہے کہ جلال آباد مین امیر صاحب کو ضیافت دیکر
اپنی وفاداری اور عقیدت کا اظہار کرے ۔ کابل سے لنڈی کوتل تک
کے سفر کے واسطے باربرداری کا تمام انتظام فوجی حکام نے کیا تھا جس قدر
آدمیون اور باربرداری وغیرہ کے جانورون کی ضرورت تھی وہ افغانی ترکستان
اور نیز صوبۂ کابل سے بھم پہونچائے گئے ہین ۔ مزید برآن یہہ بیان کیا گیا ہے کہ
دو ہزار اونٹ کوچی لوگون کے بھی کرایہ پر لئے گئے ہین ۔ یہہ لوگ خانہ بدوش
ہوتے ہین ۔ اور اندرون ملک مین باربرداری کا کام بہت کچھ انہین کے
ہاتھون انجام پاتا ہے ۔ ان اونٹون کے شرح کرایہ تیس روپئہ فی ۔اس ماہوار
قرار پائی تھی ۔ اور امیر صاحب نے یہہ طے کر دیا تھا کہ اون کے ولیعہد بہادر
سردار عنایت اللہ خان بطور حکمران کے کابل مین مقیم رہین گے اور سردار
نصر اللہ خان جلال آباد تک امیر صاحب کے ہمرکاب آکر تا اختتام سیاحت
وہین امیر صاحب کے منتظر رہین گے ۔ اور افواج کی ایک معقول جمعیت
ان کے ماتحت رہے گی ۔

ہزمجسٹی کے ہمراہی نایاب اشیاء

ہزمجسٹی محمد حبیب اللہ خان امیر کابل کے ہمراہ جو اشیاء نایاب ولاثانی اس

سیاحت مین رہے ہین وہ یہ ہین -
(۱) اول ہز مجسٹی کے تلاوت کا قرآن مجید جو لاثانی خوبیون سے آراستہ
اور مرصع جلد وزر کے جزدان سے پیراستہ ہے -
(۲) بجلی کے فولاد کی تلوار جو معمولی لوہے کی چھڑی کو کاٹ دیتی ہے اور
اسکا قبضہ اور میان بیش بہا جواہرات سے مرصع ہے -
(۳) اڑتالیس فیر کے تپنچہ کی جوڑی جو ایک جرمنی کارخانہ نے بطور تحفہ نذر
کی تھی اور دوسری ایسی جوڑی نہین بنائے گئی تھی -
(۴) ایران و روس و انگلستان کے مشہور امیرون کے بعد مگر سب سے
زیادہ تابناک الماس -
(۵) ایک ہمراہی خدمتگار جو سر سے پانون تک ہز مجسٹی کے اسلحہ وغیرہ کے
ذخیرہ سے لدا ہوا ہوتا ہے - اور اس کی وردی پر ہک لگے ہوئے ہین
جس مین چھری چھرا تلوار نہایت قیمتی رائفلین تپنچے اور زخم سینے کے
اوزار قرینے سے پہنائے ہوئے ہوتے ہین تاکہ جسکو ہز مجسٹی جب چاہین
فوراً نکالکر کام مین لائین -
(۶) ہز مجسٹی کا ایک درباری رفیق جو نو زبانین جانتا اور ان مین بات کرسکتا ہے
(۷) ہز مجسٹی کا ایک جیغہ جو ایک نہایت خوبصورت رومی پرند کی نہایت نرم و
نازک سفید چمکنے والی کہالون سے بنایا گیا ہے اور جس کی قیمت دو ہزار پونڈ ہے
(۸) کسی بزرگ کا دیا ہوا وہ تعویز جو ان بزرگ نے ضیاء الملت والدین
امیر عبد الرحمن خان صاحب مرحوم کو دیا تہا اور اس کی تاثیر یہ ہے کہ اپر
کوئی حربہ اثر نہین کرتا جس کے پاس وہ ہو اور امیر صاحب مرحوم نے اپنی
سوانح عمری مین اس کی تصدیق کی ہے -

اعلان

سفر ہندوستان کے وجوہات اور اوقات معین کرنے کے متعلق امیر صاحب کا فرمان جو اپنے ملک مین شایع کیا گیا ہے وہ یہ ہے

بر ضمائر اخلاص مظاہر معتبرین و منصبداران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایای دولت خداداد افغانستان پوشیدہ و مخفی نماناد - چون ہمہ کاروائی ما و شما مردم افغانستان را غم شریک و دین شریک دانستہ و میدانیم و میخواہیم - در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بودہ باشید - چنانچہ در سنہ گذشتہ کیلان ئیل سنہ ۱۳۲۳ کہ دوست محبت نشان سر لوئس ڈین با جماعتے از طرف دولت ہم عہد شما برای استحکام عہدنامہ سابقہ شما بحضور انور والائے ما حاضر شدہ و استحکام مذکور را العنوان سابق از طرفین محکم نمودیم و از برای استحکام خاطر شمایان بطریق اختصار اطلاع دادہ بودیم - کہ جمیع شما اقوام از فقرۂ مذکور آگاہ خواہید بود - حال چون از راہ اتحاد دوستی دو دولتے و ہم عہدے از طرف دولت ہم عہد شما کہ دولت بہیہ برطانیہ باشد خط و مراسلہ تقسیم دعوت دوستانہ و مہمانی و سیر و شکار علاقہ ہند برین مضمون رسید کہ چون عہدنامہ طرفین امسال گذشتہ تمام شدہ و استحکام پذیرفتہ ہرگاہ از راہ اتحاد دوستی و دو دولتے و ہم عہدے تشریف آورد - باین علاقہ شدہ بعد از ملاقات دوستانہ و سیاحت ہندوستان و شکار بازگشت و مراجعت در علاقہ خود ما خواہد نمودید - لہذا چون قبول چنین دعوت و ادای آن از طرف دولت و ملت ضرور میباشد - لہذا دعوت شان را رد نہ نمودہ قبول فرمودیم و وعدہ نمودیم کہ انشاء اللہ خدا بخواہد غرہ ماہ ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۳۲۴ از مقام جلال آباد روانہ شدہ چند یوم ادای آن ضیافت را نمودہ بخیر بازگشت در مسکن و مقام خود ما انشاء اللہ تعالی خواہد فرمودیم - لہذا لازم و ضرور دانستہ شمایان را از دعوت واقف نمودہ بسیار خاطر جمعی میدہیم کہ الحمد اللہ عہدنامہ شمایان و مطالب دولتی آنچہ کہ بودہ در سال گذشتہ تمام شدہ این دعوت و قبول صرف از برای دوستی می باشد - زیادہ از خدا تعالی بہر حال شمایان را مرفہ الحال خواہانم - تحریر بیوم شنبہ سلخ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴

ہز مجسٹی امیر کابل کی سیاحت ہند کا پروگرام

ہز مجسٹی امیر کابل کی تشریف آوری ہند پر پروگرام جو کمانڈر انچیف ہند کی جانب سے سرکاری طور پر شایع ہوا تھا وہ درج ذیل کیا جاتا ہے -

لنڈی کوتل - آمد بروز چہارشنبہ دوم جنوری وقت سہ پہر روانگی بروز پنجشنبہ ۳ جنوری وقت صبح -

پشاور - آمد بروز پنجشنبہ ۳ جنوری بوقت سہ پہر - قیام (۴ و ۵ و ۶ جنوری - روانگی ۷ جنوری روز دوشنبہ وقت صبح -

سرہند - آمد بروز سہ شنبہ ۸ جنوری وقت صبح قیام دس ساعت - روانگی بروز سہ شنبہ ۸ جنوری وقت شام -

آگرہ - آمد ۹ جنوری روز چہارشنبہ وقت صبح قیام (۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ جنوری - روانگی بروز چہارشنبہ ۱۶ جنوری وقت صبح -

علیگڈہ - آمد بروز چہارشنبہ ۱۶ جنوری بوقت دوپہر قیام دس ساعت روانگی روز چہارشنبہ ۱۶ جنوری وقت شام -

کانپور - آمد ۱۷ جنوری روز پنجشنبہ وقت صبح - قیام دس ساعت - روانگی بروز پنجشنبہ ۱۷ جنوری وقت شام -

گوالیار - آمد بروز جمعہ ۱۸ جنوری وقت صبح قیام بروز ہفتہ ۱۹ جنوری روانگی ۲۰ جنوری روز یکشنبہ بوقت شام -

دھلی - آمد بروز دوشنبہ ۲۱ جنوری وقت صبح - روانگی بروز سہ شنبہ ۲۲ جنوری وقت شام -

اجمیر - آمد ۲۳ جنوری روز چہارشنبہ وقت صبح - قیام دس ساعت
روانگی ۲۳ جنوری روز چہارشنبہ بوقت شام -
دھلی - آمد بروز پنجشنبہ ۲۴ جنوری بوقت صبح - قیام ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ جنوری
روانگی ۲۸ جنوری روز دوشنبہ بوقت شام -
کالکتہ - آمد ۳۰ جنوری روز چہارشنبہ وقت صبح - قیام ۳۱ جنوری - یکم و دوم
فبروری - روانگی ۳ فبروری بروز یکشنبہ وقت صبح -
سہاگپور - آمد بروز سہ شنبہ ۵ فبروری بوقت صبح - قیام ۶ و ۷ و ۸ و ۹
فبروری - روانگی ۱۰ فبروری روز یکشنبہ وقت سہ پہر -
بمبئی - آمد بروز دوشنبہ ۱۱ فبروری وقت صبح - قیام ۱۲ و ۱۳ فبروری -
روانگی بروز پنجشنبہ ۱۴ فبروری بوقت سہ پہر -
بحری سیر - بروز جمعہ ۱۵ فبروری -
کراچی - آمد بروز شنبہ ۱۶ فبروری - روانگی بروز یکشنبہ ۱۷ فبروری
بوقت شام -
سکھر - آمد بروز دوشنبہ ۱۸ فبروری وقت صبح - روانگی ۱۸ فبروری
روز دوشنبہ وقت صبح -
ریاست بھاولپور - آمد ۱۸ فبروری روز دوشنبہ وقت سہ پہر
قیام ۱۹ و ۲۰ فبروری - روانگی بروز پنجشنبہ ۲۱ فبروری بوقت سہ پہر
لاہور - آمد بروز جمعہ ۲۲ فبروری وقت صبح - قیام ۲۳ و ۲۴ و
۲۵ فبروری - روانگی از سانگا بروز دوشنبہ ۲۵ فبروری شام -
پشاور - آمد ۲۶ فبروری روز سہ شنبہ بوقت صبح - قیام بروز چہارشنبہ
۲۷ فبروری - روانگی ۲۸ فبروری روز پنجشنبہ وقت صبح -

لنڈی کوتل - آمد بروز پنجشنبہ ۲۸ فبروری وقت سہ پہر - روانگی بروز جمعہ یکم مارچ وقت صبح -

آمد ہز مجسٹی امیر افغانستان پر چہ میگوئیان

جب پہلے پہل ہز مجسٹی امیر افغانستان کی خبر سیاحت ہند مشہور ہوئی تو بعضون نے اس کی اہمیت کو نہایت تبذل شکل مین بیان کیا تہا یعنے یہہ بتلایا تہا کہ امیر نے خود سفر ہند کی خواہش ظاہر کی ہے - سرکار ہند نے دعوت نہین دی - کیونکہ روسی ناکامی کے بعد امیر کا وہ رسوخ باقی نہین رہا جو اس سے بیشتر تہا - لیکن جس شان و شکوہ سے امیر رونق افروز ہند ہوئے - اور جس گرمجوشی اور تپاک سے آپکا خیر مقدم کیا گیا - زبان حال سے تبلا رہا ہے کہ وہ ایک جلیل القدر و بلند پایہ مہمان عزیز ہین جیسے ہی سرحد پار آپکا ورود اجلال ہوا - اعلیحضرت ملک معظم شہنشاہ ہند نے آپکا خیر مقدمی تار روانہ فرمایا - اور شاہان خود مختار کیطرح ۳۱ تیر توپون کی سلامی ہوئی - بعض اشخاص امیر المعظم کو افغانستان مین بادشاہ اور ہند مین بمنزلہ ایک حکمران شاہزادہ کے تصور کرتے تہے یہی وجہ تھی کہ امیر کو ہز مجسٹی کہتے ہوئے شرم لگتی تہی - حالانکہ ڈیورنڈ مشین نے اسکا تصفیہ کر دیا تہا تاہم شہنشاہ انگلنڈ نے اونہین اس غلطی پر متنبہ فرمادیا - علاوہ ان دوستانہ تکلفات کے ۲۰ ہزار روپیہ بطریق ضیافت پیش کئے گئے اس دوستانہ برتاؤ پر بعض خیرہ سر اشخاص رشک کر رہے ہین - کہ اس امر کی کیا ضرورت تھی کہ ملک معظم انگلنڈ سے ایسا تار دیتے جیسے وہ کسی پر طاقت یوروپین تاجدار کے ورود پر رسموتہ پر خیر مقدم کہنے کو جائز رکہتے - البتہ

شہنشاہ میکاڈو ایسے احترام کے مستحق سمجھے جا سکتے ہین - اور یہہ اندیشہ کیا جارہا ہے کہ شاید دولت برطانیہ امیر کو اپنا سفیر لندن کو روانہ کرنیکی بھی اجازت دیدے - یہہ بات چھپی ہوئی نہین ہے کہ ان عیب جو نافہم اشخاص سے زیادہ دولت ہند و ملک معظم اپنی مصلحتون کو سمجھتے ہین - اور جس دہوم دہام سے ہر مقام پر امیر معظم کا خیر مقدم کیا گیا - نہ فقط اہل اسلام ہند کو اس سے مسرت ہوئی بلکہ مآل اندیش ہندو بھی اسیر خوش ہوئے - جب جاپانی ترقیات پر کل رعایائے ہند اس خیال سے محظوظ ہوتے ہین کہ اوس نے پہر ایشیا کا نام روشن کرنے مین کامیابی حاصل کی - اسی طرح اگر دولت افغانستان نے ترقی کی ہے اور اپنی تدبیر و مآل اندیشی یوروپ کی نگاہون مین عزت و احترام کی مستحق ثابت ہو رہی ہے - کون ہندی ہو گا جو ناخوش ہو گا - ہز مجسٹی کے جاہ و جلال وقعت وغیرہ سے ہندو مسلمان - رؤسا ہند کو مساوی طور پر ایک عمدہ سبق حاصل ہو گا اس سیاحت سے امیر المعظم کسطرح کے فائدے حاصل کئے - وہ فوجی انتظام کو بڑے گہرے اور نقاد نظر سے دیکھے ہین - ساتھہی ریلوی و صیغہ تعمیرات سے اونہین خاص دلچسپی علوم ہوتی ہے - انتظام تعلیمات سے بھی وہ بے پروا نہین ہین - کئی مقامات پر آپ نے فوجی بارکون اور عظیم الشان پلون کو بہ نفس نفیس ملاحظہ فرمایا ہے - اور ضروری باتین دریافت کین - غالباً آپ مالی و ملکی انتظامات ہند پر بھی متجسس نگاہ ڈالے ہونگے - قطع نظر ان امور کے آپ رؤساء ہند کو مذہبی سبق بھی دئے ہین - آپنے مساجد مین نماز با جماعت ادا کر کے ظاہر کر دیا ہے کہ شاہان اسلام کا اصلی طریق کیا ہونا چاہئے کوئی ہندی رئیس یہہ نہین فرما سکتے کہ مسلمانون کے مساجد مین نماز پڑہنے سے امیر کے وقار مین فرق آگیا - اس سے نہ فقط مسلمان رؤساء کو سبق لینا

چاہیئے بلکہ ہندو شاہزادے بھی اس پر غور کرین کہ بادشاہ وقت کے لئے
مذہبی پابندی کیسی ضروری ہے اور اس سے رعایا کو کیا فوائد پہونچ سکتے
ہین - لیکن افسوس ہے کہ شاہ افغانستان کی اس دینداری پر بعض ناعاقبت
اندیشون کو یہہ اندیشہ ہوا کہ کہین وہ مسلمانان ہند کو اپنی مہربان سرکار سے
بدظن و بے رخ بنانے کی سعی نہ کرین اور اسی دہوکہ مین وہ یہہ خیال کرنے
لگے ہین کہ امیر کے آمد ہند سے پان اسلامک خیالات کو تقویت ہوگی
مگر یہہ نرے خبطی باتین ہین - شاہان افغانستان نے نہ کبھی اہل ہند مین
کوئی مذہبی خیالات کے تحریک کی اور نہ اس کی امید کیجا سکتی ہے جبکہ
اونہون نے سرحدی قبائل کو مذہبی تحریکات سے باز رکھنے مین ہمیشہ
سعی کی ہے - تو پہر یہہ کیسے ممکن ہے کہ برٹش انڈیا مین ایسی باتین جائز رکھی
جائین -

ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان بہادر کے تازہ رونق افروزئی ہند پر
ولایت کے بعض سربرآوردہ و ممتاز ریفارمرون نے جو خیالات ظاہر
کئے ہین - وہ ہوا خواہان دولتین ہند و افغانستان کے لئے یکسان مسرت
انگیز و طمانیت بخش ہین اور اس وقعت و احترام کا پتہ دیتے ہین جو امیر
ممدوح نے اپنی شاندار سیاسی کارنامون اور استحکام روابط اتحاد
سے انگریزی قوم کے نظر مین حاصل کرلی ہے - مگر ان خیالات سے امیر صاحب
کی سیاحت مین پولٹیکل اغراض ملحوظ ہونے کا جو اثر پایا جاتا ہے وہ ضرور
قابل تصحیح کہا جائیگا - کیونکہ یہہ بات برضامندی فریقین پہلے طے
ہو چکی ہے اور نہایت صاف لفظون مین کئی دفعہ ہز اکسیلنسی وایسرائے
ہند اور ہز مجسٹی امیر صاحب کی زبان سے نکل چکا ہے کہ امیر ممدوح کی

سیاحت ہند پولٹیکل قضایا رسے بالکل پاک رکھی جائے گی اور
دوران ملاقات مین کسی قسم کی سیاسی معاملات کا تذکرہ درمیان
نہ آئیگا - پس یہ سراسر خلاف مصلحت ہے کہ " پولٹیکل نتائج " کی امید
ظاہر کرکے افغانی مدبرین کو شتبہ کیا جائے -

(❁)

نقشہ مقامات سیاحتی ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان

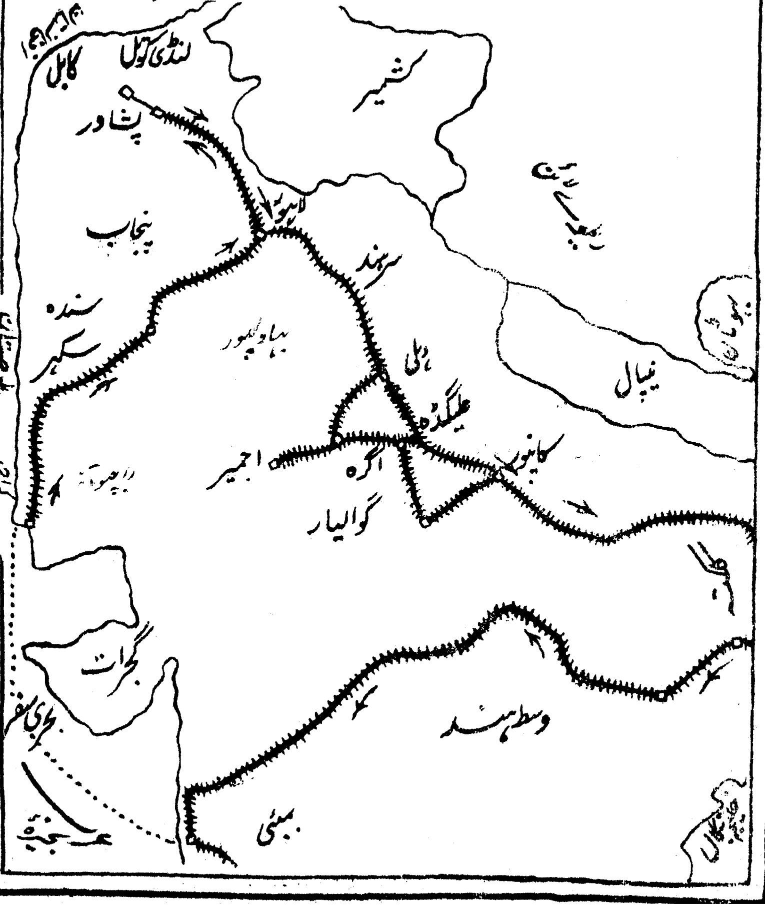

ہز میجسٹی
سراج الملۃ والدین
کی سیاحت ہند

امیر کی رونق افروزی

لنڈی کوتل

یکم جنوری، امیر صاحب کی آمد آمد ہے۔ اور ہز میجسٹی کی پیشوائی اور قیام کیلئے سب سامان آراستہ ہے۔ اُنکا کل پہنچنا یقینی ہے۔ کس وقت؟ یہ کوئی بتا نہین سکتا۔ ہندوستان کے لوگ تو ریل کے سفرون کے عادی ہین۔ اور اسیوجہ سے وہ مقررہ وقت کا انتظار کرتے ہین۔ مگر ہز میجسٹی گہوڑے پر سوار ہوکر آرہے ہین۔ اور دشوار گذار پہاڑون مین سے ہوکر گذر رہے ہین یہ الفاظ لکھے ہی تھے کہ ہز میجسٹی کا بدرقہ پہونچگیا۔ یہ لوگ بھی نہین بتا سکتے کہ ہز میجسٹی کل کس وقت لنڈی کوتل پہونچینگے۔ اونکا خیال ہے کہ شاید دوپہر کو پہونچین۔ یہان امیر صاحب اور اون کے ہمراہیون کے لئے پانسو کے قریب خیمے نہایت سلیقہ سے نصب کئے ہوئے ہین خیمون کی تقسیم نہایت عمدہ ہے۔ چوک بازار۔ گلیان سب کچھ ہین۔

امیری کیمپ - خیمون کا ایک عالیشان شہر معلوم ہوتا ہے - پاس ہی قلعہ ہے خیمون کے پاس اوس کی دیوارون کی بلندی عجب لطف پیدا کر رہی ہے - اس جنگل مین ہز میجسٹی کے خاطر انگریزون نے منگل کر دیا ہے امیر صاحب کا میر مطبخ بہی پہونچگیا ہے - اور اپنے آقا نامدار کے دسترخوان کے لئے طرح طرح کی نعمتین اور کہانے تیار کرنے مین مصروف ہے -

(۲ ر جنوری) امیر صاحب رونق افروز ہو گئے ہین - رونق افروزی کی دہوم دہام اور تزک احتشام میدانون کے شاہنشاہ کے نائب اور پہاڑون کے بادشاہ کے شان کے شایان تھی - قدرتی نظارے اور انسانی ہاتھ کے کرتب نے ہز میجسٹی کی رونق افروزی کو وہ شان بخشی کہ چشم فلک نے کم دیکہی ہوگی - ابہی مشرق کا شہسوار (سورج) شعاع کا نیزہ ہاتہہ مین لئے چرخ عنبری پر رونق افروز نہ ہوا تہا - اور روشنی کی مقراض نے پہر تاریکی کا دامن چاک نہ کیا تہا - کہ لنڈی کوتل مین پرچہ لگا کہ آج صبح ساڑہے نو بجے عالیقدر مہمان کی سواری ہندوستان کی سرحد پر پہونچنے والی ہے - مگر راستہ کی خرابی نے ساڑہے دس بجے سے پہلے افغانی جلوس کو اور ساڑہے گیارہ بجے سے پہلے امیر صاحب کو نہ پہونچنے دیا - لنڈی کوتل کے قلعہ مین صبح کا ناشتہ ۸ بجے کہا کر سر ہنری میکموہن - اونکا پولٹیکل سٹاف میجر روس کیمبل اور اون کا ملٹری سٹاف - اور سوارون کا ایک اسکورٹ ۹ بجے اوس طرف روانہ ہوئے - جس طرف سے مہمان مہین قدر نے قدم رنجہ فرمانا تہا - یہ بہادرون کا چہوٹا سا دستہ درہ خیبر کے تنگ دہانہ مین داخل ہوکر اوس پار کی خشک وادی مین جا نکلا اور اوس بے آب دریا کے کنارے جا کہڑا ہوا - جو ہندوستان

اور افغانستان کے درمیان حد فاصل کا کام دے رہا ہے۔ یہ بہادر دستہ تو پہاڑون۔ گہاٹیون دریاؤن۔ بلندیون اور نشیبون کو کاٹتا ہوا اور بے آب وگیاہ قطعات مین سے گذرتا ہوا اُس دس ایکڑ کے کہیت مین جا ڈٹا۔ جہان دونون سلطنتین ملتی ہین۔ پہاڑی پر سے اس دستہ کے ممبر چیونٹیان معلوم ہوتے تہے۔ مگر ان چیونٹیون نے اسوقت وہ کام کیا کہ سکندر نکر سکا تہا۔ مگر امیر صاحب؟ اب ساڑہے دس بج گئے ہین۔ مگر ابھی تک کوئی افغان نمودار نہین ہوا۔ وہ دریا کے پرے بلند زمین پر ایک رسّا سا کیسا گہسٹتا چلا آرہا ہے؟ شاید کوئی سانپ ہے کہ لہراتا ہوا چلا آرہا ہے یہ سانپ کی طرح ہی حرکت کر رہا ہے۔ اور دریا کے کنارے بڑہ رہا ہے۔ جون جون یہ نزدیک پہونچ رہا ہے۔ بڑا اور لمبا ہوتا جاتا ہے۔ کچہہ وقت بعد یہ سرحدی لائن پر پہونچتا ہے۔ اور ایک صف مین آراستہ ہوجاتا ہے او ہو۔ یہ تو امیر صاحب کی پلٹن ہے۔ اے لو۔ وہ کہڑی ہوگئی پس سرہنری آگے بڑہتے ہین۔ اور خوش آمدید کا نعرہ بلند کرتے ہین۔ اور اب پلٹن سرحد گذر کر پہاڑیون مین سے اپنا راستہ طے کر رہی ہے۔ کیا امیر صاحب آگئے؟ نہین جی۔ یہ تو امیر صاحب کی فوج ہراول تہی۔ وہ دیکہو دور سے ایک اور سانپ نکلا۔ یہ بھی پہلے کی طرح آگے بڑہا۔ اور ایک صف مین آراستہ ہوگیا۔ سرہنری اپنی جگہہ کہڑا ہوا اُسے خوش آمدید کہکر آگے بڑہنے کا اشارہ کرتا ہے۔ ایک تیسرا سانپ پہاڑون مین سے نمودار ہوا۔ اب تو امیر صاحب ضرور آگئے ہونگے؟ اجی کہان یہ تو شتر سوار دلکا دستہ ہے۔ پانچسو حیوان خوب پلے ہوئے اور موٹے

تازے نظر آتے ہین یہ امیر صاحب کا اسباب ہے ۔ ایلو ۔ چوتہا سانپ نکلا ۔ اور نزدیک ہوا ۔ تو دیکہا کہ ہاتہیون کی قطار ہے ۔ اور اُن پر سنہری روپہلی ہودے کسے ہوے ہین ۔ لوجی ۔ ان مین ضرور امیر صاحب ہونگے ؟ حضرت ہوش کی دوا کیجئے ۔ یہ تو ہزمیجسٹی کی شوکت کا ادنی سا کرشمہ ہے ۔ یہ لو ۔ وہ پانچوان سانپ آیا ۔ اور آتے ہی فوج رسالہ مین بدل گیا ۔ معلوم ہوا کہ یہ تو امیر صاحب کا خزانہ ہے ۔ ایک اور چہٹا سانپ نکلا ۔ نظر ادہر کی ۔ تو سانپ کیا تہا ۔ سوارونکا ایک جمگہٹا تہا ۔ مگر اس جمگہٹے مین بہی وہ محبوب نظر نہین آتا ۔ یہ تو میدانی اسپتال کا ساز و سامان ہے ۔ پالکیون کو گہوڑے اُٹہائے ہوے ہین اسطرح پر کہ فی پالکی ایک گہوڑا آگے ۔ ایک پیچہے ۔ (تخت روان سے مراد ہے ۔ (یہان) ابہی یہ ساز و سامان ہی دیکہہ رہے تہے کہ ایک ساتوان سانپ نکلا ۔ سانپ کیسا ہے ۔ گہوڑون کی ایک لمبی چوڑی قطار ہے کہ ختم ہونے مین ہی نہین آتی ۔ امیر صاحب ابتک نہین آئے ۔ یہ تو ان کا اسباب ہے ۔ کیا سارا افغانستان ٹوٹ کر ہندوستان پر پل پڑا ہے ؟ کچہہ وقت یون ہی گذر گیا ۔ دریا اب بالکل خالی ہوگیا ۔ کوئی سانپ آہین لہراتا نظر نہین آتا ۔ اب کیا وقت ہے ؟ ساڑہے گیارہ ۔ اچہا وہ لو آٹہوان سانپ نکل آیا ۔ اوہو ۔ یہ سانپ تو بڑی دہیمی چال چلتا ہے ۔ فاصلہ کم ہونیکی دیر تہی کہ یہ سانپ سوارون کی رجمنٹ کی بہار دکہانے لگا ۔ ایک شخص نہایت آن بان سے آگے آگے آرہا ہے ۔ اب تو کوئی شک نہین امیر صاحب آگئے ۔ بگل کی آواز نے ہوا مین گونج پیدا کردی ۔ دہنا دہنا دہن توپین چلنے لگین ۔ سر سنہری میکلو ہن آگے بڑہا ۔ عالیجناب

مہمان کو سلام کیا ۔ مزاج پرسی ہوئی ۔ ایک دم آرام لیا ۔ پھر سارے کے سارے خیبر کے طرف روانہ ہوئے ۔ افغان اور انگریز محبت کے نشہ مین سرشار پہاڑیون پر سے جہومتے جہامتے وادی مین اُترے ۔ اور یہہ تو امیر صاحب رونق افروز ہند ہو گئے ۔

ایک مدبّر بادشاہ امیر صاحب کو دیکھتے ہی معلوم ہوا کہ شکل و شباہت مین اپنے والد ماجد امیر عبد الرحمٰن خان عرش آشیانی سے ملتے جلتے ہین جسم کے مضبوط اور قوی ہین ۔ صحت نہایت عمدہ ہے اور چہرہ پر بشاشت ٹپکتی ہے ۔ جب سر ہنری میکموہن نے آگے بڑہ کر وایسرائے کی طرف سے خوش آمدید کہا ۔ تو اُسوقت ہز مجسٹی عجب انداز مین مسکرائے اسکے بعد سر ہنری میکموہن نے اپنے پولٹیکل اسٹاف کے ممبر یعنے میجر برڈ ۔ میجر بروک ۔ کپتان رام سے ۔ لفٹنٹ فیلڈ ۔ اور مسٹر ڈابس امیر صاحب کے سامنے پیش کئے ۔ آپ ہر ایک سے بہ خندہ پیشانی پیش آئے ۔ اور میجر برڈ سے نہایت محبت آمیز پیرایہ مین گفتگو کی ۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب امیر صاحب کا ہاتھ گولی سے زخمی ہو گیا تہا میجر برڈ بغرض علاج کابل گئے تہے ۔ میجر برڈ کو امیر صاحب نے مخاطب کرکے فرمایا ۔ "مین دوست کو کبھی نہین بھولتا ۔ میجر بروک نے کمانڈر نچیف کی طرف سے مبارکباد دی ۔ جواب مین ہز مجسٹی نے فرمایا کمانڈر نچیف کو کہدیا سیاحت ہند سے جو سب سے بڑی خوشی مجھے حاصل ہو رہی ہے ۔ وہ اس خیال سے ہے ۔ کہ مین اپنے خیر خواہون کے درمیان آرہا ہون " مسٹر ڈابس سے جو ڈین مشن کے ساتھ کابل گئے تہے ۔ امیر صاحب نے تلطف آمیز گفتگو کی ۔ اسکے بعد درہ خیبر کے لارڈ میجر روس کیپل پیش کئے گئے ۔ اور

انہون نے اپنی باری مین اپنے ملٹری سٹاف کے ممبر پیش کئے۔ امیر صاحب ہر ایک سے نہایت گرمجوشی سے ملے۔ یہ ملاقاتین ہو ہی رہی تہین کہ سرہنری میکموہن نے حضور ملک معظم قیصر ہند کا ایک تار امیر صاحب کے حوالے کیا۔ امیر صاحب نے نہایت شوق کے ساتھ خود لفافہ پھاڑ کر اپنے سکرٹری کو ترجمہ کے لئے دیا۔ تار کا مضمون یہ تہا " آپکی سیاحت سے مجھے کمال درجہ کی خوشی اور مسرت حاصل ہوی ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یو ئر مجیسٹی اور میری گورنمنٹ کے تعلقات دوستانہ ہین۔ مین امید کرتا ہون کہ یہ سیاحت آپ کو سلطنت کے گرانبار بوجہہ سے محفوظ رکھے گی " یہ تار سنکر امیر صاحب کا چہرہ خوشی اور فخر سے کندن کی طرح دمکنے لگا اسکے بعد سرہنری اور امیر صاحب فارسی مین گفتگو کرتے رہے۔ امیر صاحب بیچ مین انگریزی زبان کا استعمال کرتے تہے۔ گویا جتاتے تھے کہ مین نے انگریزی زبان سیکھ لی ہے۔ کیمپ کے نزدیک پہونچکر امیر صاحب گارڈ آف آنر کے سلام کا جواب دیتے ہوئے اپنی فرودگاہ مین داخل ہو گئے۔ جب وہ گھوڑے سے اُترے بالکل ایک سپاہی معلوم ہوتے تہے۔ خاکی زین کی وردی زیب تن کئے ہوئے تہے۔ گھوڑے کا ساز بھی فوجی تہا۔ اور اگر اون کے سر پر تاج نہ ہوتا تو وہ اپنے فوجی سردارون سے ممیز نہ ہو سکتے۔ خیمہ مین یہ آٹھ سردارون کے ساتھ داخل ہوئے سردار محمد آصف خان۔ سردار محمد یوسف خان۔ سردار محمد اسمعیل خان سردار علی احمد خان۔ سردار فتح محمد خان۔ سردار محمد رفیق خان۔ سردار ڈاکٹر غلام نبی خان۔ اُن کے علاوہ ۱۹ اول درجہ کے افسر۔ سات سکرٹری ۲۵ سٹاف کے ممبر۔ ۸۰ آدمی باڈی گارڈ کے۔ پانسو ملازم۔ نوکر چاکر

رسالہ اور فوج پیدل تھی۔ یعنے کل آدمی ۱۱۰۰ تھے۔ اپنے خیمے مین جاکر امیر صاحب نے میجر برڈ کو یاد کیا۔ اور چند منٹ اون سے گفتگو کی۔ اس اعزاز خاص پر میجر برڈ پھولے نہ سماتے تھے۔ شام کو یوروپین پارٹی کو قلعہ مین اور امیر صاحب کے ہمراہیون کو خیمون مین لنچ دیا گیا۔ سرہنری نے سرکاری طور پر وایسرائے کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ اور وایسرائے کا پرائیویٹ خط امیر صاحب کو دیا اسکے بعد سرہنری نے امیر صاحب کو سارے کیمپ کی سیر کرائی۔ اور بغیر تار کے تار برقی کو کام کرتے ہوئے دکھایا۔ شام کا وقت بخیر و عافیت گذر گیا۔ اور امیر صاحب رات پڑتے ہی استراحت فرمانے چلے گئے کیونکہ اگلے دن پشاور کا سفر درپیش ہے۔

پشاور

(۲۳ جنوری) آج امیر صاحب درۂ خیبر کے راستہ پشاور مین پہونچ گئے لنڈی کوتل مین وہ صرف ایک رات قیام پذیر رہے۔ آج وہ برفباری کے طوفان۔ بلند چٹانین اور سر بفلک پہاڑ اپنے پیچھے چھوڑ آئے ہین اور ہندوستان کے خوشنما میدان اپنے معزز مہمان کی خاطر دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے ہین۔ یہ میدان پشاور سے بنارس تک پھیلے ہوئے ہین۔ اب درۂ خیبر کا سا عالیشان سفر ان دو مہینون مین امیر صاحب کو نہین کرنا پڑیگا۔ یہ شہر ہزارہا تاریخ کا وہ مہتم بالشان ورق پیش نہین کرینگے جو درۂ خیبر کا سفر کرتے ہوئے ہر پہاڑی اور ندی نالے نے پیش کیا ہے ہر میجسٹی کے گھوڑے کا سم فاتح فوجون کے نشانون پر گذر رہا تھا۔

راستہ کی جہاڑیان مقتولین کے خون کی شہادت دے رہی تہین سڑک کا ایک ایک فٹ مزید پیشقدمی مین قدرتی رکاوٹ پیش کرتا تہا معلوم ہوتا تہا۔ قضا و قدر کے کارندون نے حفاظت کا قدرتی مصالح سب یہین خرچ کردیا ہے۔ امیر صاحب کی نظرین رک رک کر ان عالیشان مدنون اور دھسون پر پڑ رہی تہین جو ہندوستان کے بیرونی پہاٹک سے لیکر انڈین امپائر کے اندرونی پہاٹک تک برٹش گورنمنٹ کی استحکام سرحد کا بین ثبوت پیش کررہے ہین۔ نہایت خاموشی سے اور چپ چاپ وہ ان نظارون کو دیکہ رہے تھے۔ جو الفاظ اس خاموشی کے سین کو توڑتے۔ وہ جتا دیتے کہ یہ شاہ سوار کن خیالات مین ڈوبا ہوا ہے۔ جو سوالات وہ پوچھتے ہین۔ اس ڈہنگ سے۔ کہ موقعہ کا سارا رنگ کہلجاتا۔ اور اسمین تو کوئی شک نہین جو مسافر پہلی دفعہ خیبر مین سے گذریگا محو حیرت ہو جائیگا۔ خیبر مین وہ دلکش نظارے نہین جو شاعرون کو تخلیات مین سوجہا کرتے ہین۔ اور نہ ہی وہ نزاکت و لطافت ہے۔ جو عیش پسند طبیعتون کو بیتاب کردیتی ہے۔ خیبر فوجی اہمیت کے لحاظ سے ایک درہ کہلاسکتا ہے۔ جغرافی طور پر بھی ایک میدان مرتفع ہے۔ جو وادی کی شان لئے ہوئے ہے۔ اور ہر دو طرف بلند دشوار گذار پہاڑون سے محصور ہے۔ اسکے پاس پاس آفریدی لوگون کے قریئے ہین۔ اور سڑکین اس طرح معلوم ہوتی ہین۔ گویا کاغذ کے ایک بڑے تختے پر پنسل کی لکیرین کھینچی ہوئی ہین۔ بعض جگہون پر ایک رسالہ کا بریگیڈ کام کرسکتا ہے۔ مگر ایک منزل کا راستہ بھی سیدہا نہین۔ بلکہ معشوقون کی زلف کی طرح لہرئے لیتا ہوا گذرنیوالے کو

پریشانی مین ڈالدیتا ہے - ایک میل سے پرے کی چیزون کا نظر آنا
ایک امر محال ہے - چند سو قدمون کے فاصلہ پر ہی پہاڑ اسطرح
حایل ہو جاتے ہین - گویا کہ ہم کسی ایمفی ٹھیٹر مین داخل ہو گئے ہین -
یہ نقشہ ہے خیبر کا جو اوپر بیان ہوا ہے - یہ لنڈی کوتل سے لیکر علی
مسجد تک شرقاً غرباً ۲۰ میل پر چھایا ہوا ہے - علی مسجد سے جمرود تک
اور ہی نظارہ تہا - جمرود پر آکر خیبر اپنا ہاتھ اچانک پیچھے ہٹا لیتا ہے
اور پہاڑون کا سلسلہ ایک پختہ دیوار پر آکر ختم ہو جاتا ہے - اور جمرود
سے پشاور تک ۹ میل کا فاصلہ ہندوستان کے غیر متناہی میدانونکا
نمونہ آنکھون کے سامنے پیش کر دیتا ہے - امیر صاحب نے تو جو کچھہ خیبر کا
دیکھا - اوپر بیان ہو چکا ہے - اب آؤ دیکھین - خیبر نے امیر صاحب کا
کیا دیکھا - یا آسمان کے پہرہ دار اپنی اپنی جگھہ حاضر تھے کہ لنڈی کوتل مین
روانگی کی تیاریان شروع ہو گئین - گھڑیال نے پانچ کی منادی کی - کہ
امیر صاحب کی انفنٹری بسرعت تمام آگے روانہ ہوی - چھہ بجے امیر
صاحب کا رسالہ رخصت ہوا - نو بجے خود امیر صاحب کی سواری حرکت
مین آئی - میلون تک وہ چہل پہل ہو گئی کہ خیبر کی چوٹیان میدان کی
رونق کو دیکھکر شرم سے برف کے دامن مین سر چھپاتی تھین - پہاڑونکی
برفانی چوٹیون اور ڈہلاؤن پر جو انگریزی پکٹس چوکیان تھین وہ اس
جلوس کو دیکھکر خیال کرتی تھین کہ بہادر افغانستان ہندوستان پر چڑہ آیا
ہے - دوپہر کے بعد امیر صاحب جمرود مین رونق افروز ہو گئے - اور
یہان انگریزی تہذیب کا پہلا نمونہ یعنے ریل - اُنکی نظر پڑی - خیال تو
یہ تہا کہ یہان سے امیر صاحب کے سارے ہمراہی ریل کے ذریعہ ہی

سفر کرینگے ۔ لہذا چار سپیشل گاڑیان مہیا کی گئین تہین ۔ ایک امیر صاحب اور اُنکے پرائیویٹ نوکرون کے لئے ۔ ایک اُنکے عہدہ دارون اور ملازمون کے لئے ایک اُنکے سپاہیونکے لئے اور ایک اونکے فوجی ہمراہیونکے لئے ۔ مگر امیر صاحب نے حکم دیا کہ رسالہ اور اسباب سڑک کے ذریعہ جائین ۔ اسطرح باقی پارٹی کے لئے دو گاڑیان ہی کفایت کر گئین امیر صاحب کو ریل مین سفر کرنے کا یہ پہلا موقعہ تہا ۔ اور وہ اپنا پہلا تجربہ حاصل کرنے کیلئے چندان بیتاب معلوم نہین ہوتے تھے ۔ مقررہ وقت سے آدہا گہنٹہ بعد گاڑی روانہ ہوئی ۔ آخر انجن سیٹی بجاتا ہوا پشاور کے سٹیشن مین داخل ہوا ۔ اور امیر صاحب نے اپنے قدم میمنت لزوم سے ہند کی سرزمین کو مفتخر فرمایا ۔ مگر ایک بڑی بدمزگی ہوئی ۔ امیر صاحب کی طبیعت ریل کے سفر سے سست ہوگئی ۔ اور اگرچہ وہ اپنی سستی اور کمزوری کو چھپانے کی کوشش کرتے تھے ۔ مگر اصل حال معلوم ہو ہی جاتا تھا سٹیشن کے پلیٹ فارم پر سُرخ بانات بچھائی گئی تھی ۔ اور سرحدی صوبکہ اعلیٰ ترین افسر پوری وردی زیب تن کئے مہمان مہین قدر کی انتظار مین کھڑا تھا ۔ جونہی گاڑی کھڑی ہوی ۔ امیر صاحب کا باڈی گارڈ نیچے اُترا باڈی گارڈ کے سپاہی ایسے چوکس اور چوکنے رہتے ہین کہ اپنے آقائے نامدار کے ذرا سے اشارہ پر حاضر ہو جاتے ہین ۔ امیر صاحب کے سٹاف کے ملٹری ممبر سیاہ وردی پہنے ہوے تھے اور ان پر سونے چاندی کی پٹیان لگی ہوی تہین ۔ سول ممبر فراک کوٹ اور سفید کالر زیب کئے ہوئے تہے ۔ اور اگر اونکے چہرون پر سفر کی وجہ سے گرد و غبار نہ پڑا ہوتا ۔ اور انگریزی ٹوپی کی بجائے استرخانی کلاہ نہ ہوتی تو انکو

انگریزون سے تمیز کرنا نہایت مشکل ہوتا - اسکے بعد سرہنری میکموہن اپنے
اسٹاف کے ممبرون سمیت نہایت آن بان سے نیچے اترے - امیر صاحب کو
گاڑی سے اترنے مین مدد دیتے ہوئے سرہنری میکموہن نے سرہیرلڈ ڈین صوبہ
سرحدی کے چیف کمشنر کو ہز میجسٹی سے انٹرڈیوس کرایا - امیر صاحب نے نہایت
تپاک سے مصافحہ کیا - پہر سرڈین نے پشتو زبان مین کہا "مین اپنے صوبہ کے
صدر مقام مین رونق افروز ہونے پر یور ہائنس کو خوش آمدید کہتا ہون" - امیر صاحب نے
جواب دیا "مین پشاور اور اپنے دوستون کے درمیان آنے سے خوش ہون"
اسکے بعد چیف کمشنر کا سٹاف پیش کیا گیا - امیر صاحب نے ہر ایک سے ہاتھ ملایا
چیف کمشنر کے سکرٹری مسٹر گرانٹ کو جو ڈین مشن کے ساتھ کابل گئے تھے -
ہز میجسٹی نے فوراً پہچان لیا - اور نہایت تلطف آمیز پیرایہ مین گفتگو کی - اسکے
بعد پشاور ڈویژن کے کمانڈر لفٹنٹ جنرل سر ایڈورڈ بارڈ انٹرڈیوس کرائے گئے
اور اونھون نے اپنی باری مین اپنا سٹاف پیش کیا - امیر صاحب نے ہر ایک سے
ہاتھ ملایا - اسکے بعد امیر صاحب نے گارڈ آف آنر کا ملاحظہ فرمایا - اور سر ایڈورڈ بارڈ کو
کہا - مین اس عالیشان فوج کو دیکھکر بہت محظوظ ہوا ہون - اتنے مین سلامی کی
توپین چلنی شروع ہوگئین - اور ساری پارٹی سٹیشن سے باہر نکلکر گاڑیون پر سوار
ہوگئی - جلوس مین بارہ گاڑیان تہین اور پشاور کی فوج اور امیر صاحب کی فوج کا
اسکورٹ ہمراہ تہا - ہزارہا آدمی سٹیشن سے لیکر مہمان خانہ تک جمع ہوئے تھے -
جب امیر صاحب اپنے قیامگاہ مین پہونچگئے تو مسٹر گرانٹ نے آکر مزاج پرسی کی -
اور چیف کمشنر کی طرف سے سرکاری طور پر خوش آمدید کہکر ۲۱ ہزار روپیہ جو زربفت
کی تھیلیون مین بند تہا - اور جسکو گیارہ آدمی خوش پوش اٹھائے ہوئے تھے امیر
صاحب کے پاؤن پر رکھدیا - اور کہا ضیافت کے لئے یہ حقیر رقم پیش ہے

امیر صاحب نے اسکو قبول کیا اور روپیہ اٹھایا گیا۔ پھر پشاور ڈویژن کی کمانڈ نے سرکاری طور پر ملاقات کی۔ اسکے بعد امیر صاحب آرام کرنیکے غرض سے اکیلے رہ گئے

چیف کمشنر کی طرف سے جب مسٹر گرانٹ امیر صاحب کو مہمان خانہ مین کل خوش آمدید کہنے گئے تو پوچھا "مین امید کرتا ہون یور میجسٹی کو سفر مین ہر طرح آرام رہا ہوگا" امیر صاحب نے جواب دیا "اور مجھے اس سفر مین بڑی تکلیف ہوئی ہے۔ اللہ میاں نے ہمارے دونون ملکون کے درمیان ایسے راہ بنائے ہین کہ جیسے پیچ در پیچ رکاوٹین حایل ہین۔ مگر مجھے آرام پہونچانے کے لئے جتنا انسانی طاقت مین تھا۔ کیا گیا" یہ نمونہ ہے اس گفتگو کا جو امیر صاحب اپنے میزبانون سے کرتے ہین۔ وہ زبان کے سچے ہاتھ کے سخی دل کے صاف۔ طبیعت کے مہربان۔ اور مزاج کے حلیم ہین۔ اونکے کلام مین ایشیائی مبالغہ کا نام تک نہین۔ مسٹر گرانٹ نے کہا "مین امید کرتا ہون یور میجسٹی کو ہمارے اس مہمان خانہ مین آرام رہے گا۔ اور اگر اس مین ان شاہی تکلفات مین جن کے حضور والا عادی ہین کوئی کمی ہو تو مین امید کرتا ہون یور میجسٹی اس بات کا خیال فرمالین گے کہ پشاور سلطنت ہند کا ایک بیرونی سٹیشن ہے اور ہماری سرحد کے ایک گوشہ مین آباد ہے۔ اور مین امید کرتا ہون یور میجسٹی میری اس بات پر یقین کرینگے کہ جناب کو آرام پہونچانیکے لئے جہان تک ہمارے مقامی وسایل ہمین اجازت دیتے تھے ہمنے کیا ہے" ہر میجسٹی امیر نے مہربانی کے لہجہ مین مسکرا کر جواب دیا۔ "مجھے یہان ہر طرح آرام ہے۔ اور مین خوش ہون" اس گفتگو مین یہ بات بڑی لطف دہ تھی کہ شروع تو ہوئی فارسی زبان مین جاری رہی پشتو زبان مین اور ختم آکر ہوئی۔ انگریزی زبان مین مسٹر گرانٹ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے امیر صاحب نے فرمایا "مین انگریزی اچھی طرح نہین بول سکتا مینے اسکا اچھی طرح مطالعہ نہین کیا جب سے سر لوئیس ڈین کابل سے آئے ہین میرے

پاس برقی انجنیر کے سوائے کوئی شخص نہین جس سے بولنے کی مشق حاصل کرون - انگریزی کتب پڑھنے کیلئے مجھے وقت نہین ملتا" آج جمعہ کا دن ہی امیر صاحب شاہی تزک واحتشام سے اللہ کی عبادت کرنے کے لئے مسجد مین گئے - پشاور کے لوگون کے لئے یہ دن عید سے کم نہ تہا - روزمرہ کے کاروبار بند تھے منڈیان سنسان پڑی تھین دوکانین بند تہین گویا کہ شہر نے چھٹی منائی تھی ہزار ہا لوگ امیر صاحب کو مسجد کے طرف جاتے ہوئے دیکھنے کے لئے بازارون چھتون اور ہر ایسی جگھہ پر جہان کہ پاؤن آسکتا ہے جمع تھے - پانسو پولیس مین انتظام کے لئے مقرر تھے - پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا - بازار خالی پڑا تہا - اور اگر امیر صاحب چاہتے تو مسجد تک پیدل جا سکتے تھے - مگر نہین چوتہائی میل کا فاصلہ بھی ہز مجسٹی نے شاہی شان وشکوہ سے طے کرنا مناسب سمجھا - پشاوریون نے اظہار عقیدت کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا - بوڑہے دعائین دیتے تھے - جوان خوش آمدید کے نعرے بلند کر رہے تھے بچے اور عورتین شاہ اسلام کی درازی عمر اور بقائے سلطنت کے لئے درگاہ رب العالمین مین دعائین مانگ رہی تہین - خوش آمدید - خوش آمدید کے نعرون سے ہوا مین گونج پیدا ہوگئی تھی - امیر صاحب نہایت متانت اور ثقاہت سے اپنی جگھہ بیٹھے ہوے دائین ہاتھ سے متواتر سلام کئے جاتے تھے سہ پہر کے وقت امیر صاحب نے پولو کی کھیل دیکھی -

سرکاری ضیافت - آج رات کو چیف کمشنر صاحب نے ہز مجسٹی کے آنر مین گورنمنٹ ہوس مین ایک تکلف ضیافت دی - امیر صاحب مقررہ وقت سے یعنے ۸ بجکر بیدرہ منٹ پر معہ اپنے سٹاف کے پہونچگئے - سرڈین نے دروازہ تک اپنے عالیقدر مہمان کا استقبال کیا - اور شاہی مراسم کے بجالاتے ہوئے

ہز مجسٹی کو ملاقات کے کمرہ مین ساتھ لائے۔ مہمان پہلے ہی سے جمع ہو چکے
تھے کسی شخص کو انٹروڈیوس نہ کرایا گیا۔ بلکہ لارڈ چیمبرلین نے باواز بلند کہدیا۔
"جنٹلمین۔ ہز مجسٹی امیر آف افغانستان تشریف لائے ہین" یہ الفاظ سنکر
ہر شخص کورنش بجالایا۔ سر ڈین جو اپنے تمام مہمانون کیطرح پوری وردی زیب
بر کئے ہوسے تھے۔ امیر صاحب کو کہانے کی میز پر لیگئے مسٹر گرانٹ بڑے
بڑے افغان سردارون کو ساتھ لیکر گئے۔ بعض معزز لیڈیون کو یہ مراسم
دیکھنے کے لئے ایک پردہ دار گیلری مین بیٹھنے کی اجازت دی گئی تھی
کہانا مغربی طرز پر تہا۔ اور امیر صاحب نے ایسی بے تکلفی سے کہایا۔ گویا معلوم ہوتا
تہا۔ وہ اس طرز کے عادی ہین کہانے کے دوران مین ہز مجسٹی سر ڈین اور سر ہنری
ہیکمو ہن سے بات چیت کرتے جاتے تھے جب سب مہمان کہانے سے فارغ
ہوگئے۔ امیر صاحب کچھہ وقت خوش گپیان کرتے رہے۔ پہر سر ہیرلڈ ڈین
اُٹھے۔ اور کنگ کا جام صحت تجویز کیا۔ اور باجے نے قومی راگ گایا۔ سر ہیرلڈ
پہر اُٹھے اور پشتو زبان مین کہا "جنٹلمین مین نہایت خوشی اور فخر سے ہز مجسٹی
امیر آف افغانستان کا جام صحت تجویز کرتا ہون اس صوبہ مین وایسرائے کا
نائب ہونیکی حیثیت مین مین ہز مجسٹی کو خوش آمدید کہتا ہون۔ مین خوش ہون
کہ وہ ہمارے مہمان ہوسے ہین اور مین دعا کرتا ہون کہ ہندوستان مین انکی
سیاحت ہر طرح سے انکے لئے مبارک ہو" جام صحت نوش کرنے کے بعد
امیر صاحب اوٹھے اور فارسی زبان مین فرمایا "سر ہیرلڈ ڈین۔ مین آپکے
ان تلطف آمیز خیالات کے لئے جو آپنے ظاہر کئے ہین۔ شکریہ ادا کرتا
ہون۔ جنٹلمین۔ آپکے جام صحت نوش کرنے پر مین آپ صاحبون کا شکریہ
ادا کرتا ہون مجہے افسوس ہے کہ مین آپ صاحبون کو انگریزی مین مخاطب

نہین کرسکتا - مگر میرا خیال ہے کہ جو کچھ مین فارسی مین کہ رہا ہون - آپ سمجھتے ہین - مین اس بات کا خوشی سے اظہار کرتا ہون - کہ اپنے دوست وایسرائے ہند کی دعوت پر مین سیاحت ہند سے بہت خوش ہون کیونکہ میرا خیال ہے مین دوستون کے درمیان آیا ہون - مین اس ملک سے گہری دلچسپی رکھتا ہون - اور مین خوش ہون کہ میری لمبی رخصت کا آغاز پشاور سے شروع ہوگیا ہے"۔ امیر صاحب کے ان خیالات پر بڑے زور سے چیرز دیئے گئے جب امیر صاحب اپنی جگہ بیٹھ گئے - سر ہنری میکموہن نے اونکی تقریر کا ترجمہ انگریزی مین کرکے سنایا - اس کے بعد امیر صاحب نے حاضرین سے بات چیت شروع کردی - اور جنرل ڈیکولیس کو مخاطب کرکے انگریزی زبان مین کہا - "مین انگریزی بول تو سکتا ہون مگر مین اپنے خیالات اچھی طرح ادا نہین کرسکتا" اسپر ایک دفعہ پھر مہمانون نے چیرز دیئے - اس کے بعد سب ملاقاتی کمرہ مین چلے آئے اور سگرٹ اور سگار سلگنے لگے - امیر صاحب اور اونکے سردارون نے انگریزون سے بے تکلفانہ گفتگو کی بیچ مین ہنسی ٹھٹھے کی باتین بھی ہوتی رہین - ہر ایک مہمان امیر صاحب سے انٹروڈیوس کرایا گیا - نیم شب تک یہی رونق لگی رہی - اس ضیافت مین ایک خصوصیت یہ تھی - کہ امیر صاحب کی کرسی کے پیچھے بین نواز بین بجاتے تھے - بعد مین سر ایڈورڈ بارد نے امیر صاحب سے کہا "امید ہے ان باتون سے آپ کو کسی قسم کی بدمزگی نہ ہوئی ہوگی"۔ امیر صاحب نے جواب دیا "بلکہ برخلاف اسکے مجھے بڑا لطف آیا ہے مین ان باتون کو پسند کرتا ہون - کابل مین میرے اپنے بین نواز ہین" پھر مسکرا کر کہا مگر مین اون کو اپنی کرسی کے نزدیک نہین کھڑا ہونے دیتا"

۲۳ جنوری کو حضور وایسرائے نے مندرجہ ذیل تار ہز میجسٹی امیر کو دی "مین

یہ سنکر خوش ہوا ہون کہ یوئر مجسٹی سرحد کو عبور کر آئے ہین - ہندوستان مین قدم رنجہ فرمانے پر مین سچے دل سے آپکو خوش آمدید کہتا ہون"۔ "منٹو۔"
ہز مجسٹی نے جواب مین یہ تار دی "عالیشان برٹش گورنمنٹ کی سرحد گذر کر مین انگریزی علاقہ مین داخل ہوگیا ہون - سرحد کے افسرون نے نہایت خوبی سے اپنے فرایض کو ادا کیا ہے - مین یوئر اکسیلنسی کی مبارکباد کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون" "سراج الملت والدین"۔

سراج الملت والدین نے پشاور کی جامع مسجد کے مرمت کے فنڈ مین دس ہزار روپیہ مرحمت فرمایا ہے -

جب امیر چوگان بازی دیکھنے کے لئے جو اسپہ گاڑی پر چھاونی تشریف لے گئے تو ہانکنے والے کی غفلت سے گاڑی اس جگہ سے جہان سر بارڈولڈ ڈین اور جنرل افسر کمانڈنگ ہز مجسٹی کا انتظار کر رہے تھے پچاس ساٹھ گز آگے نکل گئی - جب لوٹے تو پھر دروازے سے بیس ۲۰ تیس ۳۰ گز پیچھے ہٹ گئی -

اگرچیکہ چیف کمشنر سرحد شمال مغرب نے ہز مجسٹی کی رونق افروزی پشاور پر ایٹ ہوم ترتیب دیا تھا جس مین دور و نزدیک کے تمام سرحدی دربار ہی طلب کئے گئے تھے -

چیف کمشنر نے ہرچند کوشش کی کہ امیر ایٹ ہوم مین تشریف لائین اور اس قدر جم غفیر کو مایوسی نہ ہو مگر امیر نے منظور نفرمایا -

—— (۰) ——

۴ جنوری ۱۹۰۷ء، اہل پشاور نے آج صبح جلالت مآب امیر کو جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے۔ اچھی طرح دیکھا۔ ہز مجسٹی شام جب پولو دیکھنے کے لئے تشریف لیجا رہے تھے تو اونھون نے پشاور چھاونی کا بھی بخوبی معائنہ کیا۔ ایشیا مین خواہ کہین پولو... کا کھیل ابتدا مین مروج ہوا ہو۔ لیکن یہ افغانستان سے ہندوستان نہین پہنچا۔ کیونکہ جلالت مآب کے ممالک محروسہ کی کسی چھاونی مین یہ کھیلا نہین جاتا۔ اور نہ وہ اس سے آگاہ ہین۔ موجودہ میچ اگرچہ معمولی تھا۔ تاہم ہز مجسٹی کو کھیل کھیل مین شہسواری کے کرتب دکھلانیکا عمدہ ذریعہ معلوم ہوا چنانچہ جب وہ کرسی پر بیٹھے ہوئے پولوون کو دوڑتے اور سوارون کو گیند کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے دیکھتے تھے تو انکی آنکھین فرط مسرت سے چمک اٹھتی تھین۔ ہز مجسٹی کے گرد جو یوروپین حکام تھے۔ علی الخصوص سر ہنری میکموہن۔ سر ہارد لڈین۔ اور سر ایڈورڈ بارد سے وہ اظہار پسندیدگی کرتے جاتے تھے۔ خواہ پولو کی باریکیان نہ سمجھتے ہون تاہم اس کے نمایان خط و خال سے ناآشنا نہین رہ سکتے تھے حکام سے گفتگو ترقی کرکے بات چیت کا سلسلہ اون کی بیویون لیڈی ڈین اور مسز گرانٹ تک پہنچا۔ اور ان کے متعلق امیر نے بہت ہی دلچسپ باتین کین۔ ہز مجسٹی کے سردارون نے بھی اپنے آقا کی خوش دلی کی تقلید کرکے ادہر ادہر ٹہلنا شروع کیا۔ اور جو لوگ فارسی یا پشتو مین گفتگو کر سکتے تھے ان سے نہایت خوشی سے ہمکلام ہوتے رہے جبکہ امیر سر ایڈورڈ بارد کے ساتھ گفتگو مین مصروف تھے۔ اونھون نے سورج کو غروب ہوتے دیکھا۔ فوراً خاموش ہوگئے۔ اور چہرے سے سنجیدگی کے آثار نمایان ہوئے۔ دائین بائین مڑکر دیکھا۔ یوروپین مرد

چمک دار لباس پہنے ہوئے لیڈیان گرد جمع ہوگئین کہ کیا فروگذاشت ہوئی ہے - آخر مین معلوم ہوا کہ امیر اس قدر دیر گفتگو و تفریح مین مصروف رہے کہ نماز عصر کا وقت تنگ ہوگیا - ہز مجسٹی اور اون کے سردار فی الفور پاس کے شامیانہ کی طرف مڑے اور مغرب کیجانب منہ کرکے سینکڑون یوروپین اور ہزارون ہندوستانیون کے سامنے شاہ کابل نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کردی افغانی جماعت کی نماز ختم ہونے کے وقت غروب ہونیوالے سورج کا ایک گوشہ افق پر چمک رہا تہا نسبت نشیبی ملک کے یہان شفق کی روشنی زیادہ دیر تک رہتی ہے - امیر پہر اپنے مقام پر واپس آئے جہان مزید دلچسپیان آپ کا انتظار کررہی تہین یہان گارڈن ہائیلینڈرز اور بلیک واچ پلٹنون کے مشہور موسیقی نواز دستی باجہ بجا رہے تھے - تاکہ امیر پر سکاچ موسیقی کی خوبیان - اس کا مکمل ہونا اور اعلی دسترس ظاہر ہو - امیر ان دونون باجہ نواز دستون کو سینے تلے قدمون اور بے عیبی کے ساتھ ایک دوسرے کے بیچ مین سے گذرتے ہوئے دیکھکر نہایت خوش ہوئے - جنگی باجہ کے اثر سے گویا امیر پر سحر کا سا عالم طاری ہوگیا - جب تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہوئے تو اون مین ہز مجسٹی کی آواز سب سے زیادہ خلوص دل کا پتہ دیتی تھی - سکاچ رقص تلوار اور دیگر ناچ بھی دکھایا گیا -

(۵ جنوری ۱۹۰۷ء) آج امیر کو سوائے اس کے کہ اسلامی جماعتون کے ڈیپوٹیشن قبول کرین اور شام کو چھاونی کے گرد چکر لگائین اور کوئی کام نہین - پشاور چھاونی نہ صرف ہندوستان کی سب سے بڑی چھاونی ہے - بلکہ انتہا درجہ کی نفیس بھی ہے - اس کی فراخ سڑکین جن کے

کنارون پر درخت نصب ہین - اور پرائویٹ باغات شہر کے مغرب مین میلون تک چلے گئے ہین - امید ہے کہ دوران سیر مین ایک بڑی چھاونی مین انگریزون کی طرز زندگی کا امیر کے دلپر بہت بڑا اثر ہوا ہوگا - دوران سیر پشاور چھاؤنی مین امیر کی گاڑی دفعتًہ کھڑی ہوگئی اور ہزمیجسٹی نے پوچھا کہ " یہ کیا جگہہ ہے " سرہنری میکموہن نے گرد ونواح پر نگاہ ڈال کر کہا کہ - مین خیال کرتا ہون کہ یہ بلیک واچ پلٹن کی لائینین ہین - (ہزمیجسٹی) کیا مین اندر جا سکتا ہون - (سرہنری) اس مین مطلقًا اعتراض نہین - لیکن یہان ہزمیجسٹی کے استقبال کیلئے کوئی موجود نہین - (ہزمیجسٹی) مین کسی قسم کی تیاری و استقبال کا خواہان نہین مین صرف اس مقام کو دیکھنا چاہتا ہون جس حالت مین کہ یہ ہمیشہ رہتا ہے " - سب اتر پڑے - بلیک واچ کا ایجوٹنٹ حاضر ہوا - اور تمام پارٹی اس طرح لائینون مین گئی کہ گویا جنرل ان کا معائنہ کر رہا ہے ایک عمارت سے دوسری عمارت کو دیکھتے پھرے - سپاہیون کے رہنے کی جگہہ معائنہ کی - جمخانہ وغیرہ ودیگر مقامات و عمارات کو دیکھا (ہزمیجسٹی) مین بلیک واچ کے ایک گورہ سپاہی کو پوری وردی و ہتھیارون سے مسلح دیکھنا چاہتا ہون - اس پر ایک سپاہی پیش کیا گیا - جو پورے طور پر مسلح تھا - ہزمیجسٹی نے اس کے ساز و سامان کی ہر ایک چیز کا نہایت غور سے امتحان کیا - جس کے دوران مین بہت کچھہ عملی واقفیت کا ثبوت دیا - دفعتًہ امیر سورج کو غروب ہوتے ہوئے دیکھکر ایک طرف کھڑے ہوگئے اور بولے کہ اگر یہان کوئی مسلمان ہو - جو شاہ افغانستان کے ساتھ نماز پڑہنی چاہتا ہو تو اوسے کہدو کہ آجائے -

ایک چھوٹی سی جماعت امیر کے ساتھ تھوڑے فاصلہ تک گئی۔ جہان نماز ادا کی گئی۔ نماز کے ختم ہوتے ہی۔ ایک سپاہی چوگان الکڑی ہاتھ مین لئے ہوئے گذرا۔ امیر نے پوچھا کہ اس کے ہاتھ مین کیا ہے۔ اور یہ کس کام آتا ہے۔ گیند منگوا کر چوگان بازی کی کیفیت سمجھائی گئی۔ ہز مجسٹی۔ " اچھا ذرا مجھے کھیلنے دو"۔ یہ کہہ کر امیر نے چوگان ہاتھ مین لیکر گیند کو چند عمدہ ضربین لگائین۔ اتنے مین ایک سارجنٹ کی خوبصورت بیوی نظر آئی۔ امیر نے فوراً پوچھا کہ "وہ کون ہے"۔ جس کا کسی قدر تبدیلی سے جواب دیا گیا۔ "(ہز مجسٹی) کیا مین اس سے گفتگو کرسکتا ہون"۔ اُنھون نے اس عورت کیطرف دیکھا۔ اگرچہ وہ نہایت خوبصورت تھی۔ تاہم امیر کی ملاقات کے لئے آراستہ ہو کر نہ آئی تہی۔ بہرکیف اس نوجوان لیڈی کا امیر سے تعارف کرا دیا گیا۔ دوسرے لحظہ مین امیر اور سارجنٹ کی بیوی دوستانہ گفتگو مین مصروف نظر آئے۔ امیر نے اس سے چند دلچسپ اور لطیف باتین کین۔ اور لیڈی نے بھی اپنی جنس کی عادت کے موافق خوش اسلوبی سے اون کو قبول کیا۔

اسی اثنا مین آپ نے ایک گورہ سپاہی قیدی کو دیکھا۔ اور اوس کے لباس اور دیگر بند یافتہ حالات کو ملاحظہ فرمایا۔ گورہ چلا گیا۔ لیکن دوسرے دن معلوم ہوا کہ اوسکو اردلی رُدم مین بلا کر فوجی آفیسرون نے کہا کہ امیر صاحب کی سفارش پر تمہاری بقیہ سزا معاف کر دی گئی ہے۔

(۶ جنوری) تین بجے شام کے انجمن حمایت اسلام لاہور کا ڈیپوٹیشن خیر مقدم امیر کی خدمت مین پیش ہوا۔ ان کے ممبرون کے نام یہ ہین۔ حاجی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری۔ میان حسین بخش صاحب

پنیشنر جج - خواجہ احد شاہ صاحب مالک آبر زور شیخ عبد الحق صاحب پلیڈر ووائیس پریزیڈنٹ میونسپلٹی ملتان - نیز آٹھ اور حضرات تھے - یہ خالص خیر مقدم کا ڈیپوٹیشن تہا - امیر نے ہاتھ اوٹہا کر دعا مانگی کہ افغانستان کے لڑکے بھی اسی طرح اعلی تعلیم حاصل کرین - اور انجمن اپنے مقاصد مین کامیاب ہو - ہز میجسٹی نہایت پرجوش اور مہربان تہے -

اس موقع پر امرت سر کے افغان پناہ گزین سردار خان محمد خان نے گورنمنٹ سے استدعا کی تھی کہ انہین ہز میجسٹی امیر کے شرف نیاز حاصل کرنیکی اجازت دیجائے - گورنمنٹ نے لکھا کہ وہ ہز میجسٹی کے دوران قیام دہلی مین وہان جا سکتے ہین -

سر جان ہیوٹ لفٹنٹ گورنر کے آگرہ پہنچنے پر سول و فوجی حکام و روساء نے سرگرمی سے استقبال کیا - گارڈ آف آنر ہمرکاب تھا - قلعہ مین اتواب اسلامی سر ہوئین - میونسپلٹی نے اڈریس پیش کیا ہز مجسٹی امیر کا کیمپ اب قریب تکمیل ہے - اسے ریشمی روئیں دار اور مخملی پردون سے آراستہ کیا جا رہا ہے - کیمپ مذکورہ متصل ٹکاف نال لارڈ کچنر کے خیمہ کے پاس نصب ہے - دیسی والیان ریاست مین ہز ہائنس نواب صاحب رامپور کا کیمپ نہایت شاندار ہے - اور بڑی عمدگی سے آراستہ کیا گیا ہے - والیان ریاست و روساء کی آمد شروع ہوگئی ہے - سب سے پہلے مہاراج رانا دہولپور آگرہ وارد ہوئے ہین (۷ - جنوری) کی صبح کو بعد تناول چاشت آپ بذریعہ اسپیشل ٹرین روانہ آگرہ ہوئے -

بے تار کی تار برقی	آج صبح روانگی پشاور سے پہلے امیر نے

سرحدی صوبہ کی فیاضانہ مہمان نوازی پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ بالخصوص اداے فرائض مین افسرون کی سرگرمی کی تعریف کی۔ پولیس کے حسن انتظام کی داد دی۔ جس نے مسٹر کلوس ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کی ماتحتی مین برٹش ہند کے ایک نہایت سرکش شہر کو مطیع و فرمان پذیر بنا دیا ہے۔

ہز میجسٹی نے اتفاقیہ طور پر اس دلچسپی کا بھی اظہار فرمایا جو پشاور و لنڈی کوتل کے مابین بے تار کے سلسلہ تار کے معائنہ سے پیدا ہوئی تھی۔ سلسلہ مذکور اہتمامًا فوجی مرکز (پشاور) اور انتہائی سرحدی چوکی کے مابین بغرض نامہ و پیام قایم کیا گیا ہے دونون مقامات کے مابین تیس میل کا فاصلہ ہے۔ گو یہ مسافت بے تار کے دیگر طویل سلسلون کے مقابلہ مین کچھ وقعت نہین رکھتی۔ تاہم جب خیال کیا جاتا ہے کہ ان تیس میلون مین بیس میل سخت کوہستانی علاقہ ہے۔ جسکی چوٹیان براہ راست ہوائی لائن کی لہرون کے رسل رسائل مین سینکڑون رکاوٹین پیدا کرتی ہین۔ تو اس سلسلہ کی عظمت کی تصویر آنکھون کے سامنے کھنچ جاتی ہے۔ امیر نے ایجاد مذکور کے اصولون کو آسانی سے سمجھ لیا۔ کیونکہ وہ علم برق کی بڑی باتون سے پہلے ہی سے باخبر تھے۔ انہین صرف یہ بتانا تھا کہ خبر کیونکر بھیجی جاتی ہے۔

سلسلہ بے تار کے دو انتہائی اسٹیشنون پر ستونون کا ایک ایک جوڑا امیر کو دکھلایا گیا تھا۔ جو ڈیڑھ ڈیڑھ سو فٹ بلند تھے اون کی چوٹیون کے مابین تارون کا سلسلہ پیوستہ ہے۔ سادہ اصول یہ ہے کہ اون بلند تارون کو علم حرکت کے مطابق ان کی طاقت سے زیادہ بجلی کی رو پہنچائی جاتی ہے۔ جس کے برسٹنگ پائنٹ

(نقطۂ انفجار) پر پہنچتے ہی یہ تارین ہر طرف برقی رو خارج کرتی ہین نیز اُنہون نے معائنہ کیا کہ کس طرح مورس سسٹم کے مطابق اشتعال نما بھک کے مادہ کے سے اُڑجانے والے اخراج کی بڑی و چھوٹی برقی لہرون کو نقاط و خطوط فرض کرکے قابل فہم بنایا گیا ہے۔ آخر مین بیان کیا گیا کہ کس طرح بجلی کی یہ لہرین پشاور سے گول حلقون کی شکل مین غیر محدود فضا مین سفر کرتی ہین۔ جیسے کہ پانی مین پتھر پھینکنے سے ہم محسوس العین لہرین پیدا کرسکتے ہین۔ اگر دوسری طرف ان برقی لہرون کی قبولیت کے لئے لنڈی کوتل مین بلند تارین نصب نہ ہون۔ تو یہ بیفائدہ سفر کرکے آخر کار ضایع ہوجاتی ہین۔

لیکن امیر کو یہ بتایا نہین جاسکا کہ کیونکر برقی رو اُن گوناگون پہاڑون مین سے جو دونون سٹیشنون کے مابین سر بفلک استادہ ہین کس طرح گذر کر منزل مقصود (دوسرے کے ستونون کی جوڑی تک) پہنچ جاتی ہے۔ کیونکہ اس راز کو آج تک کوئی شخص حل نہین کرسکا۔ ایک خیال یہ ہے کہ برقی لہر ٹھوس پہاڑون مین سے اسی طرح گذر سکتی ہے جس طرح ہوا سے۔ اس کے خلاف دوسرا قیاس یہ ہے کہ کوہستانی دیوار کے اندر سے برقی رو نہین جاسکتی بے تار کی لہر یا تو پہاڑ کے گرد کے نشیب سے یا چوٹی کے اوپر اوپر سفر کرکے پہنچتی ہے۔ اس بارہ مین جو کچھ تحقیق ہوا ہے وہ یہ ہے کہ برقی رو سخت سے سخت طبعی رکاوٹ پر بھی غالب آجاتی ہے۔ جیسا کہ اس تجربہ سے ثابت ہے کہ اب ہر قسم کی طول و طویل چیزین روزانہ باقاعدہ درہ خیبر کے اُن دو انجامون کے مابین آتی جاتی ہین۔ مزید بر آن لنڈی کوتل بہ نسبت پشاور کے چھ سو

فیٹ بلند ہے - جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بے تار کا سلسلہ ایسے
مقامات مین بھی کام دیسکتا ہے - جن مین باہم انتہا درجہ کا نشیب فراز ہو -

نوشہرہ مین فوجی معائینہ آج ہی امیر صاحب گیارہ بجے دن کے
نوشہرہ پہنچے - جو آجکل ایک مہتم بالشان اور ترقی پذیر چھاونی ہے - فوجی
ریویو کے لئے یہان تھوڑا سا توقف کیا گیا - غالباً تمام انگریزون کیطرح امیر
بھی برٹش فوجی فہرست کو پڑہ سکتے ہین - اور انگریزی سلطنت ہند کے ان فوجی
وسائل و ذرایع کو جو پبلک مین ہین اچھی طرح جانتے ہین - بہرکیف اس خیال سے
کہ کہین امیر اس غلطی مین مبتلا نہ ہو جائین کہ تیس ہزار سپاہ جو ان کے سامنے
آگرہ مین قواعد کریگی - وہی قیصر ہند کی تمام و کمال سپاہ ہے - اس لئے یہہ اچھا ہوا
کہ نوشہرہ اور پھر راولپنڈی مین جو آگرہ سے سینکڑون میل کے فاصلہ پر ہین کچھ
سپاہ کے معائینہ کا موقع ملگیا - جو ہین ٹرین نوشہرہ سٹیشن کے باہر استادہ
ہوئی - امیر نے ایک پورے بریگیڈ کو حاضر پایا - امیر بریگیڈ کو اچھی طرح
دیکھنے کے لئے گاڑی سے اُتر پڑے - شاہی سلامی کے سر ہونے سے
بہت خوش ہوئے - بعدہ وہ بہ نگاہ مسرت بریگیڈ کو معائینہ فرماتے رہے
جس نے مارچ پاسٹ کیا - بریگیڈ مذکور ایک ہندوستانی رسالہ کو بھی
توپخانہ - گورہ پیدل رجمنٹ اور چار دیسی انفنٹری رجمنٹون پر مشتمل تھا - بریگیڈ
پھر صف باندھ کر استادہ ہوگیا - یہ نہایت موثر نظارہ تھا - جو کو ہندوستان
کی بڑی چھاؤنیون مین عام طور پر دیکھا جاتا ہے - تاہم امیر پر جو اعلے درجہ کا
فوجی مذاق رکھتے ہین - اسکا بہت بڑا اثر ہوا - اور وہ فوج کی بے عیب
نقل و حرکت کو دیکھکر نہایت خوش ہوئے - جنرل ولاکس کو طلب کرکے
جو بریگیڈ کے کمانڈ پر تھے - سپاہیونکی مستعدی و پھرتی پر سرگرمی سے

سپارکباد دی - آخر مین شاہی سلامی سر ہوی - اور امیر اپنی گاڑی مین واپس آگئے

اٹک کے پل کا ملاحظہ دوسرے مرتبہ ٹرین اٹک پر ٹھیری تا کہ ہز مجسٹی

اٹک کے مشہور و معروف پل کو دیکھہ سکین - ہندوستان کے بعض دیگر عظیم

الشان پلون کے مقابلہ مین گو اٹک چندان وقعت نہین رکھتا - اور اسکی

پرانی جنگی عظمت بھی شمالی و مغربی سمتون کو منتقل ہو گئی ہے تاہم پل مذکور کی

دلچسپی ہمیشہ اس کے ساتھ رہیگی - کہ یہ نہایت بلندی پر ایسی جگہہ واقع ہے

جہان پاٹ سب سے کم اور دریا سب سے زیادہ گہرا اور تیز ہے - ٹرین سے نکلکر

امیر تیز قدمی سے پل کے طرف روانہ ہوئے - اور اس وقت یورپین اور

افغان رفقا کی حیرت و اضطراب کی کوئی انتہا نہ رہی - جبکہ وہ پل کے پہلے

محراب سے گذر کر اوس کے آہنی شہتیر کے آخری سرے پر جا کھڑے ہوے

جو بمشکل تین فیٹ چوڑا ہے - اور اس کے سہارے کے لئے کسی قسم کا جنگلہ

نہین نہ کوئی اور صورت حفاظت کی ہے - اور مزید برآن اوسکا آہنی فرش میخون

اور قابلون سے پٹا ہوا ہے - اور سطح دریا سے سو فیٹ سے بھی زیادہ بلندی پر

واقع ہے - اور بنابرین وہان کھڑا ہونا ہر ایک کا کام نہین - اس کے لئے

خاص دل چاہیئے -

جن لوگون نے ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے ہین امیر کو طویل

سفر ریلوی سے بیمار دوران سر مین مبتلا ہوجاتے دیکھا تھا - وہ پریشان

تھے کہ کہین اسطرح عملاً ہوا مین معلق کھڑے ہونے سے امیر کے سر مین چکر

نہ آجائے - لیکن کوئی شخص مداخلت کی جرات نہ کر سکتا تھا - اسی اثنا مین

امیر اس سے بے خبر کہ وہ دلون مین تعریف و توصیف کے کیسے خیالات

پیدا کر رہے ہین وہ جگہہ چھوڑ کر اگلی محراب کے آہنی شہتیر پر آگے روانہ ہوئے

صرف حاضرین مین سے قوی اعصاب اور اپنے آپ پر قابو رکھنے والے اشخاص ہی ساتھ دے سکے ایک باہر نکلے ہوئے حصہ پر امیر ٹھیر گئے تاکہ گرد و نواح کے پست و بلند نظارہ کو ریلوے لائن کی ہمواری سے مقابلہ کر سکین - یہ باہر نکلا ہوا حصہ اس غرض سے بنایا گیا تھا کہ ریلوے کی آمد پر لڑائی والے اس مین پناہ گزین ہو سکین - امیر دیر تک ان درہ نما کھردرے چٹانون کو دیکھتے رہے - اور یہ کہ انجنیرنگ طاقت سے ریلوے لائن کس طرح بذریعہ پل دریا کے دوسرے طرف پہنچائی گئی ہے - جس خطرناک حالت مین امیر استادہ تھے - اسے تبدیل کرنے کے بغیر سر ہنری میکموہن سے گفتگو مین مصروف ہو گئے - اور پوچھا کہ بمقابلہ دریاہائے افغانستان دریاے اٹک مین کتنے اقسام کی مچھلیان دستیاب ہوتی ہین اور یہ کہ ہندوستانی کس طرح مچھلیون کا شکار کھیلتے ہین جب امیر پھر گاڑی مین بخیر و عافیت بیٹھ گئے تو ہر ایک کی جان مین جان آئی

راولپنڈی مین پلرح پاسٹ

تیسری مرتبہ ہز میجسٹی کی گاڑی ساڑھے تین بجے سہپر کے راولپنڈی مین ٹھیری - امیر ریلوے اسٹیشن کے باہر ایک خاص پلیٹ فارم پر اُترے - جنرل سراد مو کر - کمانڈنگ راولپنڈی ڈویژن اور اون کے اسٹاف نے استقبال کیا - پیدل چلکر ہز میجسٹی ایک خاص خیمہ مین پہنچے جو پاس ہی نصب تھا - یہان قلعہ راولپنڈی کی تمام سپاہ بحالت ریویو موجود تھی - بلحاظ تعداد صبح کی پریڈ نوشہرہ کو اس سے کچھہ نسبت نہ تھی میدان مین امیر کے سامنے رائل ہارس توپخانہ کی ایک باٹری دہم ہسازز ملک معظم کا گیارہوان رسالہ - دو میدانی توپخانے سفر مینا کی دو کمپنیان - تین کوہستانی باٹریان - ایک باٹری بیلون کے اتواب

۷، ۹ء دہانہ کی۔ دو انگریزی پیدل پلٹنن۔ اور دو ہندوستانی پیدل رجمنٹین استادہ تہین باقاعدہ ریویو کے تمام مراسم کے ساتھ سپاہ نے مارچ پاسٹ کیا۔ امیر ان کی قواعد حسب معمول نہایت شوق سے ملاحظہ کرتے رہے۔ بعدہ اسپی توپخانہ کی دو توپین سامنے لائی گئین۔ اختتام قواعد امیر نے نہایت غور سے اتواپ کا معائنہ کیا۔ جو تازہ ترین نمونہ کی ہین اور حال ہی مین اسپی توپخانہ کو بہم پہونچائی گئی ہین۔ پھر چار آئی ......
ہز میجسٹی نے سپاہ راولپنڈی کی ایسے جوش سے تعریف کی۔ جو معمولی درجے سے بڑھ کر تھی۔

پھر طویل سفر شروع ہوا۔ لیکن چوتھی مرتبہ مندرا کے اسٹیشن پر ٹرین رکی۔ یہ جگہ گو کسی طرح بھی شاہی توجہ د ملاحظہ کے قابل نہ ہوسکتی تھی لیکن اب سورج غروب ہو رہا تھا۔ اور امیر نماز پڑھنا چاہتے تھے پلیٹ فارم کے برہنہ پتھرون پر فوراً قالین بچھا دئے گئے۔ اور امیر مغرب کی طرف منہ کرکے نماز شام پڑھنے لگے۔ یہان بھی امیر کی خواہش پر تماشائیون مین سے کچھ غریب مسلمان نمازین شامل ہوئے۔ بعد سات بجے شام کے اسپیشل ٹرین جہلم پہونچی۔ اور وہان گاڑی ہی مین کھانا شب کا تناول فرمایا گیا۔

وزیرآباد سے ٹرین بارہ بجے شب کے قریب گذری۔ خبر ہے کہ سوائے اسٹیشن ماسٹر اور اون کے اسسٹنٹ کے اور کسیکو اسٹیشن پر جانے کی اجازت نہ تھی یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ہر ایک اسٹیشن پر جہان گاڑی ٹھہرتی تھی۔ افغانی سپاہی مسلح گاڑی کے دونون طرف پہرہ کے لئے موجود رہتے تھے۔

جب ہز مجسٹی امیر صاحب پشاور سے سرہند کو تشریف لارہے تھے تو راستہ مین اسٹیشن مندرا پر نماز پڑہنے کے لئے آپ کا اسپیشل ٹھرایا گیا۔ اہلیان کوتوالی ریلوی اسٹیشن سے لوگون کو نکال رہے تہے کہ گڑبڑ نہ ہونے پاوے۔ ہز مجسٹی نے کوتوالی کو اس حرکت سے باز رکھا اور اوس وقت اسٹیشن پر جسقدر مسلمان موجود تہے ان سب کو نماز مین شریک ہونے کے لئے بلا لیا۔ اور نماز باجماعت ادا فرمایا۔

سرہند

(۸ جنوری ۱۹۰۷ء) تمام دن اور تمام رات کے سفر کے بعد ہز مجسٹی کی اسپیشل ٹرین طلوع آفتاب کے قریب سرہند کے اسٹیشن پر پہونچے۔

ریاست پٹیالہ مین ورود ایسے زمانہ مین جبکہ اس قسم کی پیشنگوئی کرنا حماقت و غداری تک پہنچتا تہا۔ پنجاب کے انتہائی مشرقی گوشہ مین جو اسوقت کابل سے دو ماہ کی مسافت پر واقع تہا۔ ایک مقدس شخص نے پیشنگوئی کی تھی کہ ایک زمانہ مین درانی خاندان افغانستان مین حکمران ہوگا اسی پیشنگوئی کے شکرانہ کے طور پر درانی بادشاہ حبیب اللہ خان نے آگرہ جاتے ہوئے یہان سرہند مین قیام کرنا ضروری سمجھا۔ کہ اس پیشنگوئی کرنے والے فقیر کے اجڑے ہوئے خشتی مقبرہ کی زیارت کرین۔

جب امیر نے علی الصباح سرہند سے ایک سو میل کے فاصلہ پر کہڑکی سے سر نکال کر دیکہا تو بجائے سورج کے آسمان کو ابر آلود اور زمین کو بارش سے تر پایا۔ رات کو خوب بارش ہوی تھی۔

اسوقت بھی خفیف ترشح ہو رہا تھا۔ جب ٹرین سرہند کے اسٹیشن پر پہنچی تو
سورج نکل آیا تھا اور زمین خشک تھی۔ ہز ہائنس مہاراجہ پٹیالہ نے جن کے
علاقہ مین سرہند واقع ہے۔ ہز میجسٹی کی مہمانداری کے لئے شاہانہ تزک
واہتمام کیا تھا۔ ورنہ بارش مین اسکا لطف خاک مین ملجاتا۔ امیر کو یہان
صرف دس گھنٹے قیام کرنا تھا۔ تاہم کئی درجن دن پہلے سے مزدورون کی
جماعت اس مقام کی درستی اور اسے امیر کے قابل رہایش سامان وخیمون سے
آراستہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جب امیر سرخ فرش کے پلیٹ فارم پر
اترے تو وہ آرایش کی چمک دمک سے بہت محظوظ ہوئے۔ ایک
زیبایشی محراب سے گذر کر گلٹ شدہ شاہی گاڑی مین سوار ہوکر جسمے توپخانہ
کے گھوڑون کی ٹیم کھینچتی تھی۔ ریاست پٹیالہ کے مشہور درباری خیمہ مین تشریف
لے گئے۔ اسٹیشن پر پٹیالا امپریل سروس انفنٹری نے سلامی اُتاری
پٹیالہ کے اسپی توپخانہ نے ۳۱ اتواپ کی سلامی سر کی۔ اور امپریل سروس
نیزہ داران کا ایک اسکوڈرن اسکورٹ مین ہز میجسٹی کے قیام گاہ تک آیا۔
میجر ڈلاس برٹش ایجنٹ ریاست ہائے پھلکیان۔ لالہ گوکل چند قایم مقام
میر منشی پٹیالہ۔ سردار عبدالحمید خان اور سردار محمد اشرف خان ناظمان ریاست
امیر کو خیر مقدم کہنے کے لئے حاضر تھے امیر خیمون کا ایک آراستہ شہر دیکھکر
یہ کہنے سے باز نہ رہ سکے کہ "صاحبان! آپنے اپنے فرائض نہایت عمدگی
سے انجام دئے" غرضکہ سکھ ریاست نے ایک مسلمان بادشاہ کی خاطر
ومدارات مین کوئی دقیقہ اُٹھا نہین رکھا۔ خیمہ یا زیادہ صحیح طور پر زردوزی
پارچات سے معمور محل مین داخل ہوکر جو نقرئی ستونون پر قایم تھا۔ امیر ایک
ہال کے وسط مین جسمین نہایت قیمتی قالین بچھے ہوئے تھے۔ طلائی

جب ہز مجسٹی امیر صاحب پشاور سے سرہند کو تشریف لارہے تھے تو راستہ مین اسٹیشن ہندرا پر نماز پڑہنے کے لئے آپ کا اسپیشل ٹہرایا گیا۔ اہلیان کوتوالی ریلوی اسٹیشن سے لوگون کو نکال رہے تہے کہ گڑبڑ نہ ہونے پاوے۔ ہز میجسٹی نے کوتوالی کو اس حرکت سے باز رکہا اور اوس وقت اسٹیشن پر جسقدر مسلمان موجود تہے ان سب کو نماز مین شریک ہونے کے لئے بلا لیا۔ اور نماز باجماعت ادا فرمایا۔

سرہند

(۸ جنوری ۱۹۰۷ء) تمام دن اور تمام رات کے سفر کے بعد ہز میجسٹی کی اسپیشل ٹرین طلوع آفتاب کے قریب سرہند کے اسٹیشن پر پہونچے۔

ریاست پٹیالہ مین ورود ایسے زمانہ مین جبکہ اس قسم کی پیشنگوئی کرنا حماقت وغداری تک پہنچتا تہا۔ پنجاب کے انتہائی مشرقی گوشہ مین جو اسوقت کابل سے دو ماہ کی مسافت پر واقع تہا۔ ایک مقدس شخص نے پیشنگوئی کی تھی کہ ایک زمانہ مین درانی خاندان افغانستان مین حکمران ہوگا اسی پیشنگوئی کے شکرانہ کے طور پر درانی بادشاہ حبیب اللہ خان نے آگرہ جاتے ہوئے یہان سرہند مین قیام کرنا ضروری سمجہا۔ کہ اس پیشنگوئی کرنے والے فقیر کے اجڑے ہوئے خشتی مقبرہ کی زیارت کرین۔

جب امیر نے علی الصباح سرہند سے ایک سو میل کے فاصلہ پر کہڑکی سے سر نکال کر دیکہا تو بجائے سورج کے آسمان کو ابر آلود اور زمین کو بارش سے تر پایا۔ رات کو خوب بارش ہوی تھی۔

اسوقت بھی خفیف ترشح ہو رہا تھا۔ جب ٹرین سرہند کے اسٹیشن پر پہنچی تو سورج نکل آیا تھا اور زمین خشک تھی۔ ہز ہائینس مہاراجہ پٹیالہ نے جن کے علاقہ مین سرہند واقع ہے۔ ہز مجسٹی کی مہمانداری کے لئے شاہانہ تزک واہتمام کیا تھا۔ ورنہ بارش مین اسکا لطف خاک مین ملجاتا۔ امیر کو یہان صرف دس گھنٹے قیام کرنا تھا۔ تاہم کئی درجن دن پہلے سے مزدورون کی جماعت اس مقام کی درستی اور اسے امیر کے قابل رہایش سامان وخیمون سے آراستہ کرنے کی کوشش کررہی تھی۔ جب امیر سرخ فرش کے پلیٹ فارم پر اترے تو وہ آرایش کی چمک دمک سے بہت محظوظ ہوئے۔ ایک زیبایشی محراب سے گذر کر تکلف شدہ شاہی گاڑی مین سوار ہوکر جسے توپخانہ کے گھوڑون کی ٹیم کھینچتی تھی۔ ریاست پٹیالہ کے مشہور درباری خیمہ مین تشریف لے گئے۔ اسٹیشن پر پٹیالا امپریل سروس انفنٹری نے سلامی اُتاری پٹیالہ کے اسپی توپخانہ نے ۳۱۔ اتواپ کی سلامی سرکی۔ اور امپریل سروس نیزہ داران کا ایک اسکوڈرن اسکورٹ مین ہز مجسٹی کے قیام گاہ تک آیا۔ میجر ڈلاس برٹش ایجنٹ ریاست ہائے پہلکیان۔ لالہ گوکل چند قایم مقام میرمنشی پٹیالہ۔ سردار عبدالحمید خان اور سردار محمد اشرف خان ناظمان ریاست امیر کو خیر مقدم کہنے کے لئے حاضر تھے امیر خیمون کا ایک آراستہ شہر دیکھکر یہ کہنے سے باز نہ رہ سکے کہ "صاحبان! آپنے اپنے فرائض نہایت عمدگی سے انجام دئے" غرضکہ سکھ ریاست نے ایک مسلمان بادشاہ کی خاطر ومدارات مین کوئی دقیقہ اٹھا نہین رکھا۔ خیمہ یا زیادہ صحیح طور پر زردوزی بارجات سے معمور محل مین داخل ہوکر جو نقرئی ستونون پر قایم تہا۔ امیر ایک ہال کے وسط مین جسمین نہایت قیمتی قالین بچھے ہوے تھے۔ طلائی

تخت پر بیٹھ گئے۔ یہان پورے شاہی مراسم کے ساتھ عہدہ داران پٹیالہ پیش ہوئے ان اہلکارون سے پھر ہز ہائینس مہاراجہ صاحب اور کونسل آف ریجنسی کے طرف سے خیر مقدم کہا۔ امیر نے مختصراً جواب دیا کہ "مین اُنکا شکریہ ادا کرتا ہون"۔ (اہلکار) "ہم یہ امید کرنے کی جرأت کرتے ہین کہ یور مجسٹی کے قلیل قیام کے لئے یہان جو سامان کیا گیا ہے۔ وہ یور مجسٹی کی مسرت کا موجب ہوا ہوگا" (امیر) "ہان مین خوش ہون" (اہلکار) ہز ہائینس مہاراجہ صاحب تہ دل سے چاہتے ہین کہ یور مجسٹی کو یہان آرام و آسایش حاصل ہو (امیر) "ہان مین آرام سے ہون" اس کے بعد بات چیت مین تھوڑا سا وقفہ ہوا۔ امیر نے کہا "صاحبان! تمہین اور بھی بہت سے کام انجام دینے ہین۔ جن کے کرنے کے لئے وقت چاہیئے۔ اور مین سفر سے بہت تھک گیا ہون اس لئے آرام کرنا چاہتا ہون۔ آپ جا سکتے ہین"۔ جب اہلکار حضوری سے باہر نکلے تو انھون نے کہا کہ "واقعی یہ بادشاہ ہے"۔

پٹیالہ کی مونوریلوی - تجویز کی گئی تھی کہ ہز مجسٹی امیر کو مقدس مقبرہ تک جو کیمپ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے۔ نئی مونوریلوی (ایک ریل کی لائن) کے ذریعہ سے پہنچایا جاوے۔ مونوریلوی کی ہنوز صرف چند لائنین ہندوستان مین تیار ہوئے ہین۔ سرہند سے بسی تک بھی ایک ایسی ہی ریلوی لائن بن رہی ہے۔ دونون مقامات کے مابین چھ میل کا فاصلہ ہے۔ بسی حکام پٹیالہ کا صدر مقام اور غلہ کی ایک رو بہ ترقی منڈی ہے یہان سے غلہ لانے مین ریلوی مذکور نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ممد ثابت ہوگی۔ مونوریلوے کی زیادہ تشریح و توضیح اس موقعہ پر بے محل ہوگی۔ جب امیر چند گھنٹون کی استراحت کے بعد باہر تشریف لائے تو انکا

پہلا کام یہ تہا کہ مونو ریلوے کا غور سے معائنہ کیا۔ جس کی صرف ایک ہی لائن پختہ سڑک کے پہلو مین نکالی گئی تھی۔ لائن مذکور پر وسطی پہیون کی ٹریم گاڑیان دیکھین۔ جن مین پٹیالہ کے فوجی صیغہ بار برداری کے خچر جتے ہوئے تھے۔ ان ٹریم گاڑیون کے علاوہ امیر نے ایک نہایت شاندار مونو گاڑی جو ریاست نے ان کے لئے تیار کرائی تھی معائنہ کی جس مین توپخانہ کے گھوڑون کی جوڑی جتی تھی۔ اس خوبصورت و شاندار گاڑی کے بنوانے پر ریاست کے تیس ہزار روپے صرف ہوئے تھے تاکہ ہز میجسٹی اسپر سوار ہوکر خیمہ گاہ سے زیارت گاہ تک دو میل کا فاصلہ طے فرمائین۔ مونو ریلوے سسٹم کا بغور امتحان کرنے کے بعد جسمین اسباب کا $\frac{9}{10}$ حصہ یا زیادہ آہنی لائن کے پہیون پر اور بقیہ بیرونی پہیون پر جو ہر قسم کی زمین پر چل سکتے ہین۔ رکہا جاتا ہے۔ بحالیکہ امیر نے ہنوز ریلوی سواری کو پسند کرنا شروع نہ کیا تہا لہذا ہز میجسٹی نے معمولی لینڈو مین مقبرہ تک سفر کرنیکا فیصلہ کیا۔ اس طرح وہ پرشوکت ریاستی گاڑی پیچھے چمک دمک دکہانے کے لئے چھوڑ دی گئی۔ آخرش امیر۔ ان کے سردار و میزبان اس چھوٹے سے مقبرہ پر پہنچے۔ ہز مجسٹی نے مذہب و منقش چھوٹی سی فارسی کتاب مین جس کی جلد بھی مطلا و طلا کاری تھی مندرجہ ذیل عبارت پڑہی۔

"واضح ہو کہ اس قبر مین فانی پیر شیخ احمد کی لاش مدفون ہے شیخ موصوف خلیفہ ثانی حضرت عمر کی اولاد سے تھے اور مجدد الف ثانی کے لقب سے مشہور تھے۔ شیخ ممدوح کے آباؤ اجداد عرب کے رہنے والے تھے جو ترک وطن کر کے ترکستان آئے۔ ان کے دادا امام محمد خاندان مین پہلے شخص تھے۔ جو سرہند مین سکونت پذیر رہ کر یہین فوت ہوئے شیخ احمد

عہداکبری مین غالباً ۹۹۳ھ مین پیدا ہوے تھے۔ ان کی شہرت دہلی
تک پہنچگئی۔ چنانچہ جب یہ وہان وارد ہوئے توامرا وآراکین دولت
پروانون کیطرح ان کے گرد پھرنے لگے۔ لیکن بعد مین جب انھون نے
اکبر کے ارتداد کا فتوی دیا۔ تو اکبر و دا عیان سلطنت کی نگاہ پھر گئی۔ اور اہانت
سے پیش آئے۔ جہان گیر کے عہد مین پیر کی غیر ہر دلعزیزی کا یہ نتیجہ ہوا کہ
شاہی حکم سے قید کئے گئے چھ ماہ قلعہ گوالیار مین محبوس رہنے کے بعد
شہنشاہ تین سال تک ان کو اپنے ساتھ لئے پھرا۔ آخر کار شہنشاہ روحانی
طور پر ان کا معتقد ہوگیا۔ اور علانیہ ان کے مرید ہونیکا اقرار کیا۔ سات لاکھ
مخالفین بھی شاہ کے ساتھ حلقہ مریدی مین داخل ہوئے۔ انھون نے
صوفیون کا فرقہ نقشبندیہ قایم کیا۔ یہ نام پیر خواجہ نقشبند سے مستعار لیا گیا ہی

۶۳ سال کی عمر مین سرہند مین اس دار فانی سے رحلت کی
اورنگ زیب کے بڑے لڑکے شاہ عالم بادشاہ کی لڑکی نے مقبرہ بنایا
اور اسے ہر طرح کے سامان زیب و زینت سے آراستہ کیا۔ بندا سکھ
نے ۱۱۲۲ھ مین اس مقبرے کو لوٹا پھر ۱۱۷۵ھ مین تاراج ہوا۔ ہز مجسٹی شاہ
افغانستان کے موجودہ پیر شیخ احمد کی براہ راست اولاد سے ہین۔

مگر واقعی حسب بیان مولوی محمد انشاء اللہ صاحب اس بیان کی
تزک جہانگیری سے تصدیق نہین ہوتی اوس مین کہین جہانگیر امام صاحب
کی طرف رجوع لانے کا اقرار نہین کرتا۔ البتہ رہائی کے بعد اونکے حاضر دربار
ہونے کے موقعہ پر خلعت و انعام ملنے کا ضرور ذکر ہے۔ مگر ساتھ ہی امام کو
تائب و معترف بتایا جاتا ہے۔ عبارت دونون موقعون کے متعلق تزک
جہانگیری کی یہ ہے۔

درین ایام بعرض رسید که شیخ احمد نام شیادی در سهرند دام
زرق و سالوس فروچیده بسیارے از ظاهر پرستان بے معنی را صید خود کرده
و بهر شهرے و دیارے یکے از مریدان خود را که آئین دکان آرائی و معرفت
فروشی و مردم فریبی را از دیگران پخته تر داند خلیفه نام نهاده فرستاده و مزخرفاتے
که بمریدان و معتقدان خود نوشته کتابے فراهم آورده مکتوبات نام کرده و در آن
چند مهملات بسا مقدمات لاطایل مرقوم گشته که به کفر و زندقه منجر میشود از آن
جمله در مکتوبے نوشته که در اثنا سلوک گذارم بمقام ذی النورین افتاد مقامے
دیدم بغایت عالی و خوش بصفا از انجا در گذشتم بمقام فاروق پیوستم و از مقام
فاروق بمقام صدیق عبور کردم و هر کدام را تعریفے درخور آن نوشته و از انجا
بمقام محبوبیت واصل شده مقامے مشاهده افتاد بغایت منور و ملون
خود را بانواع انوار و الوان منعکس یافتم یعنے استغفرالله از مقام خلفا در
گذشته بعالی مرتبت رجوع نمودم ـ و دیگر گستاخیها کرده که نوشتن ان طولی دارد
و از ادب دور است بنابرین حکم فرمودم که بدرگاه عدالت آئین حاضر سازند
حسب الحکم به ملازمت پیوست و از هرچه پرسیدم جواب معقول نتوانست
سامان نمود و با عدم خرد و دانش بغایت مغرور و خودپسند ظاهر شد ـ صلاح
حال او منحصر درین دیدم که روزے چند در زندان ادب محبوس باشد تا شوریدگی
مزاج و آشفتگی دماغش قدرے تسکین پذیرد و شورش عوام نیز فرونشیند لاجرم
بانی راے سنگدلن حواله شد که در قلعه گوالیار مقید دارد ـ درین تاریخ شیخ احمد
سهرندی را که بجهت دکان آرائی و خود فروشی و بے صرفه گوئی روزے چند در
زندان ادب محبوس بود بحضور طلب داشته خلاص ساختم خلعت و هزار
روپیه خرچ عنایت نموده در رفتن و بودن مختار گردانیدم و از روے

انصاف معروض داشت کہ این تنبیہ و تادیب درحقیقت ہدایتے و کفایتے بود نقش مراد در ملازمت خواہد بود"۔

ریلوے اسٹیشن سرہند کو گملون اور جھنڈیون سے سجایا گیا تہا۔ اور اصل پلیٹ فارم کے مقابل کیطرف لکڑیون کا طویل زینہ عارضی بنایا گیا تہا۔ اور اسپر سرخ کپڑا بچھا تہا۔ اس زینہ سے اتر کر سڑک کوٹی ہوئی تھی۔ کوئی سو گز کے فاصلہ پر ایک عارضی محراب بنائی گئی تہی۔ جو سرخ کپڑون اور ضروری چیزون سے مزین تہی۔ یہان تک کل سامان ریلوے محکمہ کا کیا ہوا تہا۔ اس کے سو ہی گز کے فاصلہ پر قیام گاہ شروع ہو گئی تھی۔ جو دو حصون مین منقسم تہی۔ ایک یوروپین ہمراہیان کے لئے اور دوسری اعلیٰحضرت اور اون کے رفقا کے واسطے۔ سب سے بڑے ریاستی منتظمان کیمپ کی فرودگاہ اور باورچیخانہ وغیرہ۔ خاص امیر صاحب کے لئے ایک جدا احاطہ مخصوص کیا گیا تہا جس مین مختلف ضروریات کے لئے مختلف خیمے تھے۔ درباری خیمہ الگ تہا۔ استراحت گاہ الگ۔ اور ملاقات کا جدا۔ اور یہ خیمہ بلحاظ شان و شوکت و تکلف و آراستگی بلا مبالغہ ایک عالیشان شاہی ایوان معلوم ہوتا تھا۔ علاوہ برین مہتمان کیمپ نے از راہ دور اندیشی و فرزانگی عاشق اسلام کے اتقا اور پابندی احکام شریعت کا کما حقہ لحاظ کر کے ایک پر تکلف پختہ غسلخانہ۔ ایک خاص مسجد اور ایک عام مسجد کا بھی اہتمام کر دیا تہا۔ امیر صاحب ہر وقت باوضو رہتے ہین۔ اس خاص احاطہ کا کھلا میدان بے نظیر چمن اور گلشنون سے آراستہ تہا جنکی روشین اور کیاریان دیکھنے والون کو محو حیرت بنا رہی تہین۔ ان مین جا بجا موتیون اور دیگر اشیا سے خوش آمدید کے فقرات بنائے گئے تھے۔ جن کی

چمک اس لطیف اہتمام کی رونق کو اور بھی دوبالا کر رہی تھی۔ درباری خیمہ کے
سامنے دور تک دورویہ سڑک کے مابین ایک چمن بنا کر اون کی اطراف کو
قندیلون اور دیگر آرائشون سے سجایا گیا تہا۔ اس مین بھی جا بجا اسی طریق
مذکور پر خوش آمدید بنا ہوا تہا۔ خود خیمون کی دیوارون پر بھی قدمت خیر مقدم اور
بہر گلشن کہ آن سرو بلند اقبال می آید الخ وغیرہ مضمون کے کتبے چسپان
تھے۔ اس کے دونون طرف آمنے سامنے سردارون اور دیگر اہل قلم کے
واسطے خیمے نصب تھے اور ہر خیمہ کے باہر مناسب جگہ پر ہر سردار کا نام بخط جلی
لکھا ہوا تہا۔ مثلاً سردار یوسف خان۔ سردار آصف خان۔ سردار سلیمان خان
سردار ڈاکٹر غلام نبی خان۔ انکے علاوہ فوجی افسرون اور سپاہیون کے لئے
بھی ان کے عقب مین ہر دو طرف خیمے تھے باورچی خانہ مین ہر قسم کا کھانا
پشاوری۔ کابلی۔ وہندوستانی طریقون پر پٹھان اور ہندوستانی باورچی
تیار کر رہے تھے۔ گو سقائے آسمانی بھی رات بھر چھڑکاؤ کر رہا تہا۔ تاہم
انسانی ہاتھون سے بھی کل کیمپ اور ملحقہ سڑکون پر کافی چھڑکاؤ کرایا گیا تہا
صبح ہوتے ہی نہ صرف بستی دسہر ہند بلکہ دور دور کے مواضعات کے ہندو
مسلمان باشندے اور زن و مرد جوق جوق سٹیشن کے دونون طرف اور خیمون
کے گرد پرا جما کے کھڑے ہو گئے۔ اور پونے دس بجے جو کہ پہلی اسپیشل ٹرین
کے آنے کا وقت تہا۔ لوگون کا ہجوم بہت بڑھ گیا تہا۔ لوگون کی نظرین بصد
شوق اسی طرف کو جہان سے ٹرین آنے والی تھی لگ رہی تھین۔ لتنے مین
سگنل گرا دیا گیا۔ اس سے نگاہین اور بھی گڑ گئین۔ ٹھیک پونے دس بجے
پہلی سپیشل ٹرین سٹیشن پر آ کر کھڑی ہو گئی۔ اب دوسری سپیشل ٹرین کا جس مین
خود امیر صاحب بنفس نفیس سوار تھے۔ انتظار ہونے لگا۔ اور پندرہ منٹ

گذرنے نہ پائے تھے کہ وہ ٹرین بھی نمودار ہوئی اور آن بان کے ساتھ
خراماں خراماں اسٹیشن پر آکر تھم گئی۔ فوراً سلامی کی توپیں سر ہونے لگیں
اب ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ سب سے پہلے اور سب سے اچھی طرح شاہ کابل کا میں
ہی دیدار کرکے اپنی آنکھوں کو طراوت دوں۔ اور یہی وقت تھا کہ پہرے
والے اور پولس والے اپنے دہان و زبان اور ہمت بازو سے کام لیتے
امیر صاحب اور اون کے رفقا کے لئے لینڈو اور گاڑیاں موجود تھیں
جن پر یہ جلوس سوار ہو کر خیموں کے قریب آیا۔ ریاست کے باجے نے
سلامی دی۔ امیر صاحب نے سلام کے واسطے ہاتھ اپنی کنپٹی کے برابر کر لیا
تھا۔ گاڑی سے اتر کر امیر صاحب اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ اور
ریاست کی پلٹن کی جگہ افغانی سپاہی صف باندھ کر استادہ ہو گئی۔

امیر صاحب سادہ سیاہ لباس زیب بر کئے ہوئے تھے انکے
چہرے سے سفر کی کوفت کے آثار ہویدا تھے۔ بشرہ سے ظاہر تھا کہ آپ
حسب ضرورت رحیم و جبار ہو سکتے ہیں۔ وہ ہر چیز کو تجسس کی نگاہ سے
دیکھتے ہیں۔ ان کے اہل قلم ہمراہی بھی آپکی طرح سموری ٹوپی۔ سیاہ بانات
کے کوٹ اور عموماً سیاہ پتلون پہنے ہوئے تھے۔ یہ بانات خاص کابل
کے کارخانہ پارچہ بافی میں تیار ہوئی ہے صرف سمور کی ٹوپی انہیں اس
مغربی لباس میں یورپین سے تمیز کرتی ہے۔

امیر صاحب کا کھانا قیمتی برتنوں میں اور برتن سرپوشوں میں
اور سرپوش زربفت کے بڑے بڑے رومالوں میں سربمہر بند ہو کر دستر
خوان پر لایا گیا تھا۔ لوگوں میں کھانے کے متعلق افواہیں اڑیں کہ وہ
ریاست کا پکا ہوا کھانا نہیں کھائیں گے۔ باورچی خانہ میں جا کر دیکھا

تو ان کا ایک افسر ایک خیمہ مین اپنی زیر نگرانی واقعی اپنے آدمیون سے
کہانا تیار کرا رہا ہے - لیکن یہ حسب عادت تہا ورنہ امیر صاحب نے
ریاست کا تیار کردہ کہانا کہایا - اور قبل از تناول فرمایا کہ ہم بخوشی ریاست کی
میزبانی کو قبول کرتے ہین - اور یہ کہ عمر بہر مین یہ پہلا ہی موقعہ ہے کہ ہم
بدونت کسی غیر کا کہانا کہا ئینگے - گو تمام کیمپ کے انتظام کے روح روان
قاضی محمد سلیمان صاحب سپرنٹنڈنٹ گسٹ ڈیپارٹمنٹ (صیغہ مہمانداری)
تھے اور جناب سردار عبد الحمید و منشی اشرف علی صاحبان ناظمان نارنول
ویسی کو قاضی صاحب اور ان کے بہائی قاضی عبد الرحمن صاحب سے بیش
قدر مدد ملی - تاہم باورچی خانہ تو خاص انہی کے اہتمام مین تہا - اور حسب صیغہ مین
منشی علی محمد و غلام محی الدین صاحبان تحصیلداران ان کے دست راست
تھے - دستر خوان خاصہ کے تمام خوانچے قاضی صاحب ہی کی مہر سے مزین
تہے - چنانچہ جب تک قاضی صاحب نے خود حاضر خدمت ہو کر اپنی مہر
کی تصدیق اور ہر طرح کی ذمہ داری نہ اٹھالی جلالت مآب نے کہانا تناول
فرمانا شروع نہ کیا - اس تمام پر تکلف انتظام اور میزبانی کے احسن وجوہ
اتمام پذیر ہونے کا دارومدار اگرچہ بظاہر مندرجہ بالا حضرات کی مستعدی پر
منحصر تہا - مگر درحقیقت ایک اور طاقت پس پردہ اس انتظامی مشین کی محرک
تھی - یہ کرنل عبد الحمید خان صاحب وزیر خارجیہ ریاست کی ذات بابرکات
ہی کے طفیل تھا - کہ ریاست کو ایسی نمایان کامیابی اور نیکنامی حاصل ہوئی
گو کرنل ممدوح ۲ جنوری ہی سے خود جناب امیر صاحب کے ہمرکاب تھے
لیکن دراصل تمام ہدایات کا سرچشمہ آپ ہی تھے - کہانے کی لطافت و عمدگی
کی یہ ادنے شہادت ہے کہ اکثر مہمان خوانین کی زبانی سنا گیا کہ جلال آباد

چاکہ صرف آج انھون نے شکم سیر ہوکر کھانا کھایا ہے۔ افواہ تھی کہ اب ایک
بجے امیر صاحب مونوریل پر سوار ہوکر مقبرہ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد
الف ثانی کی زیارت کو جائینگے اور نماز ظہر بھی وہین معہ رفقا ادا کرینگے
اسواسطے خیمون کے اطراف خصوصاً وہ سڑک جس پر سے امیر صاحب
گذرنے والے تھے۔ تماشائیون سے اٹی پڑی تھی۔ اور اس سڑک کے
ایک طرف دوکانداروں نے دوکانین لگائی تھین۔ تاکہ دیکھنے والون کو
کھانے پینے کی طرف سے فراغت رہے اور وہ باطمینان خاطر جلوس کے
دیکھنے کے انتظار مین بیٹھے رہین۔

ساڑھے چار بجے امیر صاحب ریاست کی فٹن پر سوار ہوئے
اور یہ جلوس بائین شاہانہ مقبرہ کی طرف چلا۔ سٹیشن سے مقبرہ دو میل کے
فاصلے پر ہے۔ سڑک کے کنارے دیکھنے والون کی وجہ سے خود جلوس
والون کے لئے نظارے بن رہے تھے۔ غرضکہ پانچ بجے ہونگے کہ امیر
صاحب داخل مقبرہ ہوئے۔ اور پونے ۶ بجے نکلے بہتیرے آدمی اس
امید پر کہ نماز مغرب امیر صاحب کے ہمراہ پڑھین گے۔ اندر چلے گئے۔ مگر
امیر صاحب نے نماز وہان نہین پڑھی۔ اور فٹن پر سوار ہوکر اپنی فرودگاہ
چلے گئے۔ آتے اور جاتے مونوریلوے پر سوار نہین ہوئے۔ البتہ
ادھر سے چلتے ہوئے دیکھا۔ اور اس کے متعلق متعدد سوال کئے۔ مقبرہ کا
احاطہ بڑا وسیع ہے۔ امام صاحب اور ان کے دو فرزند ایک چھوٹے
سے گنبد کے نیچے مدفون ہین۔ اس مقبرہ کے متصل مسجد اور متولیون کے
مکان ہین۔ ایک بغلی احاطہ مین دو اور مزار ہین۔ اور ایک طرف وسیع قطعہ
مزروعہ زمین کا ہے۔ اور چند مکانات زائرین کی اقامت کے لئے بنے

ہوئے ہین - امیر صاحب ہر مزار کی زیارت کو گئے اور بخلوص دل وحضور قلب فاتحہ پڑہی - مزار اور اوس کے حوالیات کی ظاہری حالت افسردہ نظر آئی - صفائی کا کوئی انتظام نہین - امیر ممدوح نے متصلہ آراضی کی آبپاشی اور درستی کے متعلق بہی متولی سے سوال کئے - مقبرہ کے متصل پرانا قلعہ اور گوردوارہ ہے گورو گوبند سنگھ کے دونون صاحبزادے اس قلعہ مین جان بحق ہوے تھے - جلالت مآب نے گوردوارہ کو دوسو روپیہ عطا کئے - اور فرمایا کہ بابدولت کابل کے گوردوارہ کا بہی خاص خیال رکھتے ہین - مزار کو افواہ ہے کہ آپ نے ایکہزار روپیہ نقد عطا فرمانے کے علاوہ کچہ جاگیر اور مستقل وظیفہ بھی عطا فرمانے کا وعدہ کیا -

غرضکہ امیر صاحب کے رُفقا کی پہلی سپیشل ٹرین بعد از شام روانہ ہوئی - رات کے دس بجے امیر صاحب اپنی سپیشل ٹرین پر سوار ہوے اور سیلون کی گیلری مین چند منٹ کھڑے رہکر ہنری بیکمین اور میجر ڈالاس سے باتین کرتے رہے جناب ممدوح کو یومیہ ڈاک باقاعدہ ایک خاص تہیلہ مین بند ہو کر بہونچتی رہتی ہے - چنانچہ اسی تہیلہ کو دینے کے لئے ۸ جنوری کو میل ٹرین سرہند ٹہیری -

اہلکاران ریاست پٹیالہ کا جو اُس وقت پلیٹ فارم پر حاضر تھے آپ نے مکرر شکریہ ادا کیا - اور بخندہ پیشانی سب کا سلام قبول فرما کر سیلون مین داخل ہو گئے -

آگرہ

آگرہ مین ہز میجسٹی کا ورود (۹) جنوری - بادل جو کیمپ پر چھائے ہوے

تھے۔ ان کی دھمکی آخر کار پوری ہو کر رہی۔ اور بارش شروع ہو جانے سے امیر کی آمد پر فوجی نمود و نمایش کی چمک دمک کسی قدر ماند پڑ گئی۔ جب آج سپاہ علی الصباح سڑک پر صف باندھ کر استادہ ہونے کے لئے کیمپ سے روانہ ہوئی۔ تو خفیف بارش ہو رہی تھی اس لئے اور کوٹ پہن لئے گئے سیاہ بادل جھوم جھوم کر آئے۔ اگرچہ وقفہ سے ترشح ہو رہا تھا۔ تاہم موسم تاریک اور افسردہ کرنیوالا تھا۔ نو اور دس بجے کے مابین مینہ عارضی طور پر بند ہو گیا۔ اور سپاہ پوری وردی پہننے فوراً اُس فرض کے انجام دہی پر آمادہ ہو گئی جو اسکے سپرد کیا گیا تھا۔ چونکہ تقریباً پانچ ہزار گز طویل راستہ پر صف باندھکر کھڑا ہونا تھا۔ لہذا متعدد بریگیڈ مامور کئے گئے تھے۔ سر الفرڈ گسیلی کے حسن انتظام سے ہر ایک چیز وقت پر موجود ہو گئی۔

آگرہ میں ہزمیجسٹی امیر کے استقبال کا آنریبل سر جے۔ پی ہوٹ کے نام نکلا جو مقدم نیزہ داران کے اسکورٹ کے ساتھ قلعہ کے سٹیشن پر گئے۔ ہز آنر کا ذاتی سٹاف ہمراہ تھا۔ ریلوی پلیٹ فارم پر سر جان سٹینلی چیف جسٹس سیر الفرڈ گسیلی لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ ایسٹرن بنگال کمانڈ معہ سٹاف اور مسٹر رینالڈز کمشنر آگرہ کے علاوہ مندرجہ ذیل سول افسر بھی موجود تھے۔ مسٹر کروک شنک ممبر بورڈ آف رونیو مسٹر راس سنگاٹ جوڈیشنل کمشنر اودھ۔ مسٹر ہوپ ممبر چیف سکرٹری مسٹر ہوس فنانشل سکرٹری۔ مسٹر گریون لیگل ریمیمبرنسر۔ مسٹر سدر لینڈ۔ کرنل مرے انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات۔ مسٹر میتھوی انسپکٹر جنرل پولیس لفٹننٹ کرنل ٹامس سنیٹری کمشنر۔ لفٹننٹ کرنل میکلٹا گاٹ انسپکٹر جنرل جیلخانجات۔ مسٹر انگلسن اکونٹنٹ جنرل۔ مسٹر ڈی لا نوسی ڈائرکٹر سر رشتہ

تعلیم۔ آنریبل منشی مادہولال زائد ممبر وائیسرئیگل کونسل اور آنریبل رای بہادر سندرلال وایس چانسلر الآباد یونیورسٹی تعلقداران اودہ بہی مثل تماشائیون کے موجود تھے۔ مزید برآن کچھ یورپین لیڈیز و جنٹلمین بھی ہزمیجسٹی کو دیکھنے آئے تہے۔ ریلوے سٹیشن جھنڈیون اور پہریرون سے خوب آراستہ تہا۔ ائل برگیڈ کا گارڈ آف آنر پلیٹ فارم پر موجود تہا تاکہ امیر کے نزول اجلال کے ساتھہ ہی سلامی ادا کرے۔

مراسم استقبال نہایت مختصر تہے۔ ٹہیک وقت پر دس بجے سپشل ٹرین پہنچی۔ امیر کی سیلون ایک چھوٹے سے مصنوعی چبوترہ کے سامنے کہڑی ہوگئی۔ سرآرتھر میکموہن۔ مسٹر ڈابس۔ میجر وکٹر بروک اور کپتان برڈ آئی۔ ایم۔ ایس ٹرین سے برآمد ہوئے۔ ان کے عقب مین افغانی سردار بہی اترے۔ جو دائین بائین استادہ ہوگئے۔ اس کے بعد خود امیر سپہ سالا کی پوری وردی مین نمودار ہوے۔ اور بظاہر عمدہ صحت مین تہے۔ سرجان ہیوٹ نے ممالک متحدہ مین رونق افروز ہونے پر امیر کو خیر مقدم کہا۔ امیر نے ہاتھ ملاکر اس خیر مقدم پر مسرت کا اظہار کیا۔ اس اثنا مین امیر کا سٹاف جو پاکیزہ نیلگون وردی پہنے اور طلائی بٹلے باندہے تہا۔ اتر کر منتظر حکم کہڑا ہوگیا۔ ان کی عمدہ سپاہیانہ وضع قطع نکتہ چینی سے مبرا تہی۔ امیر کے جنرل افسر انگریزی سپہ سالارون کی طرح سرخ وسفید کلغیان لگائے ہوئے تہے۔ ہز آنر لفٹنٹ گورنر نے سرالفرڈ گیلی اور پہر باری باری سے سول افسرون کو پیش کیا۔ بعدہ سرالفرڈ نے ممبران سٹاف کا امیر سے تعارف کرایا ہزمیجسٹی یہ معلوم کرنیکے شایق تہے کہ ہر ایک افسر معمولی طور پر کیا فرائض انجام دیتا ہے۔ پیش شدہ افسرون مین سے

اکثر کی نسبت امیر نے متعدد سوالات کئے - امیر انگریزی فارسی مین گفتگو
کرتے تھے اور ہر ایک سے ہاتھ ملاتے تھے - سوالات کے جواب کے
لئے کبھی کبھی ٹہیر جاتے تھے - تین موجودہ دیسی افسرون نے بھی اس تعارف
مین حصہ لیا - ہز میجسٹی نے فارن آفس کے مسٹر کلارک کو فوراً پہچان لیا
جو سنہ ۱۸۹۳ء مین ڈیورنڈ مشن کے ہمراہ کابل گئے تھے بعدہ گارڈ آف آنر کے
معائنہ کے لئے بڑھے - موسیقی نواز دستے نے پھر افغانی قومی ترانہ بجایا اور
شاہی سلامی دی - امیر نے ترانہ مذکور پر بڑی مسرت ظاہر کی - گارڈ کو بنگاہ
نکتہ چینی دیکھا - اور دریافت کیا کہ یہ رجمنٹ کہان سے لی گئی ہے - اس
کے ساتھ ہی پلیٹ فارم پر مراسم کا خاتمہ ہوا -

سٹیشن کے باہر شاہی گاڑیان قطار باندھے روانگی کے لئے
تیار کھڑی تھین - کثیر التعداد تماشائیون کے علاوہ شہر پناہ پر سپاہیونکی
جماعتین بھی منتظر جلوس تھین - اسکورٹ کی فوج مندرجہ ذیل دستون پر
مشتمل تھی "ڈی" باٹری شاہی ایسی توپخانہ اور ہجدہم ٹوانہ نیزہ داران
ہجدہم کا ایک سکوڈرن سرخ وردی پہنے آگے تھا - بعدہ توپخانہ اس کے
عقب مین دو سکوڈرن وجنرل کیسلی معہ سٹاف تھے - یہ سب امیر کی گاڑی
کے آگے تھے جس مین لفٹننٹ گورنر اور فارن آفس کے مسٹر ڈابس بھی
بیٹھے تھے - دوسری گاڑی مین سر آرتھر میکموہن خاص سردارون
اور میجر بروک کے ساتھ تھے - دیگر گاڑیون مین ممالک متحدہ کے سول
افسر اور امیر کے سٹاف کے ممبر بیٹھے تھے دو سردار ہر ایک گاڑی مین
سوار تھے - ان کے بعد ہجدہم رسالہ پھر امیر کا موسیقی نواز دستہ سواران
تھا جس نے امیر کے دروازہ اسٹیشن پر پہنچنے پر قومی ترانہ بجایا تھا - انکے

پیچھے افغانی رسالہ تہا۔ جو باڈی گارڈ کا کام دیتا ہے۔ یہ سوار ہلکی نیلگون وردی پہنے ہوے تہے۔ اور کندہون کے پیچھے رائیفل لٹکائے تہے۔ اکثر سوارون کے سر پر استرخانی ٹوپیان تہین۔ یہ چھوٹے چھوٹے یابوون پر سوار تھے۔ اور ان پر پورا قابو رکھتے تھے۔ اگرچہ یابو پرجوش اور ان کے قدم بھدے پڑتے تھے۔

باوجود موسمی بے اعتدالی کے چہی ٹولہ مین بہ عقب سپاہ تماشائیون کا نہایت ہجوم تہا۔ جو جلوس مین آنہا درجہ کی دلچسپی لے رہے تھے۔ ہزارون آدمی بازارون کے دونون طرف اور کہلے مقامات مین استادہ تھے۔ کوٹھون اور کہڑکیون سے بھی لوگ نگران تہے گویا اہل آگرہ نے امیر کو تپاک سے خیر مقدم کہنے کا فیصلہ کرلیا تہا۔ اور ریلوے اسٹیشن سے پریڈ تک امیر کے دیکہنے کے اشتیاق مین ہمہ تن چشم ہو رہے تھے۔ بہت سے آدمی ہر قسم کی گاڑیون پر نظارہ کنان تہے یورپین اور ہندوستانی سب اس منظر کا لطف اٹہا رہے تھے۔ غرضکہ عجیب کیفیت تھی۔ جلوس آہستہ آہستہ روان تہا۔ اس طرح سب کو خیر مقدم کہنے کا اچھا موقع مل گیا۔ جس کی شان سرکاری ویلکم سے جدا تھی یورپین اور دیسی تماشائیون کے قریب سے جلوس گذرنے کیوقت وقتاً فوقتاً تحسین و آفرین کے نعرے بلند ہوتے تھے۔ جن کو ہز مجسٹی برابر قبول فرماتے جاتے تھے۔ اہل ہنود آگرہ نے اپنے خلوص کے ثبوت مین پھول برسائے۔ ہر جگہ آداب و تسلیمات بجالائے گئے جلوس روانہ ہونے کے بعد گھنٹہ کے آخری حصہ مین بارش شروع ہو گئی۔ اس طرح امیر اور تمام تماشائیون کو کسی قدر تکلیف ہوئی۔ ہز مجسٹی نے لفٹنٹ گورنر سے

کہا کہ بارش افغانستان مین نہایت عمدہ شگون سمجھی جاتی ہے اور پیشنگوئی
کی کہ اس موقعہ پر کچھ دیر تک ضرور مینہہ برسے گا۔ امیر نے یہ دیکھکر سپاہ نے
اور کوٹ نہین پہنا۔ خود بھی اور کوٹ پہننے کو خلاف شیوہ مردانگی تصور
کیا۔ اور نہ اوپر سے گاڑی بند کرنے کی اجازت دی۔ انکی سپاہیانہ
طبیعت نے موسم کی مطلق پروانہ کی اور آزادی سے سر جے۔ پی ہیوٹ
سے سرگرم گفتگو رہی۔ اور راستے کے نظارون مین پوری دلچسپی لیتے رہے
کیمپ پہنچکر بھی مینہہ کا سلسلہ نہ ٹوٹا۔ ظاہر تہا کہ ہز مجسٹی کی
پیشنگوئی پوری ہوکر رہے گی۔ برٹش گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ اور
۳۱ - اتواپ کی سلامی سر ہوئی۔ سر لوئیس ڈین سکرٹری صیغہ خارجہ دیگر
عہدہ داران اور ممبران وائسریگل سٹاف کے ساتھ امیر کا انتظار کر رہے
تھے۔ جنسے امیر نے نہایت تپاک سے ملاقات کی۔ اور اعلیٰ درجہ کا دوستانہ
اخلاق ظاہر کیا.... اکیس ہزار روپے بطور ضیافت امیر کے حضور مین
پیش ہوے۔ امیر نے ہز اکسیلنسی وائسرائے کو ذاتی پیغام بھیجا کہ وہ
ان انتظامات سے جو ان کے لئے کئے ہین نہایت خوش ہین پیغام
مذکور بذریعہ تحریر حضور وائسرائے کو بھیجا گیا جب سر الفرڈ کیسلی رخصت
ہونے کے لئے امیر کے پاس آئے تو امیر نے یہ دیکھکر کہ سر الفرڈ کو کس
طرح عام طور پر انکی طرح بارش سے تکلیف پہنچی ہے۔ کہا "مین خود ایک سپاہی
ہون۔ اور ہمھین اور سپاہ کو جو تکلیف ہوی ہے اوس کی مین نہایت قدر
کرتا ہون۔ اگرچہ میرا اور کوٹ گاڑی مین موجود تہا۔ لیکن مین نے اُسے صرف
اس لئے نہین پہنا کہ سپاہ بھی اور کوٹ سے ملبس نہ تھی۔ مین یہ ظاہر کرنا
چاہتا تہا کہ مین ان کی تکلیف مین بذات خود حصہ لے رہا ہون اور

مین ان کے رویہ کی تعریف کرتا ہون ۔

ہز میجسٹی کو ان خیمون کیطرف لیجایا گیا ۔ جو آپ کے لئے نصب کئے گئے تھے ۔ جن مین نہایت آراستہ و پیراستہ ملاقاتی کمرے تھے اس کے بعد انگریزی حکام رخص ہوئے ۔ باوجود موسم کے اچھے نہ ہونے کے امیر اپنے استقبال کی شان وشوکت سے مسرور و محظوظ ہوئے ۔ جن لوگون کو یہان ان سے پہلی ملاقات کا اتفاق ہوا وہ ان کے موقر اوضاع اور اخلاق سے بہت موثر ہوئے ۔ سلامون کا جواب دینے نیز اشخاص و انکے متعلقہ امور مین دلچسپی ظاہر کرنے سے اونہون نے بڑی شہرت حاصل کی ہے ۔ یہ ایک لحظہ مین انسان کو اپنا دوست بنالیتے ہین ۔ درانحالیکہ رعب و وقار کو بھی ہاتھ سے جانے نہین دیتے ۔

آج دوپہر کو حضور وائسرائے نے والیان ریاست سے ملاقات باز دید فرمائی ۔ باڈی گارڈ ہز اکسیلنسی کے ہمراہ تہا ۔ چار گھنٹے ان ملاقاتون مین صرف ہوئے ۔ اور اس تمام وقت مین برابر بارش ہوتی رہی ۔ چار بجے کے بعد کہین آسمان کہلا ۔ تاہم ہر ایک ملاقات باضابطہ طور پر ہوئی غالباً والیان ریاست لارڈ منٹو کی اس مہربانی کو فراموش نفرمائنگے جبکہ ہر ایک بڑے دربار کے موقعہ پر جیسا کہ آگرہ مین ہے ۔ ملاقات باز دید وائسرائے کے وقت پر ایک ناگوار حملہ تصور کیجاتی ہے ۔

واقعات امروزہ کو تمام گذشتہ باتون کا نتیجہ تصور کرنا چاہئے ۔ گویا دراصل امیر آج وارد ہوئے ہین ۔ لنڈی کوتل ۔ پشاور ۔ سرہند ۔ حتی کہ آگرہ مین جو تکلفات ہوئے وہ اس ورود مسعود کے لوازمات سے تھے ۔ آگرہ و دیگر مقامات مین اس دہوم دہام و تزک و احتشام کا کیا باعث تہا محض یہ کہ

امیر تین ہزار کوہستانی و میدانی راستہ طے کر کے ہز اکسیلنسی وائسرائے کی ملاقات کو آئے ہین - امیر نے یہ قابل یادگار ملاقات حضور وائسرائے سے آج فرمائی - جو پورے شاہی آن بان کے ساتھ ہوئی - جلوس سواری کو تمام آگرہ جسے آج کل مساوی ہند کہنا بیجا نہ ہوگا دیکھ رہا تہا -

امیر جانتے تھے کہ آج انہین کسطرح اظہار نمود و نمائش کرنا چاہئے تاہم ہز میجسٹی نے مشرقی فرمانرواؤن کیطرح فضول تکلفات سے کام نہین لیا ابر کی وجہہ سے سورج دکھائی نہین دیا - زمین و آسمان و نظارے کو بارشی موسم نے تیرہ و تار کر رکھا تہا - ہندوستانی جلوس کی شان و شوکت - نقش و نگار و رنگون سے آراستہ تھی - اونٹ جلو کے مطلا ساز و یراق سے گھوڑے اور بھڑک دار لباس پہنے ہوئے ملازمون کی آب و تاب و چستی و چالاکی پر گویا اوس پڑگئی تہی - پس یہ امیر کی عقلمندی تہی کہ وہ چمکدار لباس و سامان کے ساتھ حضور وائسرائے کی ملاقات کو نہین گئے محض مثل سپاہی کے تشریف لائے اور سپاہیون کیطرح سرخ کوٹ پہنے ہوئے تھے اسکورٹ مین بھی صرف سپاہی ہی تھے - خود وائسرائے نے بطور سپاہی کے استقبال کیا - وہ بھی سُرخ کوٹ سے ملبس تھے - افغانی امرا مشیر اور سکرٹری سب فوجی لباس پہنے تہے - ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا افغانستان کی سپاہ ہندوستانی فوج سے ہاتھ ملانے اور مصافحہ کرنے آئی ہے -

حضور وائسرائے سے ملاقات - امیر کے کیمپ کے اگرچہ صدہا اشخاص حضور وائسرائے کے علیحدہ کیمپ کا پتہ و نشان بتا سکتے تھے تاہم مراسم شاہی اسبات کے مقتضی تہے کہ خاص طور پر بدرقہ و رہنمائی کا انتظام کیا جائے حضور وائسرائے نے عین وقت پر سر لوئیس ڈین فارن سکرٹری

کی سرکردگی سے چند ممبران سٹاف اور سکورٹ رسالہ کو امیر کے لانیکے لئے بہیجا
امیر کے خیمے کے دروازہ پر افغانی سرداروں نے سنجیدگی سے ان سے
ملاقات کی اور حسب ضابطہ امیر کے حضور مین پیش کرنے کیلئے لے گئے۔
ہز میجسٹی نے فوراً پُرمسرت صاف آواز مین کہا کہ "مین تیار ہون" امیر
پروسیشن (جلوس) شروع ہوا۔ راستہ مین روشون کے کنارے جو
لوگ استادہ تھے۔ ہز میجسٹی جہک جہک کر انکا سلام لیتے ہوئے کیمپ
وائسرائے تک پہونچے۔ درباری خیمہ کے دروازے پر لارڈ منٹو گورنر
جنرل ہند استادہ تہے۔ جنہون نے خلوص قلب سے ہاتھ ملانے سے مہمان
عزیز کو خیر مقدم کہا اور اپنے ساتھ خیمہ مین لے گئے۔ ہز میجسٹی نے بہولے سے
بہی ہز اکسیلنسی کے گرد و پیش کے ہمراہیون پر نظر نہین ڈالی۔ اگرچہ خیمہ
دربار ڈیڑہ سو گز طویل تہا۔ اور ایرانی قالین بچھے ہوئے تہے ہز میجسٹی
کو وسطی مطلا راستہ سے جلیل القدر عہدہ دارون کے بیچ مین سے گذرے
باوجود اس کے اونہون ہال کے ساز و سامان کیطرف آنکھ اوٹہا کر بہی نہین
دیکہا اور نہ ان دو ہوس نقرئی کرسیون پر نگاہ ڈالی جو ایک مکلف سرخ پوش
چبوترہ پر رکہی تہین۔ نہ امیر نے خدام دربار کیطرف دیکہا۔ جو بلم۔ چوری۔
اور وائسریگل دربار کے دیگر چمکدار نشانات لئے ہوئے تہے۔

امیر نے دربار ملاقات آگرہ مین نہ تو ممبران کونسل۔ گورنران صوبہ
جات۔ سکرٹریان صیغہ جات۔ سپہ سالاران ڈویژن و بریگیڈ وغیرہ پر
نظر ڈالی۔ اور نہ دیگر جلیل القدر عہدہ دارون کی طرف دیکہا۔ حالانکہ وہ
اون کے قریب ہی تھے مثلاً لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہند۔ آنریبل سرہارد
اڈمسن۔ آنریبل سٹر ڈنزل ائیبسن۔ آنریبل میجر جنرل سکاٹ۔ آنریبل مسٹر

ازل رچارڈ ممبران وائیسریگل کونسل - امیر البحر سر اڈمنڈ پوکا نڈر انچیف افواج بحری ایسٹ انڈیز - سر جے پی ہیوٹ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ - سر چارلس ریواز لفٹنٹ گورنر پنجاب - لارڈ ونلاک سابق گورنر مدراس - سر ہارولڈ ڈین چیف کمشنر صوبہ سرحدی - سر فرینس میکلین چیف جسٹس بنگال - سر ایچ ایچ رسلی ہوم سیکرٹری - سر ہارولڈ سٹوارٹ ڈائرکٹر کرمنیل انٹیلجنس لفٹنٹ جنرل سر الفرڈ گیسلی مشرقی کمانڈر - آنریبل مسٹر کالون ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ - آنریبل کرنل ڈالی ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند - آنریبل مسٹر ایچ - ڈبلیو رینالڈز کمشنر آگرہ وغیرہ موجود تھے - حضور وائیسرائے اور دیگر اعلی عہدہ داران کے ذاتی سٹاف انکے علاوہ ہین مزید بران بہت سے امپیریل و پراونشل ڈپٹی سکریٹری انڈر سیکرٹری - ممبران پراونشل کونسل قانون - ممبران بورڈ مال اکونٹنٹ جنرل انسپکٹر جنرل - پولٹیکل افسر فوجی صیغہ جات کے افسر وغیرہ بھی حاضر تھے عقب مین برائے نام پردہ مین یوروپین لیڈیان - لیڈی منٹو - ولیڈیز ایلیٹ دختران والیسرائے کی سرگردگی مین بیٹھی تھین - امیر کے لئے گویا عظیم الشان درباری خیمہ ہر قسم کی آرایش اور لوگون سے خالی تہا - ہز مجسٹی نے سوائے اپنے دوست والیسرائے کے اور کچھہ نہین دیکھا -

ہز مجسٹی نے انگریزی مین حضور وائیسرائے سے کہا کہ "مین اپنے خاص سردارون کو آپ کی خدمت مین پیش کرنا چاہتا ہون" پہر اونہون نے صاف آواز مین جسے تمام حاضرین اچھی طرح سن سکتے تھے - ایک ایک کو طلب کیا - اخلاقاً سر ہنری میکموہن سے فہرست شروع ہوئی اعلی درجہ کے سردارون سے حضور وائیسرائے نے ہاتھ ملایا - ادنے درجہ کے افسرون کے صرف سلام کا جواب جھک کر دیا گیا - بعدہ دلچسپ گفتگو شروع ہوئی

ہز مجسٹی نے کہا کہ " مین انگریزی بول تو سکتا ہون - مگر صفائی سے گفتگو نہین کرسکتا لہذا مین اپنے مترجم کو طلب کرنے کے لئے اجازت مانگتا ہون
حضور وایسرائے نے کہا کہ " جیسا کہ آپ چاہتے ہین - ویسا ہی ہوگا لیکن مجھے آپکی انگریزی گفتگو کے سمجھنے مین کوئی وقت پیش نہ آے گی - اس کے بعد افغان مترجم حاضر ہوکر آداب بجالایا - اس کے ذریعہ سے حسب ذیل گفتگو ہوئی
وایسرائے - مین خیال کرتا ہون کہ آپنے اس طرف کے سفر مین ریل کی سواری آرام دہ پائی ہوگی -
امیر - ہان - یہ سفر خوشگوار و دلچسپ تھا -
وایسرائے - مین امید کرتا ہون کہ راستہ مین ہر جگہ انتظام آپ کے قابل اطمینان ہوگا -
امیر - جہان جہان مین ٹھہرا وہان کے مقامی افسرون نے حتی الامکان بہت بڑی توجہ ظاہر کی -
وایسرائے - مجھے آپ کو اپنے ملاقاتی کے طور پر خیر مقدم کہنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی -
امیر - اس بارہ مین میری مسرت اس سے بھی زیادہ ہے -
وایسرائے - مین عرصے سے آپ کی آمد کا منتظر تھا -
امیر - مین بھی مدت دراز سے اس خوشگوار ملاقات کا متمنی و خواہشمند تھا
وایسرائے " مجھے توقع ہے کہ آپ سے با آرام گفتگو کرنے کے بہت سے مواقع ملین گے -
امیر - مین خود خواہان ہون کہ آیندہ کسی موقعہ پر آپ سے پرائیویٹ طور پر ملاقات کرون -

وایسرائے - مین خوش ہون کہ آپ کلکتہ بھی آئین گے -
امیر - مین ہمیشہ کلکتہ کے دیکھنے کا مشتاق تھا - اگرچہ میری سیاحت کے ابتدائی پروگرام مین یہ شہر داخل نہ تھا -
وایسرائے - اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ خیال کیا گیا تھا کہ اس قدر طول طویل سفر آپ کی تکلیف کا باعث ہوگا -
امیر - مجھے اس سفر مین کوئی تکلیف نہین - مین یہان آپ کے ہندوستان اور دار السلطنت ہند کے دیکھنے کے لئے آیا ہون -
وایسرائے - مین امید کرتا ہون کہ ملاقات کلکتہ اس قدر باضابطہ و پابندی مراسم کے ساتھ نہ ہوگی جیسی کہ یہ ہے -
امیر - مین وہان کی مزید دوستانہ و بے تکلفانہ ملاقات کو ویلکم کہونگا " مناسب وقفہ کے بعد وایسرائے نے ان الفاظ سے گفتگو ختم کی - چونکہ آپ میری ملاقات کیلئے میرے کیمپ مین آئے ہین - مین دن کے آخری حصہ مین آپکے کمپ مین آپ سے ملکر بہت خوش ہونگا - امیر - آپ کو وہان تہ دل سے خیر مقدم کہا جائے گا -

پھر چاء آئی - خود حضور وائیسرائے نے ملائی کا مرتبان امیر کو دیا ہز مجسٹی نے اس کا کچھہ حصہ اپنی چاء مین ڈالنے سے بیشتر کچھہ بالائی وائیسرائے کے پیالہ مین انڈیل دی - اور مسکرا کر کہا کہ " مین آپ کو دودہ دیتا ہون آخرش ہر دو تخت کے جلوس فرما اتر کر ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو دروازہ خیمہ کی طرف روانہ ہوئے - جہان مکرر خلوص دل سے ہاتھ ملانیکے بعد میر واپس گئے ملاقات بازدید - ہز مجسٹی امیر نے حضور وائیسرائے سے صبح کو ملاقات کی تھی - وائیسرائے نے سہ پہر کو ملاقات بازدید فرمائی - اس دوسری ملاقات

کی تفصیل حوالہ قلم کرنا گویا صبح کی ملاقات کی کیفیت دوہرانا ہے۔ صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ حضور وائسرائے کی روانگی بھی کچھ کم شاندار نہ تھی۔ اور امیر کی مہمان نوازی ویسی ہی اعلیٰ مخلصانہ تھی جیسی کہ وائسرائے کی۔ پانچ خاص افغانی سرداروں کا ڈیپوٹیشن حضور وائسرائے کو ہز مجسٹی امیر کے کیمپ مین لے گیا ایک خاص باڈی گارڈ نے جس کے ممبر ہز مجسٹی امیر کے رشتہ دار تھے وائسرائے کے فرض اسکورٹ کو ادا کیا۔ سر جے۔ پی ہیوٹ۔ لارڈ کچنر۔ سر چارلس ریواز سر فرینس میکلین۔ سر ڈینزل ایٹبسن۔ سر ہاردے آڈمسن۔ آنریبل میجر جنرل سکاٹ۔ آنریبل مسٹر رچارڈز۔ سر لوئس ڈین امیر البحر سر ایڈورڈ پو۔ جنرل سر آئے گیسلی۔ سر ہارولڈ ڈین۔ وائسرائے کا ذاتی سٹاف اور سیکریٹریٹ کے عہدہ دار ہز اکسیلنسی وائسرائے کے ہمراہ تھے۔ لارڈ منٹو کے گاڑی سے اترنے پر امیر نے نہایت سرگرمی سے خیر مقدم کہا۔

بعدہ ہز اکسیلنسی نے خیمہ دربار مین اپنے ساتھ کے خاص ممبرون کو پیش کیا۔ اور امیر سے دوستانہ گفتگو مین مصروف ہوئے امیر کی سپاہ سی گارڈ آف آنر مہیا کیا گیا تھا۔

شاندار گارڈن پارٹی۔ آج شام کو لارڈ و لیڈی منٹو نے امیر کے اعزاز مین گارڈن پارٹی دی یہ سورج جو دن بھر پردۂ ابر مین نہان تھا۔ اس وقت بھی نمودار نہوا۔ وائسرگل کیمپ کے باغ مین سرد ہوا چل رہی تھی۔ خوش قسمتی سے بارش نہ ہوئی۔ جس کی ہر لحظہ آسمان دھمکی دے رہا تھا۔ مطلع گو تاریک تھا لیکن وہ منظر کو جس مین ایک ہزار مقتدر و معزز مہمان جمع ہوئے ہون۔ مکدر نہ کرسکا۔ جن کا لباس باوجود خرابی موسم نہایت مکلف تھا۔ مہمانان موصوف مختلف موسیقی نواز دستون کے ارد گرد جو یکسان فاصلہ پر ترانہ سنجی مین مصروف

تھے۔ گشت کر رہے تھے۔ لیڈی منٹو و دیگر یوروپین لیڈیان رونق جلسہ کو دوبالا کر رہی تہین۔ اس موقعہ پر خوشنما پرون کی صرف یہی اجارہ دار نہ تہین۔ وردیان پہنے فوجی افسرون سے قطع نظر جن کے ہیڈ لارڈ کچنر تھے ہندوستانی روؤسا عجب شان دکھلا رہے تھے۔ راجہ و نواب گرانبہا ریشمی و قیمتی لباس زیب بر کئے اور جواہر لگائے ادہر ادہر چمکتے پھرتے تھے۔ سرسری طور پر ان کے اسماے گرامی ذیل مین درج کئے جاتے ہین۔ مہاراجہ بنارس۔ مہاراجہ بیکانیر راجہ چمبہ۔ مہاراجہ دتیہ۔ مہاراج رانا دہولپور۔ مہاراجہ سندھیا گوالیار۔ مہاراجہ جے پور۔ مہاراجہ کشن گڈھ۔ نواب رامپور۔ نواب لوہارو۔ کنور سر رنبیر سنگھ والی پٹیالہ۔ راجہ آف ٹہیری۔ مہاراجہ سر پرتاب سنگھ ایدر۔ راجہ منی پور۔ مہاراجہ بلرامپور۔ تعلقداران اودہ۔ راجگان و نوابان صوبہ آگرہ۔ ان کی علاوہ اور بھی بہت سے دیسی روسا و شرفا موجود تھے امید ہے کہ لیڈیون کو باوجود تمام بناؤ چناؤ کے دیسی والیان ریاست کے لباس و جواہرات پر رشک ہوا ہوگا۔ ہر درجہ کے سویلین۔ لفٹنٹ گورنر ممبران کونسل سے لیکر افسران بندوبست کمشنران حفظان صحت تک باغ مین گشت کر رہے تہے ہز مجسٹی امیر صبح کا انگریزی لباس پہنے ہوے تہے۔ صرف سر پہ گول استراخانی ٹوپی ان کے افغان ہونے کی علامت تہی ورنہ اور کوئی تمیز نہ تہی۔ ہز مجسٹی لیڈی منٹو سے بہت دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ آدھ گھنٹے تک دونون گفتگو مین خوب سرگرم دکھائی دئے۔ لیکن اونکے ہمکلامی کا سلسلہ اسوجہ سے ٹوٹ گیا کہ بہت سے لوگ افغان بادشاہ سے انٹروڈیوس ہونا چاہتے تھے۔ اکثر دیسی شاہزادون و والیان ریاست سے امیر نے ذاتی طور پر ملاقات کی۔ جس کے دوران مین امیر نے ان کے پولٹیکل تاریخ و خاندانی

حالات سے واقفیت کا حیرت انگیز ثبوت دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ وہ تمام جنہیں
آج امیر سے گفتگو کا موقع ملا۔ ہزمجسٹی کی حاضر جوابی شائستگی اطوار اور انداز
شاہانہ سے نہایت مسرور ہوے۔

ہز میجسٹی کی ہر دلعزیز پالیسی۔ اہل اسلام کا مقدس تہوار عید الضحی ہے
جس موقع پر قربانیا دیجاتی ہین زیادہ تر بھیڑ بکری کبھی کبھی اونٹ اور گائی
بہی ذبح کی جاتی ہے۔ ہندو آبادی جو گائی کو مقدس سمجھتی ہی وہ اس کی
قربانی پر جھٹ چراغ پا ہو جاتی ہی۔ کبھی وہ زمانہ ہی تہا کہ اس پر بڑے بڑے فساد
ہوتے تہی۔ گو اوس قسم کے ہنگامی اب بہت کم ہو گئے ہین تاہم بالکل نابید
نہین ہوے۔ ہزمجسٹی امیر عید الضحے کا تہوار دہلی مین منانا چاہتے تہی معمولی
طور پر شاید چند گائین اس تقریب پر ذبح کی جاتین۔ لیکن افغان بادشاہ کی
یادگار مین ایک سو گائی ذبح کرنے کا ارادہ کیا گیا تہا۔ ایسی قربانی کا اہل
ہنود پر کیا اثر ہوتا وہ بہ نسبت بیان کرنے کے ہر ایک شخص بجائی خود اچھی
طرح قیاس کر سکتا ہی یہ معاملہ عین وقت پر امیر کے کانون تک پہونچ گیا
ہزمجسٹی نے فرمایا "سنو اور خوب توجہ سے سنو" کیونکہ مین فضول باتین نہین
کرتا۔ بطور دوست کے مین یہان آیا ہون۔ اور بطور دوست کے یہان سی مراجعت
کرنا چاہتا ہون۔ کسی کا دوست و ہمدرد اس فرقہ کا یا اُس کا نہین ہرگز نہین
بلکہ مین تمام اقوام و فرقون کا دوست ہون۔ پس تم کیا اس طرح میرے
خلاف دشمن پیدا کر کے مجھے ان سے لڑوانا چاہتے ہو۔ حالانکہ مین
ان لوگون مین صلح و اتفاق سے گذرنے کا خواہان ہون ایکسو گائی
تم میرے دہلی آنے کی تقریب پر ذبح کروگے نہین تم ایک گائی بہی
قربانی نہ کرو نہ یہ اور نہ کوئی اور ایسا مذہبی کام دہلی یا ہندوستان مین

کسی اور جگہ میری آمد پر کیا جائے - جو قیصر ہند کے ہندو رعایا کو ناگوار ہو - کیا یہان کافی بکرے قربانی کیلئے دست یاب نہیں ہوتے ہین یا اونٹ نہین ملتی مین جامع مسجد دہلی مین عید کی نماز پڑھنے تمہارے ساتھ جاونگا - وہان بکری ذبح کرو - خواہ وہ اسقدر زیادہ ہون کہ اونکی خون سے دریا بہ نکلے اہل ہنود ان کی پرواہ نہ کرینگے - لیکن اگر ایک گائی بھی ذبح کی جائیگی - تو مین تم سے اور دہلی سے ہمیشہ کے لئے منہ پھیر لونگا - اگر مین حکم کر سکتا ہون تو متابعت کرو اگر نہین تو میری التجا کو سنو - کہ مین بحالت امن دہلی جانا چاہتا ہون پس بحالت فساد مجھے وہان نہ لے جاؤ - اپنا مطلب واضح کرنیکے لئے مجھے یہ کہنا لازم ہے کہ بحیثیت مسلمان کے بلاشبہ تم گائی کے قربانی کرنیکے مجاز ہو - احکام خدا و رسول کے بعد مقدس قرآن تم سب کے آنکھون کے آگے کھلا ہوا ہے - مین کوئی نیا قانون وضع نہین کرتا - تمہارے مذہبی کارروائیان خود تمہارے ضمیر سے تعلق رکھتے ہین - مین صرف یہ کہتا ہون کہ مین مہمان ہون - اور اپنے میزبان کے ہان اترا ہوا ہون - مجھے اپنے میزبان کے سامنے شرمندہ و مضطرب نکرو - اور میری دوستی مین جھگڑے و خرخشے نہ ڈالو -

علماء دہلی اسکا کیا جواب دیسکتے تھے سب نے بالاتفاق کہا کہ آپکا آنا جانا اب ہمیشہ با امن ہو -

چونکہ آج جمعہ کا روز ہے امیر نے جامع مین نماز جمعہ پڑھی - جو لوگ جامع مسجد پشاور مین ہز مجسٹی کی تشریف لے جانے کی کیفیت قبل ازین معائنہ کر چکے ہین - وہ غالبًا اب یہ معلوم کرنے کے خواہشمند نہ ہونگے - کہ کس طرح مسلمان بادشاہ نماز کے لئے جاتا ہے

اس کے بعد قلعہ اور مشہور عالم روضہ تاج محل کے دیکھنے کے لئے گئے۔ یہ معلوم نہین ہوا کہ ان مہتم بالشان عمارات کو دیکھ کر امیر نے کیا کیا۔ کیونکہ جب امیر کسی چیز سے بہت زیادہ متاثر ہوتے ہین۔ تو وہ بہت کم بولتے ہین۔

شام کو ہز مجسٹی جمخانہ وگارڈن پارٹی مین شریک ہوئے۔ جو سرجان ہیوٹ لفٹنٹ گورنر ممالک متحدہ نے خوشنما میکڈانلڈ باغ مین دی تھی۔ اس مین خاص قابل ذکر امر نائنز دہم ہسازر کا موسیقی نواز دستہ تہا۔ والیسرائے کی تعریف کرنے پر رجمنٹ مذکور کے کمانڈنگ افسر کرنل ٹیمپن خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ لیڈی منٹو جنہون نے اپنی موجودگی سے جلسے کو زینت دی تھی صدہا لیڈیون مین سب سے زیادہ فیشن ایبل وخوشنما لباس زیب تن کئے ہوئے تہین۔ بہیئت مجموعی پارٹی مذکور زندہ دلی و زرق برق کا عمدہ نمونہ تھی۔ گو یہ والیسرائے کی گذشتہ پارٹی کو نہ پہونچتی تہی۔ تاہم سب سے بڑی بات یہ تہی کہ سورج آسمان پر نہایت صفائی سے چمک رہا تہا

آج لارڈ کچنر نے پلٹن سفرمینا مین جاکر جمعدار نواب علی کو میجر برٹن متعلق مشن تبت کو۔ غرق ہونے سے بچانے کے صلہ مین رائیل ہیومین سوسائٹی کا تمغہ ایک موزون تقریر کے بعد عطا کیا۔

انتظام کیا گیا تہا کہ برٹش فوجی باجہ نوازون کا ایک دستہ ہر روز امیر کے کیمپ مین باجہ بجایا کرے۔ اس مدارت کو امیر نے نہایت پسند کیا ہے۔

گذشتہ شب حضور والیسرائے نے امیر کے اعزاز مین شاہی ڈنر دیا۔ ہز مجسٹی چودہ سردارون ورفقاء کے ساتھ رونق افروز ہوئے۔ (۱۲۰) مہمانون کی ضیافت کا سامان تہا۔ افغانی کہانے کی تین رکابیان بہی۔

لائی گئین - وایسرائے کے دستے نے دو افغانی راگ گائے - امیر نے
جب وایسرائے کا جام صحت تجویز کیا - تو وہ افغانستان کے قومی ترانہ سے
مترنم ہوا - جس دوسرے شخص سے امیر نے گفتگو کی - وہ کرنل اگناکی ہی
جو سیاہ جاپان سے تعلق رکھتا ہے -
حضور وایسرائے کی تقریر - دعوت کے بعد ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال
مہاراجہ جے پور - مہاراجہ دتیہ - مہاراجہ کشن گڈھ - مہاراجہ بنارس - راجہ
آف ٹیہری اور راجہ چمبہ بھی پارٹی مین آکر شامل ہو گئے - حضور وایسرائے نے
ڈنر پر مندرجہ ذیل تقریر فرمائی -
یور مجسٹی - یور اکسلینسیز - یور ہائینسز - مائی لارڈز - ہمین آج ہمسایہ
و دوست سلطنت افغانستان کے نامور و لائق فرمانروا نے اپنی تشریف
آوری سے عزت دی ہی - ملک معظم قیصر ہند جن کے نائب ہونیکا مجھے فخر حاصل
ہے - اس قابل یادگار موقعہ پر ان کی پہلی مرتبہ ہندوستان آنے پر تہ
دل سے خیر مقدم کہتے ہین - بہت سالون کے بعد امیر افغانستان وایسرائے
ہند کے مہمان ہوے ہین - مین خوش ہون کہ ہز مجسٹی نے کچھہ عرصہ کے لئے
افکار سلطنت سے نجات پانے اور ہندوستان مین بطور مہمان تشریف
لانے کا موقعہ نکال لیا - مین بھروسہ کرتا ہون کہ دوران قیام مین وہ بہت
سی ایسی باتین ملاحظہ فرمائین گے - جو ان کی دلچسپی کا موجب ہونگی - ان کے
آرام و آسایش کے لئے ہم نے جو سعی کی ہے - امید ہی کہ وہ کامیاب ہوگی
سب سے بڑھ کر یہ کہ جب ہز مجسٹی اس ملک سے افغانستان کو روانہ ہونگے - تو وہ
یقین رکھین کہ اپنی اور رعایا کی آیندہ بہبودی و خوشحالی کے متعلق ہندوستانیون
بہت سے ذاتی دوستون کی سچی تمنائین ہمراہ لیجائین گے - صاحبان مین

امید کرتا ہون کہ آپ ہمارے مہمان و دوست کو خیر مقدم کہنے مین میرے ساتھ شامل ہونگے - اور ہز مجسٹی امیر افغانستان کا جام صحت نوش کرین گے

امیر نے حسب ذیل جواب دیا - مین بہت خوش ہون کہ گھر سے پہلی مرتبہ سفر کرکے مین اپنے دوست کے گھر آیا - مین توقع کرتا ہون - اور مجھے سچی دل سے بھروسہ ہے کہ مین نے اپنا اور اپنی گورنمنٹ کا ایک ذاتی دوست پا لیا ہے جس پر مجھے فی الواقع نہایت مسرت ہے - نیز میرے دوست ہز اکسیلنسی اور دیگر اور مہربان دوستون نے جن سے مین اس سفر مین ملا جس عمدگی سے مجھ سے برتاؤ کیا ہے - وہ اور بہی زیادہ خوشی کا باعث ہے - مین خوش ہونگا کہ اگر آپ تمام امراء - لارڈز - مہاراجگان اور سب جو یہان موجود ہین - ہز اکسیلنسی حضور وائسرائے کا جام صحت نوش کرین گے - اور اس ٹوسٹ مین آپ سب میری پیروی فرمائین گے -

ہز اکسیلنسی نے حسب ذیل جواب دیا - یور اکسیلنسز یور ہائینز - مائی لارڈز و جنٹلمین! امیر افغانستان نے جن اعلیٰ الفاظ مین میرا جام صحت تجویز کیا ہے ان کا شکریہ ادا کرنے کیلئے مین استادہ ہوا ہون - اور مجھے توقع ہے کہ الفاظ مذکور اس دوستی پر مہر لگا دین گے - جو ہمین بھروسہ ہے کہ ہمیشہ کے لئے ان دونون ملکون مین رہے گی -

مہتم بالشان نظارہ - جب امیر کل کے عظیم الشان فوجی ریویو سے مراجعت فرمائے کمپ ہوئے - تو کہتے ہین کہ اونہون نے اپنے بعض خاص سردارون سے یون خطاب کیا - دیکھو! تم کہتے تھے کہ میری سپاہ دنیا مین سب سے بہتر ہے - تم نے یقین دلایا کہ افغانی سپاہ انگریزی یا روسی دونون افواج سے بسا برتر و افضل ہے - تم نے تقریباً کہا تھا کہ میرا لشکر

انگلستان وروس کی متحدہ افواج سے بھی گران وزن ہے۔ اب تمہنے کیا دیکھا۔ کیا تم گنگے ہو؟ کیا سپاہ کابل ایسی ہی نظر آتی ہے؟ کیا وہ اسی طرح قواعد کرسکتی۔ مجتمع ہوسکتی۔ اور کوچ کرسکتی ہے؟ حالانکہ یہ ہندوستان کی کل فوج نہین۔ بلکہ ایسے ایسے نو ڈویژنون مین سے ایک ہے مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان کی تمام سپاہ برٹش سلطنت کی افواج کے ساتھ کوئی حقیقت نہین رکھتی۔ اور سلطنت مذکور کی تمام سپاہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتون کے مقابلہ مین بہت ہی کم ہے۔ اب تم کیا کہتے ہو مجھے جلد جواب دو۔

اگر مندرجہ بالا فقرات ٹھیک امیر ہی کی زبان سے نکلے ہین تو ان مین کسی قدر صحت کی گنجایش موجود ہے۔ یعنی میدان آگرہ مین ہز مجسٹی نے ایک ڈویژن سے زیادہ سپاہ معائنہ فرمائی تھی جس کے سپاہیون کی تعداد ۳۲ ہزار تھی یہ انگریزی افواج ہند کا نوان حصہ ہونے کے بجائے ساتوان تھی۔ تاہم امیر نے سپاہ انگریزی کی قواعد۔ کوچ۔ استعمال اسلحہ و دیگر سپاہیانہ اوصاف کی متعلق کچھہ مبالغہ سے کام نہین لیا۔ نہ صرف وہی جو ایک چھوٹی سی بھدی طور پر مسلح افغانی فوج رکھتے ہین۔ لشکر انگریزی کی قواعد سے دنگ رہ گئے۔ بلکہ یہ نظارہ ہر ایک یورپین سپہ سالار کو بھی محو حیرت بنا دینے کے لئے کافی تھا خود وائسرائے جو ایک ترتیب یافتہ سپاہی ہین۔ اور اوائل زندگی مین معرکہ ہائے رزم مین شریک رہ چکے ہین۔ قواعد مذکور سے نہایت موثر ہوئی لارڈ کچینر جن کی نگاہون مین جنگجو افواج کا اجتماع کوئی نئی بات نہین ہوسکتی اس عظیم الشان پریڈ کے اختتام پر سادہ مگر فصیح طور پر شاباش و مرحبا کہنے سے باز نہ رہ سکے۔ ہزارہا ناظرین بھی وقتاً فوقتاً تحسین و آفرین کے نعرے بلند کرتے رہتے تھے۔

ہر دستہ بہمہ وجوہ کمالیت کا نمونہ تہا۔ بوئیرون کی لڑائی کے بعد سہی قواعد مورد طعن بن رہی ہے۔ اور ہندوستان کا کوئی دستہ اس سے زیادہ نہین سیکہتا۔ جس قدر کہ سالانہ اعلان کے جلسون کیلئے کافی ہوسکتی ہے۔ قبل ازین کبہی ۳۰ ہزار سپاہ کو فراہم ہوکر ایک ڈویژن مین کوچ کرنے کا موقعہ نہین ملا بیس یا اس سے زیادہ مختلف اضلاع سے یہ دفعتہً طلب کئے گئے تہے۔ اور بغیر سابقہ اجتماعی مشق کے انہین قواعد کے جوہر دکہانے کا حکم دیا گیا۔ افواج نے اپنا فرض نہایت عمدگی و خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ جس سے ان کی اعلی تعلیم و تربیت نمایان تہی۔

حضور والیسرائے امپیریل کیڈٹ کور اور اپنے بادیگارڈ کے ساتہ میدان پریڈ مین تشریف لیگئے۔ جو چار میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور کہیریا کے نام سے موسوم ہے۔ امیر اور کثیر التعداد والیان ریاست اپنی اپنی سپاہ کے اسکورٹ سے وہان پہونچے۔ دو گہنٹے پہلے ہی سے تمام راستہ ہر قسم کی گاڑیون سے اٹا ہوا تہا۔ ساٹہ میل فی گہنٹہ چلنے والی موٹر کار سے لیکر تین میل فی گہنٹہ رفتار کی بیل گاڑیان تک سڑک پر چرخ چون کرتی ہوئی دکہائی دیتی تہین۔ لارڈ کچنر معہ افسران فوج ہز اکسیلنسی وائیسرائے اور ہز مجسٹی امیر سے میدان پریڈ کے متصل ملاقی ہوکر ان کے جلوس مین شامل ہوئے۔ دونون فرمانروا گہوڑون پر سوار پہلو بہ پہلو سلامی کے موقعہ پر پہونچے۔ ۳۰ ہزار سپاہ کو جو ایک میل صف مین استادہ تہی اٹنشن (متوجہ ہونے) کا حکم دیا گیا۔ اسپی توپ خانہ نے ۳۱ اتواب کی شاہی سلامی سر کی۔ فوج کے روبرو حضور والیسرائے و امیر کے کہڑے ہونے پر دستہ ہفتم انفنٹری نے قومی ترانہ بجایا۔ اور سپاہ کی طویل صف نے

اسلحہ پیش کیئے۔ اس کے ساتھ ہی فوراً مارچ پاسٹ شروع ہوگیا۔ ایسٹرن کمانڈ کے جنرل سر الفرڈ گیسلی اپنے سٹاف کے ساتھ پروسیشن (جلوس) کے آگے تھے۔ ان کے عقب مین پہلے شاہی اسپی توپ خانہ روانہ ہوا یہ دو توپ خانے ایک دوسرے کے متصل تھے۔ دوم دس رجمنٹون کا ڈویژن رسالہ۔ جس مین دو انگریزی اور آٹھ دیسی رجمنٹین تھین۔ سوئم شاہی توپ خانہ۔ جو میدانی توپ خانے کی چھ باتریون۔ تین ہوا اسٹنر روگی توپ خانون اور تین کمپنیون کے پہاڑی توپ خانہ پر مشتمل تھا۔ چہارم سفر مینا اس کی چار مکمل کمپنیان تھین۔ پنجم ۲۶ پلٹنون کا انفنٹری ڈویژن جو ۸۔ انگریزی اور ۱۸ دیسی دستون سے مرکب تھا۔ اس انفنٹری ڈویژن مین ایک مکمل رائفل بریگیڈ۔ لائٹ انفنٹری بریگیڈ اور دو پوری گورکھا بریگیڈ داخل تھے۔

پہلے مارچ پاسٹ کے بعد بہشتیون کی ایک پلٹن بھاری مشکین اٹھائے ہوئی موقعہ سلامی کے بالمقابل میدان مین نمودار ہوئی۔ اور پانسو مشکون کا موتہ کھول کر میدان مذکور مین جسپر احتیاطاً سی گھاس بچھائی ہوئی تھی۔ گھوڑون کے دوڑنے کے لئے چھڑکاؤ کرکے واپس چلی گئی۔ ان بہشتیون کے آنے اور جانے مین ۳۰ سکینڈ سے زیادہ صرف نہین ہوئے۔ اس کے بعد شاہی اسپی توپ خانے کی باتریان ایسی تیزی سے گھوڑے دوڑاتے ہوئی نکل گئین۔ کہ گویا ہر ایک توپ دوسری توپ سے آگے بڑھ جانے کیلئے جد وجہد کر رہی تھی۔ تاہم کسی توپ نے شاندار صف کو نہین توڑا۔ پھر ڈویژنل رجمنٹ ہائے رسالہ گذرے۔ عقب مین بریگیڈ ہا کے رسالے روان ہوئے گھوڑون کے سمون سے گرد وغبار اٹھ اٹھکر

بادل کا نمونہ بن رہا تھا۔ جن میں سوار بجلی کی طرح کوند رہے تھے۔ ہر ایک رجمنٹ کی ایک صف تھی۔ ان کو ایک دوسرے کے پیچھے دیکھنا عجیب غریب نظارہ تھا۔ کوئی صف نیزہ تانے ہوئے ہے۔ تو کوئی تلوار کھینچے ہوئے دل میں خیال گذرتا تھا کہ پرانے زمانہ میں جب کہ کل کی توپیں اور رائفلیں ایجاد نہ ہوئی تھیں۔ ان اسلحہ (نیزہ و تلوار) کو کیا عروج تھا۔ امیر گھوڑے پر سوار اس موثر و ہنگامہ نما، فوجی نمایش کو بُت بنے ہوئے خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔ انتہائی توجہ کی وجہ سے پیشانی پر شکنیں پڑگئی تھیں۔ جب مقراض ہوا نے دامان گرد کو چاک کیا۔ تو دو انفنٹری ڈویژنوں نے بحالت مجموعی مارچ پاسٹ کیا۔ یہ ایک ایسا نظارہ ہے کہ بہت کم دیکھنے میں آتا ہے اور جب ایک دفعہ دیکھنے کا اتفاق ہوجائے۔ تو پھر کبھی فراموش نہیں ہوتا جائزہ کو پرجوش طور پر ختم کرنے کیلئے تمام ڈویژن رسالہ نے جو ہاہی رجمنٹ کی صفوں کے ساتھ امیر کے سامنے سے گذرا تھا۔ بصورت جائزہ پھر امیر کی طرف باگ اٹھادی۔ گویا امیر پر حملہ کرنے چلا ہے۔ اب یہ صف ڈویژن کی تھی۔ اور نصف میل طویل تھی۔ جو گھوڑوں کو کسی ڈرامے کے نظارے کی طرح بے تحاشا بھگاتی لائی۔ لیکن بدقسمتی سے بوجہ عام جوش و خروش کے جلد ٹھہر جانے کا حکم دیدیا گیا۔ اس طرح بجائے پانچ گز کے جیسا کہ ابھی میں حال ہی میں حضور وایسرائے کو حد فاصل دیگئی تھی۔ یہاں امیر اور صف کے مابین پچاس گز کا فاصلہ رہا۔ لیکن ممکن ہے کہ رسالہ کو امیر کے بہت قریب نہ لانے کے متعلق وجوہات ہوں۔ اس لئے اوسے ۵۰ گز کی مسافت پر ٹھہرانا مناسب سمجھا گیا۔ حضور وائسرائے۔ ہز مجسٹی امیر اور کمانڈر انچیف نے مختصر لیکن برجستہ الفاظ میں فوجی جائزہ کی اعلیٰ کامیابی پر

اظہار مسرت فرمایا -

عطائے خطابات کا دربار - رات کو قلعہ کے دیوان عام مین عطائے خطابات کا دربار ہوا - یہ نظارہ آج تک امیر کی نگاہون سی نہ گذرا ہوگا - اور نہ آیندہ سیاحت مین اسکے پیش نظر ہونے کی توقع ہی - دربار مذکور کے تمام تکلفات کا بیان کرنا مشکل ہے - مختصراً اوسکی کیفیت حوالہ قلم کی جاتی ہے -

جب والیان ریاست اور درباریون کی تمام جماعت اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئی - تو افغانستان کے فوجی ترانے کی آواز کان مین آئی جسے موسیقی نوازدستہ نے بجانا شروع کیا - اسکے ساتھ ہی امیر شاہی آن بان اور خاص سردارون کے ساتھ مغربی دروازے سی نمودار ہوئے ان کے رفقا پوری وردیون مین تھے - سرہنری میکموہن اور بہت سا یوروپین نہ ہندوستانی سٹاف بھی ہز مجسٹی کے ہمراہ تہا - سر لوئیس ڈین بہ حیثیت وزیر صیغہ خارجہ ہز مجسٹی کو درخشان و تابان چبوترے کی دو تخت گاہون مین سے ایک کی طرف لیگئے جس کے عقب مین تھوڑی دیر بعد لیڈی منٹو اور لیڈیز ایلیٹ قیمتی لباس زیب تن کئے جلوہ گر ہوئین اسی مغربی دروازے سے حضور وائسرائے سٹاف و جلوس کے ساتھ داخل ہوئے - پہلے سرخ و مطلا وردیان پہنے ہوئی چوبدار آئی - جن کے عقب مین نایب فارن سکرٹری مسٹر جبرائیل نشان لئے ہوئے تھے - اور سر لوئیس ڈین بہ حیثیت سکرٹری خطابات ہند - ستارۂ ہند کا لبادہ زیب بر کئے اور نشان لگائے تھے - پھر طبقہ انڈین امپائر کے کمپینین (سی - آئی - ای) اور ان کے بعد طبقہ ستارہ ہند کے کمپینین (سی -

ایس - آئی) دو دو کر کے گذرے - دونون طبقون کے نائٹ کمانڈر ایک ایک کر کے داخل ہوے - اور نائب گرانڈ کمانڈر گو ایک ایک کر کے آئے لیکن ان کے ساتھ دو دو ٹرین بیرر بھی تھے - آخرش حضور وائسرائے نمودار ہوئے - جو ستارۂ ہند کے گرینڈ ماسٹر کا لباس پہنے اور ستارۂ ہند کا تمغہ لگائے ہوئے تھے - وائسریگل سٹاف اور دو خواص بھی ہمراہ تھے موخر الذکر مین خود ہز اکسیلنسی کا چھوٹا لڑکا تھا -

ہز مجسٹی کو عطائے خطاب - تری نے جلوس کے دروازہ مین داخل ہونے کا اعلان کیا - پروسیشن کے متحرک ہونے پر دستہ موسیقی گرانڈ مارچ کے ترانہ سے مترنم ہوا - آخرش نائٹ و کمانڈر دائین بائین ہو گئے اور گرینڈ ماسٹر کو جب کہ وہ ان کے بیچ مین سے ہو کر تخت پر جلوس فرما ہونیکے لئے گذرے - آداب بجالائے - ہندوستانی خطابات عطا کرنے سے پیشتر فارن سیکرٹری نے باجازت وائسرائے ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کا ایک خاص حکم پڑھا - جس مین حضور وائسرائے کو ہز مجسٹی امیر کو نائٹ گرانڈ کراس آف دی موسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھ (جی - سی - بی) کا تمغہ و خطاب مرحمت کرنیکا اختیار دیا گیا تھا - حکم مذکور پڑھ کر فارن سیکرٹری نے یہ وارنٹ حضور وائسرائے کو دیدیا - اور لارڈ کچنر جی - سی - بی و لفٹنٹ جنرل سر ایلس ایجرٹن جی - سی - بی - کو جو اسی طبقہ و درجہ کے ممبر ہین - امیر کو عطائے خطاب مین مدد دینے کیلئے طلب کیا - امیر اپنے تخت سے اتر کر پروسیشن کے ساتھ وائسرائے کی کرسی کے پاس گئے - اور دست بستہ سلام کیا - لارڈ منٹو نے یہ کہکر امیر کو چمکدار کالر اور نشان مرحمت کیا - اور خود اپنے ہاتھ سے ستارہ موقعہ پر لگایا کہ " مین قیصر ہند کی طرف سے اور ان کے حکم سے طبقہ باتھ کا نہایت معزز

تمغہ وخطاب دیتا ہون ۔ جس معزز طبقہ کا ہز مجسٹی نے مرحمت خسروانہ سے آپ کو نائٹ گرانڈ کراس مقرر فرمایا ہے" امیر نے پھر سلام کیا ۔ اور فارن سیکرٹری نے نئے نائیٹ گرانڈ کراس کے نام وپورے خطابات کا اس طرح اعلان کیا ۔ ہز مجسٹی سراج الملة والدین امیر سر حبیب اللہ خان نائٹ گرانڈ کراس آف دی موسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھ (جی ۔ سی ۔ بی نائٹ گرانڈ کراس آف دی موسٹ ڈسٹنگوشڈ آرڈر آف سینٹ میکائیل وسینٹ جارج (جی ۔ سی ۔ ایم ۔ جی) امیر افغانستان وممالک ملحقہ" امیر پھر سلام کرکے اپنے تخت جانب راست وائیسرائے پر آبیٹھے ۔ اس کے بعد دیگر والیان ریاست ومعززین کو جنھین تبقریب سال نو خطابات ملے تھے ۔ ہز اکسیلنسی نے تمغے عطا فرمائے ۔ خطابات دئے جانیکے بعد حضور وائیسرائے مع جلوس ایوان عام سے ایوان خاص مین تشریف لے آئے ۔ یہان دیگر درباری بھی شامل ہو گئے ۔ جہان ایوننگ پارٹی دکھانا ہوا ۔

عظیم الشان مصنوعی جنگ ۔ آج آگرہ کے تزک واحتشام ودہوم کا خاتمہ ہے ۔ کل صبح حضور وائیسرائے معمولی سرکاری کاروبار انجام دینے کے لئے کلکتہ تشریف لیجائینگے ۔ دوسرے روز ہز مجسٹی امیر اپنی سیاحت پر روانہ ہون گے ۔ ہز مجسٹی کی آمد کے پُر رونق جلسون نے ایشیا کی تاریخ مین ایک شاندار ورق کا اضافہ کردیا ہے ۔ ہندوستان وافغانستان کی دوستی جواب تک سفارتی تعلق سے کچھ ہی زیادہ تھی ۔ اس نے ایک زندہ وذاتی اتحاد کی صورت اختیار کی ہے ۔

آج صبح امیر فوجی نمایش دیکھنے گئے ۔ ابتداء مین تجویز کی گئی تھی کہ ہفتہ گذشتہ کے عظیم الشان جائزہ کے بعد مصنوعی جنگ کا اعلی

نمونہ دکھلایا جائے - لیکن ضلع آگرہ بقیہ ہندوستان کی طرح آج کل غلہ کا کھیت بنا ہوا ہے - پس ان کھیتون کو نقصان پھونچائے بغیر وسیع پیمانہ پر کوئی مصنوعی جنگ نہین ہوسکتی تھی - تاہم مارچ پاسٹ سے کچھہ زیادہ امیر کو دکھلانا مناسب سمجھا گیا - لہذا میدان پریڈ مین رسالہ و توپ خانہ کی مصنوعی جنگ کی تجویز قرار پائی -

بہ نسبت اس چھوٹے سے میدان کے زمانہ حال کی لڑائیان بہت وسیع رقبہ پر ہوتی ہین - نیز جناب کا تمام و کمال نظارہ امیر کی نگاہون کے سامنے رکھنے کیلئے سپاہ کو قریب سے جنگ کرنی پڑی - جس قدر توپ خانے و رسالے آگرہ مین موجود تھے - سب نے اس جنگ زرگری مین حصہ لیا - بارود وغیرہ کی بہت بڑی مقدار تقسیم کیگئی کھیت کے دونون انجامون پر ایک توپ دوسرے طرف کی توپ پر شعلہ بار ہوتی تھی - اور رسالے نہایت پھرتی سے ایک دوسرے پر حملہ کرتے تھے - اگرچہ یہ سارا منظر نہایت ہوش ربا تھا - تاہم انتہا درجہ کا مصنوعی تھا - بیسوین صدی کی فوجین اس طرح نہین لڑتین -

لیکن چونکہ صرف ایک نظارے کا دکھلانا مدنظر تھا - لہذا اس سے بہتر طور پر دکھلایا نہین جاسکتا تھا - امیر میدان کے قریب ادھر اُدھر پھر کر نزدیک سے کیفیت کو معائنہ کرتے تھے - وہ اپنے فوجی جوش کو اس موقعہ پر پوشیدہ نہ رکھہ سکے - لارڈ کچنر نے بھی بہ حیثیت بانی جنگ مصنوعی ہونے کے اپنے آپ کو نئی روشنی مین جلوہ گر کیا - سیٹج مینجر کی سی سرگرمی سے کمانڈر انچیف امیر کو ایک موقعہ سے دوسرے موقعہ پر لیجا کر اس کا حال و متعلقہ امور بتاتے رہے - اور ہر ایک حرکت کی

کیفیت بیان کرنے کے ساتھ جا بجا نکتہ چینی بھی کرتے جاتے تھے۔ درآن حالیکہ امیر اپنی تلوار پر سہارا لگائے سُن رہے تھے۔ کمانڈرانچیف کے صاف وسادہ سپاہیانہ طریق نے امیر کے دل پر پورا قبضہ کرلیا تھا۔ مزید برآن لارڈ کچنر کا اپنے فن مین ید طولے رکھنا اور ہر ایک امر کو وضاحت سے بیان کرتے جانا۔ امیر کے لئے کچھہ کم قابل تعجب نہ تہا۔ بس یہ دیکھنا دلچسپی خالی نہ تہا۔ کہ فرمانروائے کابل حلیمی سے ہندوستان کے جنگی لارڈ کے عقب مین پھر رہے تھے۔ اور اسی توجہ سے لارڈ کچنر کے بیانات کو سُن رہے تھے۔ جس طرح ایک ماتحت افسر کرنل سے ہدایات لیتا ہی۔ مصنوعی جنگ ختم ہونے پر امیر نے سرگرمی سے کہا کہ مین خوش ہون کہ اب افغانستان کو ہندوستان کی فوج بطور دوست کے ملگئی ہے۔ لیکن مین سہ گونہ خوش ہون کہ وہ دوست شاندار طور پر اس قابل ہے کہ بوقت ضرورت افغانستان کو امداد دے سکے۔ جو کچھہ مین نے دیکھا ہی۔ اگرچہ یہ قلیل حصہ ہے۔ تاہم کافی ہے۔ اور لارڈ کچنر کو امیر نے یقین دلایا کہ اون سے مدت العمر اتحاد رہے گا۔

لیکن ہنوز اس سے کچھہ زیادہ ظہور مین آنیوالا تہا۔ مصنوعی جنگ کے اختتام پر امیر لارڈ کچنر کے ساتھ مختلف کمپون کے ملاحظہ کے لئے روانہ ہوئے۔ تیس ۳۰ ہزار سپاہی کسی کہیت مین سمٹ کر نہین رہ سکتے لہذا اس معائنہ مین امیر کے پانچ گھنٹے صرف ہوئے۔ اس اثناء مین وہ ایک لحظہ کے لئے بھی گھوڑے سے نہین اترے۔ اور اون کی دلچسپی مین ذرا بھی کمی نہین آئی۔ امیر نے کسی خفیف سے خفیف امر کو بھی دیکھی بغیر نہ چھوڑا ایک کمپ بھی ایسا باقی نہ رہا جہان وہ نہ گئے ہون۔ یہ کوئی باضابطہ

معائنہ نہ تھا۔ ہر ایک امر کی کامل طور پر تشریح و توضیح کی جاتی تھی۔ اتفاقاً امیر کو ایک طرف فوج دکھائی دی۔ یہ دس ہزار پیدل فوج تھی۔ اور ڈیڑھ میل کی لنبائی میں پھیلی ہوئی تھی۔ امیر اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سوار گذر گئے۔ اور سینکڑوں ہی سوال کر ڈالے۔ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چیز انہیں تھکا نہیں سکتی۔ جب معائنہ ہو چکا۔ تو امیر نے پوچھا۔ کہ کیا کوئی اور دیکھنے کے قابل چیز باقی نہیں رہ گئی۔ ہز مجسٹی کا سٹاف بھوک سے بیتاب ہو رہا تھا۔ اسطرح کھانا انہیں بڑی دیر کے بعد ملا۔ آج دوپہر کے بعد پولو کا آخری میچ ہوا۔ حضور وائسرائے بھی اس کے دیکھنے کو تشریف لیگئے تھے۔ اگر پولو تیز یا سست دو اقسام پر منقسم ہو سکتا ہے۔ تو یہ موخر الذکر قسم کا تھا جس میں پانزدہم ہسارز نے سنٹرل انڈیا ہارس کو پانچ گولز سے بمقابلہ دو کے شکست دی۔

بعد میں قلعہ میں چراغاں ہوئے۔ اور آتش بازی چھوڑی گئی۔ ایسا نظارہ بہت کم دیکھنے میں آیا ہوگا۔ امیر نے اس روشنی و آتشبازی کا حیرت واستعجاب سے ملاحظہ کیا۔

معائنہ کمپ کے دوران میں امیر نے کسی قدر باجہ بھی سنا سپاہیوں کو فٹ بال و چوگان کھیلتے دیکھا۔ ایک جگہ گھوڑسہ بازی بھی ملاحظہ کی۔ تصویر لینے کے لئے خود امیر نے ایک گروپ (گروہ) بنایا۔ نوجوان افسروں کو آگے کی قطار میں بٹھا کر انکے پیچھے وسط میں بڑی عمر کے افسروں کی جماعت قایم کی۔ امیر نے کہا کہ وہ خود بھی عکس اتارتے رہے ہیں۔ اور لارڈ کچنر ان کی بعض اتاری ہوئی تصویریں دیکھ سکتے ہیں۔ امیر نے تین نہیں تو دو عکس لئے جانے پر اصرار کیا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ کسی پلیٹ پر کوئی حادثہ واقعہ ہو۔ یا کوئی گروپ ہی غلط ہو جائے۔

سر الفرڈ گیسلی نے مندرجہ ذیل خاص نوٹ شایع کیا - کمانڈر انچیف منٰنے جنرل کمانڈنگ ایسٹرن کمانڈر کو ہدایت کی ہے کہ وہ سپاہ کو مطلع کریں کہ ہز مجسٹی امیر آج صبح کے معائنہ سے نہایت محظوظ ہوئے ہیں - ہز مجسٹی نے جو کچھ دیکھا اس سے انہیں نہایت مسرت حاصل ہوئی۔

ڈنر پارٹی - سر جی - پی - ہیوٹ لفٹننٹ گورنر ممالک متحدہ نے ہز مجسٹی کو دعوت دی - ہز آنر کا کیمپ چینی لال ٹینوں اور دیگر رنگوں کے فانوسوں سے جگمگا رہا تھا - امیر حبیب ہ سردارنکے ساتھ تشریف لائے - اور سر جے پی ہیوٹ کے جانب راست جلوہ فرما ہوئے - سر چارلس ریواز لارڈ ڈنلاک سر ہار ولڈ ڈین - سر آرتھر میکموہن وغیرہ بھی اسی میز پر بیٹھے تھے - اختتام ضیافت پر سر جے - پی ہیوٹ نے پہلے قیصر ہند بعدہ امیر کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے کہا کہ " یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ جو ہز مجسٹی امیر کو آگرہ میں خیر مقدم کہنے سے مجھے حاصل ہوا ہے - نیز انکی آج شب ضیافت کرنے سے بھی بہت بڑی خوشی ہوئی ہے اس رونق افروزی کے متعلق جلسے وغیرہ عنقریب ختم ہوا چاہتے ہیں - اور ہم سب کو امید ہے کہ ہمارے مہمان نے قیام آگرہ کے ایام مسرت سے بسر کئے ہونگے (چیرز) اور انکی بقیہ سیاحت ہند بھی ایسی ہی دلچسپی اور تفریح سے معمور ہوگی (چیرز) " ٹوسٹ نہایت سرگرمی سے پیا گیا جبکہ دستہ موسیقی افغانستان کا قومی ترانہ بجا رہا تھا - امیر نے جواب فرمایا کہ " آگرہ ایک پرانا شہر ہے لیکن میرے لئے نیا ہے - جہاں نئی دوستی نے نشو و نما حاصل کی جس میں اپنی اور اپنی گورنمنٹ کے بہت سے نیک دوست دیکھتا ہوں - میں آگرہ کی کما حقہ تعریف نہیں کر سکتا - جسے میں ہمیشہ خوشی سے یاد رکھونگا - کیونکہ یہاں میرے بہت سے دوست موجود ہیں (چیرز) بعدہ امیر نے خوشنما پانی کے گرد چراغان کی کیفیت معائنہ کی جس میں فارسی کا ایک فقرہ صاف طور پڑھا جاتا تھا - جسکے حروف

سرخ سی نیلگوں ہو جاتے تھے۔ فقرہ مذکور کے معنی یہ تھے کہ "آپکی تشریف آوری ہمارے خوشی کا موجب ہے" ہز مجسٹی بہت سے افسروں سی آزادانہ گفتگو کرتے رہے۔ اور رائل فیوزیلرز کے دستۂ موسیقی کے ترانہ اور پیانو و بنجو کے سریلے راگوں سے بہت محظوظ ہوئے۔ موخرالذکر باجونکے نسبت اونہوں نے دلچسپ نکتہ چینی بہی کی۔ امیر نے پارٹی مذکور سے نہایت خوش و محظوظ ہو کر اپنے کیمپ کو مراجعت کی۔

فتح پور کی سیر۔ ہز مجسٹی بسواری موٹر کار فتح پور سیکری بغرض زیارت حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لیگئے۔ امیر صاحب قریب بارہ بجے کے درگاہ شریف پہونچے۔ سجادہ صاحب اور دیگر احباب استقبال کیلئے موجود تھے۔ امیر نے رسم فاتحہ خوانی ادا کر کے بہت سے مقامات کو دلچسپی کے ساتھ ملاحظہ فرمایا اور ۲۵ اشرفی بطور نذر پیش فرمائی۔ سجادہ صاحب نے ایک تسبیح اور صندل ایک تشتری پیش کیا جس کو امیر صاحب نے بخوشی قبول فرما کر آگرہ واپس تشریف لیگئے۔

امیر نے جامع مسجد آگرہ میں جمعہ کو خود خطبہ پڑہا اور نماز پڑہائی اور مسجد کو زر نقد عطا فرمایا۔ نیز دوران قیام آگرہ میں امیر نے اپنی شاہانہ فیاضی کا ایک نمایاں ثبوت دیا۔ چنانچہ جب گذشتہ اتوار کو وہ دوسرے مرتبہ روضۂ تاج محل کے دیکھنے کیلئے تشریف لیگئے تو اونہوں نے ایک چھوٹا سا بچہ سبزہ زار میں کھیلتے دیکھا۔ جو ایک سارجنٹ کا لڑکا تہا۔ امیر نے اوسکو بلا کر بہت سی عنایت آمیز باتیں کین اور ایک گران قیمت کا ہار اوسکے گلے میں پہنا دیا۔

شملہ پور کے مسلمانوں نے یہہ تجویز کی ہے کہ امیر صاحب کے یادگار میں حبیب سرا کے نام سے ایک عمارت تعمیر کی جاوے۔

ہز مجسٹی نے بہاول پور تشریف لیجانیکا قصد فسخ فرما دیا ہے۔

——(٭)——

علی گڈھ

۱۶ جنوری - ہز مجسٹی آج آٹھ بجے صبح کے آگرہ سے روانہ ہو کر گیارہ بجے دن کے علیگڈہ پہونچے ریلوی سٹیشن پر کمشنر ڈپٹی کمشنر اور علیگڈہ کالج کے تین ریپریزنٹیٹو نواب فیض علیخان بہادر پریزیڈنٹ نواب محسن الملک بہادر سکرٹری اور مسٹر آرچبولڈ پرنسپل موجود تھے معمولی تعارف اور رسم پنجابی کے گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد امیر سیدہی کالج کو روانہ ہوئے - کالج کے مدرسہ سواری کے طلبار کے اسکورٹ کے علاوہ جو سیاہ کوٹ اور بریچز (پاجامے) پہنے ہوئے تھے ہشتم نیزہ داروں کا دستہ بھی اردلی میں تھا -

راستہ کی طرفہ آرائش - راستہ میں ہز مجسٹی نے ایک عجیب نظارہ دیکھا جو اب تک انکی نگاہوں سے نہ گذرا تھا - سڑک کی دونوں طرف مقامی روسا و شرفا نے تھوڑے تھوڑی فاصلہ پر یکساں قد و قامت و بلندی کے زیبائشی مچان تیار کروا دئے تھے ہر ایک مچان چار فٹ کی نشستی کرسی پر قایم تھا جسپر سفیدی کی ہوی تھی - مچان پر سائبان ستونوں پر استادہ تھا - ہر سائباں آرائش کا خاص نمونہ پیش کرتا تھا - بعض منقش بعض ریشمی وغیرہ تھے - ستونوں کو سوئے چاندی سنگ مرمر کا ہمرنگ بنایا ہوا تھا - سائبان کے پیچھے دریاں بچھی تھیں - اور دیگر ساز و سامان رکھا تھا - مچانوں پر بیٹھنے والے بکلف جدید یا تہوار کا لباس پہنے ہوئے تھے - ہر مچان پر پچاس پچاس آدمی بیٹھ سکتے تھے - مچان ہای مذکور کی تعداد پچاس سے زیادہ ہوگی جو دو رویہ بہار دکھا رہی تھی - نیز جھنڈیاں پھریری بھی سڑک پر لہرا رہی تھی -

امیر کا استقبال - کالج کے بڑے دروانہ پر جو جھنڈیوں و پھریروں سے آراستہ تھا - ۳۲ ٹرسٹیاں کالج اور پروفیسرز - و لیکچرز - بہر استقبال استادہ تھے - اسموقع ہز مجسٹی کے منہ سے اتفاقیہ جو فقرات نکلے - وہ یہ ہیں - ہز مجسٹی نے کہا "کیں

ان تکلفات کو دیکھکر خوش ہوا۔ لیکن میں انکی عدم موجودگی میں زیادہ خوش ہوتا۔ میرے
یہاں آنیکی غرض یہ تھی کہ تم سے تمہاری روزانہ لباس میں ملاقات کروں نہ عید کے سے
زرق برق کے لباس میں نیز میں تمہیں کام میں بھی مصروف دیکھنا چاہتا تھا اور معمولی
حالت کے طور پر تمہاری کام کا امتحان کرنا چاہتا تھا۔ پھر مسکرا کر کہا شاید آپ اس امر کو پسند
نہ کرینگے کہ میں تمہاری تیاری سے پیشتر نکتہ چینی کیلئے آموجود ہوتا۔ نواب محسن الملک نے کہا
کہ کون شخص جو جاڑے کے طویل و تاریک رات کے بعد خواہ ناتیاری کیوں نہ ہو سورج کا
نمودار ہونا پسند نہیں کرتا۔ امیر نے مسکرا کر کہا کہ چمگادڑ کے نسبت کیا کہتے ہو یہ کہکر امیر آگے
بڑھ گئے۔ اس کے بعد یہ سب اندر داخل ہوئے امیر نے مذہبی گفتگو شروع کی۔ وہ سب متحیر ہوئے
لیکن استفسارات کا جواب دیتے رہے۔ ہز مجیٹی نے ٹرسٹیوں سے خوب سوالات کئے اور ان کو
مجبور کئے رکھا۔ بحث کی بلکہ تقریبًا تکرار تک نوبت پہونچا دی۔ وہ امیر کی غرض کو نہ سمجھے
ہز مجیٹی انکو مذہبی سوالات کے وسیع سلسلہ میں لیگئے یہ اسلام کے ہر ایک اصول و تعلیم کو
بغرض تشریح انکے سامنے پیش کرتے۔ ٹرسٹیان مدرسۃ العلوم گو اچھے مسلمان ہیں لیکن وہ ملا
یا مذہبی مقتدا تو نہیں اس قسم کے طویل سوالات سے گھبرا گئے۔ آخر کار امیر ٹرسٹیوں کو
حیرانگی میں چھوڑ کر بریک فاسٹ کھانے چند سرداران خاص کے ساتھ لٹن لائبریری
کالج میں تشریف لیگئے ساڑھے بارہ بجے امیر نے کہا میں کالج کا معاینہ کرونگا ٹرسٹی انکو کالج
دکھانے لیگئے۔ ہز مجیٹی نے طلبا کے رہنے کی جگہ اور کھانا کھانے کا ہال ملاحظہ فرمایا۔
ہر ایک عمارت دیکھی۔ کتب خانہ میں لیجا کر قرآن اور بعض مذہبی کتابیں دکھلائی گئیں
امیر نے کسیقدر بے صبری سے کہا کہ میں یہاں کتابیں دیکھنے نہیں آیا ہاں طلبا کو دیکھنے آیا ہوں
یہ مقدس قرآن ہے جو تمنے دکھلایا ہے لیکن محض اسی وجہ سے کہ تمہارے نزدیک رباعیوں کی
ایک کتاب الماری میں چھوڑ گئے ہیں۔ تم فارسی سے شاعر نہیں ہو سکتے۔ میں
جانتا ہوں کہ ان کتابوں سے فتوحات ہو گیا ہے لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ

ان کتابوں کے پڑہنے والوں کے دلوں میں کیا ہے - امیر یہ کہکر پہر عمارات کے دیکھنے میں مصروف ہو گئے - لیکن اونکا دیکھنا بصورت استعجاب یا محض رسمی نہ تہا بلکہ وہ اس طرح بال کی کہال نکال رہے تھے کہ گویا سرکاری انسپکٹر نہایت باریکی سے معائنہ کر رہا ہے - بہت سی باتوں کی تعریف فرمائی - بعض پر نکتہ چینی کی ۵۰ منٹ اس قسم کے کام میں مصروف رہنے کے بعد امیر ایک بجکر ۱۴ منٹ پر نماز پڑہنے مسجد میں گئے طلبا، وزیٹروں اور مہمانوں کا اسقدر مسجد میں ہجوم ہوا کہ تل دہرنے کی جگہ نہ رہی -

جماعتوں کا معائنہ - اختتام نماز پر امیر نے کہا کہ میں بعض جماعتوں کا کام دیکھنا چاہتا ہوں - اور استادوں کو پڑہاتے اور لڑکوں کو پڑہتے ہوئے دیکھنے کا خواہاں ہوں دیگر تمام چیزیں جو تم مجہے دکہاؤ گے وہ اوسکی متعلقات سے ہیں - اس پر جماعتیں فراہم کی گئیں امیر مختلف کمروں میں دیر تک استادہ رہکر پولٹیکل اکانومی تاریخ طریق مطالعہ السنہ و مذہب پر لکچر سنتے رہے آخری جماعت نے امیر کے دل پر نہایت اثر کیا امیر نے کہا کہ کیا میں طلبہ سے ایک دو سوالات پوچھ سکتا ہوں فوراً اسبات میں جواب ملنے پر امیر نے پورا ایک گہنٹہ سوال و جواب میں صرف کر دیا - مثلاً اسلام کے پانچ اصول کون سے ہیں اسی طرح ایک ایک لڑکے سے مذہبی سوالات پوچہے جانے لگے - ایکسو ایک آزمایشوں کے بعد آخری سوال امیر نے ایک ایسے طالب علم سے کیا جو اسکا جواب دینے کیلئے موزوں تہا "قرآن سے کچھ سناؤ" (لڑکا) کیا (امیر) کوئی حصہ جو تمہیں حفظ ہو - اس لڑکے نے خوش الحانی قرآن شریف پڑہنے میں مشہور تہا - نہایت شیریں و موثر آواز سے قرآن مجید پڑہنا شروع کر دیا - جس سے امیر کے آنکھوں سے آنسو نکل آئے - جوں جوں لڑکا بالحان خوش قرآن شریف پڑہتا گیا - امیر کے آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ رخسار پر گرنے لگے اسکے بعد امیر آرام کمرہ سے نکل گئے - بعد میں امیر نے یہ سنکر کہ سنیوں کی طرح شیعہ لڑکے بھی کالج میں پڑہتے ہیں شیعوں کی مذہبی جماعت دیکھنے کی خواہش

ظاہر کی اگرچہ میں سنی ہوں لیکن میں انہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔ امیر ایک اور کمرے میں لیجائے گئے جہاں شیعہ عالم کا امیر سے تعارف کروایا گیا۔ امیر نے اوسے ٹرپلنے کا حکم دیا جسکی تعمیل ہوئی۔

طلبا سے امیر کا خطاب اے طالب علمو سنو تم نوجوان لڑکے ہو۔ لیکن بڑے ہوکر بھی میرے الفاظ کو یاد رکھنا۔ تم نے لوگوں سے سنا ہوگا۔ کہ امیر افغانستان متعصب سنی ہے چونکہ میں سنی ہوں کیا مجھے اسلئے متعصب ہونا چاہئے میں تم سے ایک سوال پوچھتا ہوں جو تم شیعہ ہو کیا تم ہندو کو ایک سنی پر ترجیح دے سکتے ہو نہیں تم سن چکے ہونگے کہ میں اپنی آمد دہلی پر بتقریب عید گاؤکشی کی ممانعت کرچکا ہوں تاکہ ہندو کے مذہبی خیالات کو صدمہ نہ پہونچے جب میں ہندوؤں پر اسقدر شفیق ہوں تو کیا تم یقین کرسکتے ہو کہ میں شیعوں پر ان سے کچھ کم مہربان ہونگا۔ پس تم سے میں خواہش کرتا ہوں کہ آج سے تم بھی مجھے متعصب سنی متصور نہ کرو۔ افغانستان میں میری رعایا میں سنی شیعہ ہندو اور یہودی فرقات کے لوگ ہیں۔ میں نے ان سب کو پوری مذہبی آزادی دے رکھی ہے میں یہاں یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ میں شیعوں کو ہرگز اجازت دے نہیں سکتا کہ وہ خلفائے ثلاثہ کو برا کہیں۔ اگر یہ تعصب ہے تو میں متعصب ہوں۔

اڈریس کا پیش ہونا۔ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جو علیگڈھ کے تاریخ میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ سٹریچی ہال میں اڈریس سننے کیلئے لوگوں کا بہت بڑا ہجوم فراہم ہوا بلند آواز سے فارسی اڈریس پڑھا گیا۔ اسمیں کالج کی تاریخ بیان کی گئی تھی کہ مسلمان ہند کی حالت کیسی ابتر ہے۔ اور وہ تعلیمی و پولٹیکل میدان میں اپنے ہمعصر اقوام سے کسقدر پیچھے رہگئے ہیں۔ مرحوم سر سید احمد کس طرح ابتدا میں مسلمانوں کے ضعیف الاعتقادیوں اور توہمات بخلاف تعلیم مغربی کا مقابلہ کرتا رہا۔ آخرش ایک اسلامی کالج قایم کرنے میں کامیاب ہوا۔ بعدہ مسلمانان ہند نے انگریزی تعلیم میں کہانتک ترقی کی ان محسنوں کا ذکر کیا گیا

جنکے فیاضی سے کالج کو رونق نصیب ہوئی بالخصوص گورنمنٹ ہند کی فیاضانہ سرپرستی کے نسبت ریمارک کیا جو سالانہ کالج کو ۲۶ ہزار روپیہ مرحمت کرتی ہے۔ حضور نظام ۴۲ ہزار سالانہ عطا فرماتے ہیں۔ مہاراجہ پٹیالہ۔ نوابان رامپور۔ مالیر کوٹلہ اور دیگر مستقل معاونین کی عنایات کا تذکرہ کیا گیا۔ بتایا گیا کہ حال ہی میں کالج میں عربی کے اعلیٰ جماعت کھولی گئی ہے۔ بیادگار رونق افروزی پرنس آف ویلز ہز ہائینس سر آغا خاں نے خاص سائنس کلاس قایم کرنے کیلئے ۳۵ ہزار روپیہ مرحمت فرمائے جس پر سر آدم جی پیر بہائی نے ایک لاکھ عطیہ کا اضافہ کیا یہ غیر معمولی طور پر طویل ایڈریس تھا جسکے ختم ہونے سے پیشتر امیر نے جو نقرہ تخت پر بیٹھے تھے کہہ کر اسکا پڑھا جانا بند کروا دیا کہ میں پرائیویٹ طور پر اسے دیکھ چکا ہوں۔ زیادہ تضیع اوقات ضرورت نہیں اسکے بعد امیر نے اپنے مترجم کو طلب کیا اور فارسی میں بآواز بلند منجہ ذیل جوابدیا۔ جبکہ مترجم ساتھ ساتھ ہر ایک نقرہ کا اردو میں ترجمہ کرتا جاتا تھا۔

امیر کا جواب۔ میں اس کالج کا قیام اور امداد اور اوسکی ترقی میں ہر نوع کی سہولیت بھم پہونچانیکے نسبت گورنمنٹ کا مشکور ہوں۔ میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس نے گورنمنٹ ہند کو ایسے عمدہ اور نیک کام کو ترقی دینے پر آمادہ کیا میں نے اس کالج کے متعلق بہت سے عجیب باتیں سنی تھیں جن میں بہت سی اچھی اور بہت سی بری تھیں بہ نسبت اچھی باتوں کے میں نے بری باتیں زیادہ سنی تھیں میں یہاں بذات خود اصلی و سچی بات کی تحقیق کیلئے آیا ہوں کیونکہ میں افواہوں پر اعتماد نہیں کرتا۔ یہاں میں نے نہایت غور و خوض سے تحقیقات کی ہے کہ بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ نہایت باریکی سے ہر ایک امر کو دیکھا بھالا ہے اور کوئی امر نظر انداز ہونے نہ دیا۔ میں نے اصناف (ٹرسٹیاں) کالج سے اونکے مذہب انکے کام اور کالج کے مقاصد و اغراض طور و طریق نتایج کے متعلق بکثرت سوالات کئے۔ میں نے کوئی

تحقیق و تدقیق کا پہلو نہیں چھوڑا۔ میں جماعتوں میں گیا اور طلبا کو پڑھتے دیکھا۔ مدرسوں کے
لکچر دینے پر غور کیا۔ طلبا سے اونکے مذہب کے نسبت گفتگو کی بے انتہا سوالات پوچھے گئے تاکہ مذہبی
معلومات کی کیفیت منکشف ہو میرے اس تمام محنت و مشقت و تحقیقات کا کیا نتیجہ ہوا مجھ پر یہ
ثابت ہو گیا کہ جو لوگ اس کالج کی مذمت کرتے ہیں جھوٹے ہیں۔ پھر اعادہ کرتا ہوں کہ جھوٹے ہیں
اور تیسرے مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ جھوٹے ہیں۔ مجھے معلوم ہوا کہ ٹرسٹیوں کی دلی آرزو یہ ہے کہ طلبا کی
عمدہ اور نیک مسلمان کی تربیت ہو۔ میں نے دیکھا۔ طلبا فی الواقع مذہبی حیثیت سے بطور اچھے
مسلمان کے ترقی کر رہے ہیں۔ طلبا سے میں نے جو سوالات کئے ان میں سے بہت سے ایسے تھے کہ اچھے
مسلمان اونکا جواب نہ دے سکتے تھے لیکن طلبا نے ہر ایک سوال کا شافی جواب دیا۔ میں
بہت شکر گذار ہوں کہ طلباء مدرستہ العلوم مذہبی تعلیم میں اچھے اور عادات و اطوار میں مکمل
مسلمان ہیں۔ اب آیندہ سے میں کالج کو برا کہنے والوں کی زبان کو خاموش کرنے میں حصہ لونگا
(پرزور چیرز) پس جو شخص دیانت داری سے یہ خیال کرتا ہے کہ مذہب و تعلیم ایکجا جمع نہیں ہو سکتے
اور قدرتاً ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ اور یہ کہ جس ملک میں تعلیم ترقی پر ہے وہاں مذہب
وغیرہ رو بہ زوال ہوتا ہے وہ اس کالج میں آئے۔ جیسا کہ میں آیا ہوں۔ اور میری طرح اپنی
آنکھوں سے دیکھے۔ کہ تعلیم آیندہ مذہبی اعتقادات سے کیا تعلق رکھتی ہے۔ اس سے میرا خیال ایک
اور مسئلہ کے طرف رجوع ہوتا ہے مجھے بتایا گیا ہے کہ بہت سے ہندوستانی مسلمان ایک خاص قسم
کے تعلیم کے خائف ہیں جسے ہم مغربی تعلیم کہتے ہیں۔ سخت توہمات و ضعیف الاعتقادی کے مرض
میں مبتلا ہیں یہ کیسی حماقت ہے اسے برائی سمجھنے کی بجائے میں نے خود افغانستان میں ایک
کالج اپنے نام پر الموسوم بہ حبیبیہ کالج قایم کیا ہے جہاں مغربی تعلیم جہاں تک ممکن ہے مغربی اصول پر
دیجاتی ہے جس بات پر میں اصرار کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ مذہبی تعلیم پہلی ہونی چاہیے۔ مذہبی تعلیم
بنیاد ہے جس پر دیگر اقسام کی تعلیم کو قایم کیا جاتا ہے اگر تم بنیاد کو نکال دو گے تو بالائی عمارت
خود بخود گر پڑیگی۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ طلبا کی مذہبی تعلیم کو اپنا پہلا اور سب سے نمایاں

فرض قرار دو۔ اس ضروری اصول کی پابندی کو میں نے کابل افغانستان میں لازمی قرار دیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ وہاں یہ ہمیشہ سختی سے ملحوظ رکھا جائیگا۔ شرط مذکور کی پابندی کے ساتھ میں پھر کہتا ہوں کہ میں مغربی تعلیم کا دوست و ہوا خواہ ہوں (پر زور چیئرز) جسکے دوران میں مترجم نے جس نے پہلی امیر کو خاموشی کیلئے ہاتھ اوٹھاتے دیکھ لیا تھا۔ اسی طرح ہاتھ اوٹھایا۔ لیکن امیر نے کہا کہ نہیں نہیں جہاں تک جی چاہے چیئرز دیجئے وہ کالج کی تعریف میں اس قدر کہنے کے بعد اب مجھے اس کی عملی امداد بھی کرنی چاہئے۔ لیکن میری اپنی رعایا کے تعلیمی حقوق نہایت گراں وزن ہیں اور افغانستان میں تعلیمی اعانت نہایت کم ہے۔ تاہم میں نے ارادہ کیا ہے کہ اس کالج کو چھ ہزار روپیہ سالانہ کا دوامی وظیفہ عطا کیا جائے (زور سے اور بڑی دیر تک چیئرز) مزید براں میں کالج کو اب بیس ہزار روپیہ کا نقد عطیہ پیش کرتا ہوں (از سر نو پر زور چیئرز) اس کے بعد چاندی کے ایک خوبصورت صندوقچہ میں اڈریس پیش کیا گیا۔ ہز مجسٹی نے فرمایا کہ میں تمھیں خدا کے حفظ و امان میں چھوڑتا ہوں۔ اور محبت آمیز الوداع کہتا ہوں۔

اب پانچ بج چکے تھے۔ امیر نے اپنی اعزازی گارڈن پارٹی میں عدم شرکت کی معذرت کی کہ وہ تھک گئے ہیں۔ سر شام کھانا چنا گیا۔ جس میں امیر نے ٹرسٹیان کالج کو بھی مدعو کیا۔ بعدہ چراغان کی روشنی میں ہز مجسٹی لعزم کانپور روانہ ہو گئے۔

کان پور

۱۰ جنوری۔ آج ٹھیک ۹ بجے صبح کے امیر کی سپیشل ٹرین خراماں خراماں کانپور کے سٹیشن میں داخل ہوئی۔ ایک مصنوعی چبوترہ پر سرخ کپڑا بچھا ہوا تھا۔ ہز مجسٹی سرداروں اور ذاتی سٹاف کے ساتھ اتری۔ امیر سیاہ استراخانی ٹوپی پہنے ہوئے تھے صرف مسٹر مکولم رائٹ کلکٹر و ڈسٹرکٹ جج۔ مسٹر ٹڈبال و کمانڈنگ افسر کانپور نے استقبال کیا۔ جن سے امیر نے پارٹی کا تعارف کروایا۔ ممالک متحدہ لائٹ ہارس کے اے وبی دستوں کے اسکورٹ سے

ہز مجسٹی بترتیب جلوس ہال کی سمت روانہ ہوئی۔ جو خوشنما طور سے پھریروں اور جھنڈیوں سے آراستہ تھا۔ سڑک پر تماشائیوں کا نہایت ہجوم تھا۔ ہز مجسٹی باندازِ شاہانہ سلاموں کا جواب دیتے جاتے تھے۔ تمام سڑک پر جا بجا انگریزی و فارسی میں نہایت خوشنما طریقوں سے ہز مجسٹی کو ویلکم کہا گیا تھا

پروسیشن پریڈ اعظم کی سڑک سے گذر کر اونی کارخانہ کی جانب روانہ ہوا۔ جس کے دروازہ پر خیر مقدم کی محراب آب و تاب دکھا رہی تھی صحن اندرونی میں بھی اسی طرح کے ویلکم کا سرخ پھریرہ نسیم سحری میں اڑ رہا تھا۔ کارخانہ کی عمارت زیب و زینت سے دلہن بنی ہوئی تھی صحن میں داخل ہونے پر آنریبل مسٹر سیکرابرٹ امیر کو کارخانے میں لے گئے۔ جو یہاں کے معائنہ سے نہایت محظوظ ہوئے دستکاری سے خام اون کے کپڑے بنتے دیکھے جن کی عمدگی کی امیر نے بہت تعریف کی۔ اونی کارخانہ سے موٹر گاڑیوں میں روانہ ہوئے۔ امیر لارڈ کچنر کی گاڑی میں سوار تھے جسے کیپٹن جنکنسر چلا رہے تھے۔ اونی کارخانہ کے معائنہ کے دوران میں گھنٹہ گھر کی گھنٹی خوش آیند آواز سے بجتی رہی۔

بعدہ جلوس ہوئرلز کو گیا۔ وہاں سے ہز مجسٹی کے کیمپ کو روانہ ہوا۔ جو سرسبز شاداب پارک میں نصب کیا گیا تھا۔ جس کے گرد کی کھجوریں اور دیگر اقسام کے درخت بمنزلہ ایک خلوت سرا کے ثابت کر رہے تھے۔ دروازے پر نہایت خوبصورت محراب بنی ہوئی تھی۔ خیمہ اعظم بڑی نفاست سے آراستہ تھا۔ کیمپ کی زیب و زینت کے اعزاز کے مستحق وہاں کے کلکٹر اور مسٹر مور میونیسپل سیکرٹری ہیں جنہوں نے ہز مجسٹی کے گرد و نواح کے نظارہ کو فرحت انگیز بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ حافظ محمد حلیم نے امیر کیلئے بہت سا قیمتی ساز و سامان اور وکٹوریہ ملز نے تمام خیمے مستعار مرحمت کئے تھے۔

بریک فاسٹ کی بعد ہز مجسٹی معہ سرداراں لو افسران خاص کے کوپر ایلن کے کارخانے میں گئے۔ مسیز ریچرڈ و ایلن استقبال کر کے ہز مجسٹی کو اپنی کارخانہ کے مختلف صیغہ جات میں لیگئے جہاں امیر نے بڑی دلچسپی ظاہر کی۔ اور بوٹ و شواور فوجی چرمی ساز و سامان

بنتے دیکھا۔ ان اشیا کی بہت سی مقدار خاص طور پر امیر کے ملاحظہ کیلئے ترتیب دیگئی تھی جنکو امیر نے غور و نکتہ چینی کی نگاہوں سے معائنہ کیا۔ اور انکی بہ لحاظ مکمل و عمدہ ہونیکی تعریف کی۔

اختتام ملاحظہ پر پارٹی چار بجے خیمہ گاہ کو واپس آئی۔ بعدہ سرکاری زین و لگام وایسی ساز و یراق کے کارخانہ کو دیکھنے گئے جس میں ایک گھنٹہ صرف ہوا۔ امیر نے مختلف حصص میں وہ ساماں دیکھا جو ہندوستانی فوج کیلئے تیار کیا گیا تھا۔ ہز مجسٹی نے شمال مغربی کارخانہ دباغت میں بھی بہت سا سامان خریدا۔ اور کوپر ایلین کو پانچہزار جوڑی بوٹون کے تیار کرنے کی فرمایش دی۔

یہاں سے واپس آکر امیر نے نواب سید علی کی سرکردگی سے ایک اسلامی ڈیپوٹیشن قبول کیا جس نے فارسی میں ایک ایڈرس جو چاندی کے صندوقچے میں رکھا ہوا تھا۔ پیش کیا۔ ڈیپوٹیشن کے حاضر ہونے پر امیر نے نہایت اخلاق سے انہیں بیٹھ جانیکا حکم دیا۔ اور انکی خیر و عافیت دریافت کی۔ بجواب ایڈرس امیر نے فارسی زبان میں شکریہ ادا کیا۔ اور اس بات پر خوشی ظاہر کی۔ کہ گورنمنٹ نے انہیں پوری مذہبی آزادی دی کبھی ہے اور یہ کہ میں تمام مسلمانوں کو بھائیوں کے طور پر سمجھتا ہوں جن کی بھبودی کیلئے میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں۔ اس کے بعد ہز مجسٹی نے کرسی سے اُٹھ کر نماز ادا کی۔ حافظ محمد حلیم کو بعد پرائیویٹ باریابی کا اعزاز عطا ہوا۔ جنہوں نے تین سو برس کا پرانا قلمی قرآن شریف اور دلائل الخیرات چاندی کی رکابیوں میں پیش کی۔ اول الذکر کی نسبت کہا کہ یہ عارف ہروی کا لکھا ہوا ہے۔ جس کے لکھنے پر عالمگیر بادشاہ نے اسے یاقوت رقم کا خطاب عطا کیا تھا۔ امیر نے ان پیش کشون کو خوشی سے قبول کیا۔

ساڑھے ۶ بجے شام کے امیر نے خیمہ نمایش معائنہ کیا جس میں ایرانڈیا ایوان تجارت کی نگرانی میں صنعتی اشیا نمایاں کی گئی تھیں۔ لوئرمل۔ دولن مل کانپور کاٹن مل کمپنیوں اور شمالمغربی کارخانہ دباغت۔ کارخانہ شکر سازی کانپور۔ گنگافلو

امپایر انجینیرنگ شمال مغربی سوپ و برش کمپنیوں کی چیزیں جدا جدا دکھائی گئی تھیں امیر نے بہت سے اشیا خریدیں۔ اور دوکان بدوکان پھرنے میں بہت سا وقت صرف کیا برش کمپنی کی دوکان پر ایک دلچسپ امر واقع ہوا۔ دوکان کے انچارج نے ہزمجسٹی کو کہا کہ چونکہ اکثر چیزیں سور کے بالونکی بنی ہوئی ہیں۔ لہذا وہ انہیں نہ چھوئیں۔ امیر نے خندہ پیشانی سے اس خیال پر تمسخر اڑایا اور آگے بڑھکر برشوں کو ہاتھ سے چھو لیا اور فرمایا تا وقتیکہ تر نہوں میں اونکو چھو سکتا ہوں۔ ایک اور دوکان میں بھی امیر کی توجہ ماڈل کی ہاں فوروئی نے کھپریل اور زیبائشی سنگی فرش کے نمونے دکھلائے امیر نے کہا کہ بوجہ اختلاف آب و ہوا وہ اونکو کابل میں استعمال نہیں کر سکتے گرمیوں میں یہ تڑق جائیں گے اور سردیوں میں مکان زیادہ سرد ہو جائیگا۔ کلبرن کمپنی نے خیمہ میں برقی روشنی کی تھی۔

ہزمجسٹی لائٹ ہارس کے گارڈ آف آنر کے اسکورٹ کے ساتھ ساڑھے سات بجے شام کے ریلوی سٹیشن کو روانہ ہوئے تو رکا عالم تھا راستہ میں چراغان سے عجیب چمکدمک تھی اسپیشل ٹرین ساڑھے نوبجے شب کی روانہ ہوئی۔ کانپور کے سربرآوردہ ہندوؤں نے ایک بڑے جلسہ میں جو پنڈت پھرتی ناتھ چک صاحب پریزیڈنٹ بار ایسوسی ایشن کے مکان پر لکھپتی کارخانہ دار کانپور لالہ جنگی لال کے صدارت سے ہوا۔

امرتسر میں پچھلے دنوں میں یہ افواہ اوڑی تھی کہ ہزمجسٹی امیر جہیرتھ کے اسٹیشن پر جو امرتسر سے تھوڑے فاصلہ پر خاص سٹیشن کے جانب واقع ہے اتوار کو جاء پینے کیلئے اوتریں گے علی الصباح ہی لوگ امرتسر سے گاڑیوں و ٹمٹموں میں سوار ہو کر ادہر جانے لگے ۲ بجتے بجتے ایک اچھا خاصہ ہجوم جمع ہو گیا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ محض گپ تھی لوگ مایوس ہو کر واپس لوٹ گئے۔

گوالیار

۱۸ جنوری۔ آج صبح ہزمجسٹی امیر گوالیا پہونچے ریلوی سٹیشن پر مہاراجہ سندھیا سردار ول

چیف سیکرٹری پولیٹیکل سکرٹری - جوڈیشل سکرٹری - ہز ہائنس نے استقبال کیا - جن کا
ہز مجسٹی سے باقاعدہ تعارف کرایا گیا - پے دل فوج ریاست کی ایک گارڈ آف آنر نے
ریلوی سٹیشن پر اور دوسرے نے محل کے دروازہ پر سلامی دی نیز توپخانہ ریاست سے
ایکتیس ۳۱ توپ سر ہوئیں - مہاراجہ صاحب نے امیر کے گلے میں سونے کے پھولوں کا ہار ڈالا
ریلوی سٹیشن سے محل تک رجمنٹ رسالہ و ریاست کی کیڈٹ کور کا اسکوٹ ہمراہ تھا - سڑک پر
فوج صف بستہ استادہ تھی - کھانا کھانے کے بعد امیر نے جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھی - سہ پہر
سیکشن ہائی رسالہ و تھانہ افسروں نے میخ اوکھاڑنے وغیرہ کے فوجی کرتب دکھلائے موسیقی کا
شغل رہا جس میں موسیقی نواز رسالہ کا نظارہ نہایت شاندار تھا اسکا ہر ایک حصہ مغلیہ
شہنشاہوں کے وقت سے اور اس سے پیشتر کے زمانہ کے دربار گوالیار کے مختلف رنگ و وضع
کے جنگی وردیاں پہنے ہوئے تھا -

جنگ مصنوعی - ایک مصنوعی جنگ کا منظر دکھلایا گیا - اس لڑائی کا خاکہ یوں
کھینچا گیا تھا کہ ہندوستانی سپاہ کے دستہ ہراول کا افسر دفعتہ ایک قلعہ دیکھتا ہے اور
سوار جاسوس تحقیق حال کیلئے بھیجتا ہے - یہ قلعہ کے طرف گھوڑوں کو سرپٹ ڈالتے ہیں -
وہاں پہونچکر گھوڑوں کو لٹاکر ان کی آڑ میں قلعہ اور اہل قلعہ کا معائنہ کرتے ہیں - انہیں
معلوم ہوتا ہے کہ قلعہ میں چینی سپاہ ہے - آخرش دشمن کے متعاقب دستہ سے بال بال بچکر
ہندوستانی فوج میں واپس آجاتے ہیں - اسکے بعد دستہ ہراول قلعہ پر حملہ آور ہوتا ہے فریقین
میں خوب جنگ چھڑ جاتی ہے - اور ہر قسم کے اسلحہ حملہ تک دکھانے لگتے ہیں - آخر کار ہندوستانی
سپہ سالار قلعہ کو فتح کرکے چینی سپاہ کو اسیر کرلیکر قلعہ کو جلا دیتا ہے - بعدہ ہندوستانی
فوج فتحمندانہ کوچ سے قیدیوں کو لئے ہوئے مراجعت کرتی ہے - کاغذ اور دیار کی
لکڑی کا قلعہ بنایا ہوا تھا - جسے فی الواقع آگ لگادی گئی - اس جنگ میں بہت سی
بارود صرف ہوئی - شام کو تاریکی کے بعد پانسو آدمی نے مشعل ہاتھ میں لے کر

عجیب و غریب کرتب دکھلائے - اس کے ساتھ ہی امروزہ تفریحات کا خاتمہ ہوا - امیر برابر
آڑہائی گھنٹے تک کیفیت دیکھتے رہے - اسکے بعد کھانا تناول فرمایا - ایک سو سے زیادہ یورپین
مہمان کیمپ میں تھے -

چیتے کا شکار

۲۰ جنوری آج امیر صاحب نے صبح تمام سپاہ ریاست کا جائزہ لیا
رسالہ توپخانہ اور پیدل غرضکہ ہر قسم کے افواج قابل تعریف تھیں - ہر چند توپخانہ کی توپیں
پرانے نمونہ کی تھیں جو اب غیر مستعمل ہے مارچ پاسٹ نہایت تیزی و پھرتی سے ہوا بعدہ
ہز مجسٹی چیتے کے شکار کیلئے تشریف لیگئے - ایک مادہ و ایک نر چیتا شکار ہوا - امیر اسی
شکار کے لئے گوالیار آئے تھے جسکے کامیابی پر نہایت مسرور ہوے -

شاہی ضیافت

آج رات کو شاہی دعوت ہوی - ہز ہائنس مہاراجہ صاحب نے
ملک معظم کا جام صحت تجویز کرنے کے بعد مندرجہ ذیل الفاظ میں ہز مجسٹی کے [illegible] کی
تحریک کی - ! - یور مجسٹی ما لارڈ ڈیوک سرداراں و دیگر صاحبان !! [illegible]
تحریک کرنے سے پیشتر اپنی تقریر کو ایک ایسی زبان کے شعر سے شروع کرتا
ہوں جس زبان سے ہز مجسٹی فاضل اجل ہیں اس کے بعد ہز ہائنس نے یہ شعر پڑھا
ع خوشا بخت و خرم روزگاری کہ یار برخوردار وصل یاری - ہز مجسٹی امیر کو
اپنی ریاست میں خیر مقدم کہنے سے مجھے نہایت مسرت و خوشی ہوتی ہے میں امید کرتا
ہوں کہ جب وہ اپنے ملک کو مراجعت فرما ہونگے تو یہاں کے قلیل قیام کے بھی خوشگوار
یادداشتیں ہمراہ لیجائیں گے - میں بجائے خود اسے ایک نہایت قابل یادگار اور تاریخی
تقریب سمجھتا ہوں اور مجھے اس بات سے نہایت خوشی ہے کہ ہندوستان کے والیان
ریاست سے ایک میں ہی ہوں جسے اپنی ریاست میں ہز مجسٹی کی ملاقات کا اعزاز عطا
ہوا ہے - صاحبان میں آپکو زیادہ دیر تک اپنی تقریر سے تکلیف نہ دونگا لیکن درخواست
کرونگا کہ آپ سب میری معزز و ممتاز مہمان ہز مجسٹی امیر افغانستان کا جام صحت

نہایت سرگرمی سے نوش فرمانے میں میرے ساتھ شریک ہوں۔
امیر نے کچھ انگریزی اور کچھ فارسی میں حسب ذیل جواب دیا۔ میں گورنمنٹ
انگریزی کا مشکور ہوں کہ مجھے یہاں آنیکی اجازت دی۔ میں مہاراجہ صاحب کی
شفقتوں سے نہایت محظوظ ہوا۔ اگرچہ گوالیار میں میرا قیام قلیل ہے تاہم مہاراجہ صاحب
ایسے بے تپاک میزبان ہیں کہ میں اسے کبھی فراموش نکرونگا جس سرگرمی سے آپ صاحبان
نے میرا جام صحت نوش کیا ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ اسی جوش دلی سے آپ مہاراجہ
صاحب کا جام صحت نوش کریں بعدہ مہمانوں کے کمرے سے لیڈیاں پارٹی میں شامل ہونے
کیلئے آگئیں امیر آدھی رات سے بہت دیر کے بعد وہاں سے رخصت ہوئے ڈیوک و
ڈچز آف مانچسٹر کے ساتھ دیر تک گفتگو کرتے رہے۔

دھلی

۲۱ جنوری کو صبح کے سات بجکر ۴۵ منٹ ہز مجسٹی امیر معہ ہمراہیوں کی دو سپیشل ٹرینوں
میں تمام رات گوالیار سے سفر کرکے دہلی پہونچے۔ لیکن جلالت مآب نو بجے صبح تک نہ اترے
تاکہ اونکا اسباب و ساز و سامان سرکٹ ہوس میں انکے رونق افروز ہونے سے پیشتر
پہونچ جائے۔ جہاں وہ ایام قیام دہلی میں فروکش رہیں گے۔ ۹ بجے صبح کے توپ سلامی
سر ہوئیں۔ مسٹر مورک سی آئی اِی کمشنر دہلی رؤسائے شہر اور نواب صاحب دوجانہ
نے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ پلیٹ فارم پر ۲۵ ویں سکھ کا گارڈ آف آنر استادہ تھا۔
ہز مجسٹی ملاحظہ فرماکر سر ہنری میکموہن۔ مسٹر ہمفری ڈیوی ڈپٹی کمشنر کے ساتھ
سرکٹ ہوس روانہ ہوئے خاص سردار عقب میں پولٹیکل افسروں کے ہمراہ گاڑیوں
میں سوار تھے مسٹر مرک پارٹی سے پہلے سرکٹ ہوس چلے گئے تھے۔ تاکہ وہاں ہز مجسٹی کا
استقبال کریں۔ ریلوے اسٹیشن خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تھا۔ یہاں سے موری

دروازہ تک فارسی میں خیر مقدم کے فقرات سڑک پر جابجا نمایاں تھیں جھنڈیاں
کم تھیں سٹیشن کے متصل اسلامی مدارس کے طلبا صف بستہ استادہ تھے جنہوں
نے امیر کو جب کہ وہ گذرے سلام کیا جن کا امیر نے خوشی سے جواب دیا۔ چونکہ
سپاہ قلعہ آگرہ گئی ہوئی تھی۔ اس لئے سٹیشن پر کوئی فوجی موسیقی نواز دستہ نہ تھا۔
اور سڑک پر پولیس صف باندھے کھڑے تھے۔ انبالہ سے ہشتم رسالہ اسکورٹ
بہم پہونچایا گیا تھا۔ ولٹ شائر رجمنٹ کا گارڈ آف آنر سرکٹ ہاؤس میں موجود تھا
خوشنا ہزمجسٹی کے موسیقی نواز دستے نے جو شنبہ کو ملازمین کے پہلے گروہ کے ساتھ
دہلی پہونچ گیا تھا۔ ہز مجسٹی کی روانگی کے وقت افغانی قومی ترانہ بجایا۔
دوپہر کو موٹر گاڑی میں امیر نے قلعہ کا معائنہ کیا۔ سہ پہر کو قطب
صاحب تشریف لیگئے۔ راستہ میں ہمایوں کا مقبرہ اور دیگر مقابر دیکھے۔ دہلی
میں ہز مجسٹی کے بعض متبرک مقامات کی زیارت فرمانے کی دلچسپ کیفیت حسب
ذیل ہے۔ ۲۱ جنوری دوشنبہ کے دن عصر کے بعد شاہ کابل خانقاہ حضرت
خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی میں حاضر ہوئے۔ چند انگریزوں کے سوا
کوئی آدمی ہمراہ نہ تھا۔ اول خانقاہ کی باولی میں بچوں کی کدائی دیکھی۔ اور بہت
مسرور ہوئے۔ اس کے بعد خانقاہ میں داخل ہوئے۔ اور دروازہ خانقاہ پر
خواجہ حسن نظامی سے ملاقات کی۔ جن کو فوراً پہچان لیا۔ باوجودی کہ علیگڈھ کالج
میں سرسری ملاقات ہوئی تھی۔ روضہ مبارک حضرت محبوب الٰہی کو دیکھ کر
فرمایا۔ یہاں ایک اور مزار بھی تو ہے۔ خواجہ حسن نظامی نے جواب دیا۔ ہاں
حضرت امیر خسرو رح کا مزار ہے۔ اور پہلے وہیں زیارت کرنے کا دستور ہے
یہ سن کر مزار حضرت امیر خسرو کی جانب ایسے چلے۔ گویا وہ پہلے سے آگاہ ہیں
راستہ میں اپنے بوٹ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔ جس کو پہنے ہوئے داخل

خانقاہ ہوئی تھے۔ میں اسے مسح کرتا ہوں۔ خواجہ حسن نظامی نے کہا۔ بیشک یہ پاک ہوگا۔ فرمایا۔ الحمد للہ۔ مزار حضرت امیر خسرو کے سامنے پہنچے تو جیب سے قطب نما نکال لیا۔ اور دیکھکر فرمایا۔ قبلہ اس طرف ہی۔ کہا گیا۔ ہاں۔ اسی کے موافق روضہ میں داخل ہوکر مزار کی دائیں طرف بیٹھ گئے۔ اور روضہ کے دروازہ کو بند کرکے چند منٹ مراقبہ کیا۔ اور باہر تشریف لے آئے۔ مزار کے سرہانی لوح ملاحظہ فرمائی۔ جس کا پہلا شعر ۔ زہیں راز یں لوح شد سرفرازی ٭ بیدورِ بابر شہنشاہ غازی ٭ پڑہکر دریافت فرمایا۔ کہ حضرت امیر خسرو بابر کے زمانہ میں تہے۔ خواجہ حسن نظامی نے کہا۔ نہیں۔ ان کا وصال سلطان محمد تغلق کے عہد میں ہوا تہا۔ مگر یہ لوح بابر کے وقت میں لگائی گئی ہی۔ اس کے بعد خواجہ حسن نظامی نے وہ اشعار پڑہ کر سنائے جو گرد کی جالیوں پر کندہ ہیں۔ اور جن میں ہمایوں بادشاہ کا ذکر ہی جس وقت یہ شعر پڑہا گیا ۔ شہنشاہے کہ می باید اگر گردو بیان دایم ٭ دعائے دولتش گویند نرد سہنبا الاعلےٰ تو شاہ نے خاص توجہ سے سنا۔ اس کے بعد سید علیم الدین و سید شرف الدین صاحب وغیرہ پیرزادگان درگاہ سی ملاقات کرتے ہوئے روضۂ مبارک حضرت محبوب الٰہی میں داخل ہوئے۔ یہاں بھی دروازہ بند کرکے مزار متقدس کے دائیں طرف میں اوس جگہ جہاں مشائخ مراقبہ کرتے ہیں۔ بیٹھ کر مراقبہ کیا۔ اور چند منٹ کے بعد باہر تشریف لے آئے۔ خواجہ حسن نظامی نے جمیع پیرزادگان درگاہ کی جانب سے تبرک پیش کیا جس میں دستار بتاشے اور ایک قلمی قرآن شریف ۱½ فیٹ لنبا اور ¼ افٹ چوڑا۔ نہایت خوش قلم نوشتہ خانقاہ کی ملکیت تہا۔ شاہ نے تبرک نہایت ادب سے قبول کیا۔ اور قرآن شریف کی نسبت فرمایا کہ یہ میری طرف سے وقف ہے۔ یہاں رکھا رہی تاکہ

مسلمان پڑہیں - اور اوسپر اپنے دست خاص سے لکھ دیا "وقف شدہ - دوشنبہ ۲۸ مئی ۱۹۲۱ء - سراج الملت والدین" - اس کے بعد ۲۴ - اشرفیاں خزانہ خانقاہ میں ڈالدیں - جو بخارا شریف کے سکہ کی تہیں - خواجہ حسن نظامی اور جمیع پیرزادگان خانقاہ نے نہایت جوش اور خلوص کے ساتھ ترقی اقبال کی دعائیں دیں - اور شاہ بڑی تیزی سے واپس تشریف لے گئے دروازہ پر انگریز لوگ کھڑے تہے - اون کے سامنے سے مسکراتے ہوئے ایسی پھرتی سے گذرے - جس میں خوش طبعی کا انداز تہا - سب انگریز مسکرانے لگے

خانقاہ میں شاہ کا طرز عمل مطلق بے تکلفانہ تہا - بالکل تنہائی اور سادگی کے عالم میں زیارتیں کیں - انگریز ہمراہی بھی خانقاہ کے اندر شاہ کے سامنے نہ آئے - باہر کھڑے رہے - شاہ خوب اردو بولتے ہیں - اور نماز کی ایسی پابندی ہے کہ جب خواجہ حسن نظامی نے خانقاہ کی مسجد دکھائی - تو فرمایا کہ میں نماز عصر پڑہ چکا ہوں - مطلب یہ تہا کہ عصر کے بعد نفل بہی جائز نہیں ورنہ پڑہ لیتا -

خانقاہ میں سوائے مزار حضرت محبوب الٰہی اور مزار حضرت امیر خسرو اور کسی مقبرہ کو نہ دیکھا - حالانکہ شاہان دہلی کے نہایت خوب صورت مقبرے اون مزارات کے وسط میں موجود نظر آتے تہے - قریب مغرب موٹر کار پر سوار ہوکر مقبرہ ہمایوں پر تشریف لیگئے - جہاں مختلف شاہان دہلی کی قبریں دیکھکر ہر ایک بادشاہ کا تاریخی تذکرہ ایسی وضاحت سے بیان کیا کہ گویا - اون کو تاریخ ہند حفظ ہے - مقبرہ کے ملازمین کو ۵ اشرفیاں دیں - اسی طرح فقرا کو روپے - اشرفیاں تقسیم کرتے ہوئے دہلی تشریف لیگئے -

دہلی میں ہز مجسٹی کا استقبال - ۹ بجے سے پہلے ہز مجسٹی امیر صاحب

دہلی پہونچے اور اسٹیشن سے سیدھی کیمپ تشریف لیگئے۔ ۱۲ بجے ایک موٹر کار پر سوار ہوکر قطب صاحب گئے ظہر کی نماز جامع مسجد میں پڑہی۔ ہز مجسٹی کی تشریف آوری پر دہلی میں آئین بندی تو نہیں ہوئی۔ مگر اکثر جگہہ بندہن وار بندہی ہے جہاں گورنمنٹ کی طرف سے اپنی مہمان کی خاطر یہ کیا گیا کچھ عجب نہیں۔ لیکن شہر کے کئی سربرآوردہ ہندوؤں نے بہی اپنے مکان پر وہی بندہنوار لگائی ہے۔ جو پرنس آف ویلز کی تشریف آوری پر لگائی تہی۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوؤں کو بھی ہز مجسٹی سے ویسا ہی خلوص ہے جیسا کہ مسلمانونکو تمام عمائد شہر ہندو و مسلمان نے ۲ بجے جمع ہوکر باہم صلاح کی۔ کہ ہز مجسٹی کی تشریف آوری کے موقعہ پر اہالی دہلی کو کیا کرنا چاہیئے۔

معائنہ دروازہ قلعہ - جلالت مآب شاہ افغانستان موٹر گاری میں براہ کشمیری دروازہ قلعہ دہلی کے معائنہ کے لئے تشریف لیگئے۔ اور لاہوری دروازہ سے داخل ہوئے۔ پھر دہلی دروازہ سے گذر کر درگاہ خواجہ نظام الدین اولیاء میں گئے۔ وہاں چھوٹے بچون کو باولی میں کودتے ہوئے دیکھکر بہت خوش ہوئے۔ دریافت کرنے پر باولی کا عمق ۵۴ فیٹ بتایا گیا۔ سید شرف الدین سابق وکیل دولت افغانستان نے ایک دستار ایک دوپٹہ اور دو ظروف مٹھائیوں کے پیش کئے۔ اور اپنی وکالت کی سند دکھلائی جسپر امیر دوست محمد خان سابق والئی افغانستان کی مہر تھی۔ امیر نے مہر کی صحت کی تصدیق فرمائی۔ ہز مجسٹی نے ۲۲ مہریں اور دو روپے درگاہ پر چڑہائے۔ بعدہ مقبرہ ہمایوں کو معائنہ فرمایا۔ وہاں کے باغبان کو پانچ مہریں عطا کیں۔ پھر قطب مینار تشریف لیگئے۔ یہاں پر بھی لڑکوں کی کدائی دیکھی۔ اور پانچ مہریں غربا میں تقسیم کرنے کیلئے مرحمت کیں۔ درگاہ

مہر دتی میں فاتحہ پڑھ کر ۱۸ مہریں نذر کیں۔ واپسی کے وقت صفدر جنگ کا
مقبرہ دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔ ۲۱ جنوری کی شب کو دس بجے شکار مرغابی کے لئے
کرنال روانہ ہوئے۔ ۲۲ کے تیسرے پہر واپس آکر ۹ بجے رات کے راجپوتانہ مالوہ ریلوے
میں اجمیر تشریف لے گئے درگاہ خواجہ صاحب کی زیارت کی۔ اس کی مسجد اندرونی
کیلئے پانسو روپے مرحمت کئے۔ نماز کے بعد ہز مجسٹی نے سنگ مرمر کی بارہ دری معائنہ
فرمائی جسے چیف کمشنر اجمیر نے قیمتی ساز و سامان سے نہایت خوبصورتی سے آراستہ
کیا ہوا تھا۔ ریشمی فرش بچھا تھا۔ اور سنگ مرمر کی دیواروں پر ہار آویزاں کئے
ہوئے تھے۔ لیکن جونہی امیر نماز پڑھنے تشریف لے گئے۔ ان کے پیچھے غلامان شاہی
لیٹنے کیلئے جگہ بنا کر نرم نرم فرش پر سو گئے۔ امیر نے واپس آکر دیکھا۔ کہ بارہ دری کا
نظارہ خفتہ خوبصورتیوں میں تبدیل ہو گیا ہے۔ ہز مجسٹی زیادہ دیر تک اس نظارے
سے حظ نہ اٹھا سکے۔ اور میو کالج دیکھنے تشریف لے گئے۔ پھر ریلوے ورکشاپ کا کارخانہ
معائنہ کیا۔ اور غور سے دیکھا کہ ایک گاڑی کی تکمیل کیلئے کتنے مدارج طے کرنے پڑتے
ہیں۔ کیمپ میں واپس آکر ہز مجسٹی وقت معینہ سے تین گھنٹے پہلے اجمیر سے دہلی روانہ
ہو گئے ۲۴ جنوری کو ۵ بجکر ۴ منٹ صبح کو ٹرین سرائے روہیلہ اسٹیشن پر پہونچی۔ ساڑھے
۸ بجے صبح کے ہز مجسٹی گاڑی سے اترے۔ حکام نے حسب معمول استقبال کیا۔ ہز مجسٹی
نے حکم دیا۔ کہ افغانستان سے روانہ ہونیکے بعد سے اب تک جو کاغذات موصول ہوئے
ہیں۔ اور بلا حکم پڑے ہیں۔ وہ سب رات کو انکے حضور میں پیش کئے جاویں۔ تقریباً
۲۰ سرکاری کاغذات کے بستے جو چار یا پانچ فیٹ بلند تھیں سرکٹ ہوس کے سرکاری
کمرے میں ہز مجسٹی کے ورود کا انتظار کر رہے تھے۔ ہز مجسٹی ناشتہ کے بعد مسٹر
مرک سی۔ آئی۔ ای مسٹر ہمفری سر ہنری میکموہن اور دیگر پولیٹیکل افسران اور
چند سرداروں کے ساتھ۔ گنیش فلور ملز آٹا پیسنے کی چکی کے معائنہ کیلئے

تشریف لیگئی کارخانہ کا بیرونی دروازہ جہنڈیوں پھریروں - پھولوں اور خیر مقدم
کے قطعات سے خوبصورتی سے آراستہ کیا گیا تہا - مسٹر کشن چند منیجنگ ڈائرکٹر - لالہ
رام نراین پیرمین مسٹر گوڈون منیجر رای بہادر کشن داس اور لالہ کاشی ناتھ ڈائرکٹران
نے استقبال کیا مسٹر بیفری ڈپٹی کمشنر نے مسٹر کشن چند کا امیر سے تعارف
کروایا - جنہوں نے ان سے ہاتھ ملایا - اور اون کی نابینائی کی نسبت دریافت کیا
مسٹر کشن چند نے کہا - یہ بیس سال سے ہے - بعدہ مسٹر گوڈون نے امیر کو کارخانے
میں لیجا کر آٹا پیسنے کی تمام کیفیت دکھلائی کہ کس طرح گیہوں پیس کر آخر کار نہایت
سفید میدہ ہو جاتا ہے گشت کے بعد امیر سے فوٹو لئے جانے کی درخواست کی
گئی - جو اونہوں نے نہایت خوشی سے منظور فرمائی - اپنا ایک فوٹو مسٹر کشن چند کو
عطا کیا - اور ان سے بھی دستخط شدہ فوٹو طلب کیا - ہز مجسٹی نے مشین کے متعلق
بہت سے سوالات کئے - اور اس میدے کے بنے ہوئے بسکٹوں کا مزا چکھا - پان سپاری
سے تواضع کی گئی - ہز مجسٹی مسٹر کشن چند و مسٹر گوڈون کا شکریہ ادا کر کے ہند و بسکٹ
فیکٹری - او جمنا کاٹن ملز کو دیکھنے چلے گئے اور ان دونوں کارخانوں کو نہایت
شوق سے ملاحظہ فرمایا -

دن عید - رات شب برات .... آج دہلی ایسی رونق پر ہے
کہ گذشتہ دس سالوں میں اسے نصیب نہ ہوی تھی - ۹ بجے صبح کے عیدگاہ میں
ہز مجسٹی نے نماز عید پڑہوائی - سردار اور بہت سے ملازمین ہمرکاب تھے - پھر ڈیڑھ
بجے بعد دوپہر جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑہوائی - تقریباً ۶۰ ہزار آدمی نمازمین
موجود تہے - ہز مجسٹی نے امام عیدگاہ و امام جامع مسجد کو خلاع فاخرہ عطا فرمای
رات کو شہر میں خوب روشنی کی گئی - اور تمام چاندنی چوک کثرت چراغان سے
ایک بقعہ نور کا عالم دکھائی دیا - ہز مجسٹی ۸ بجے شب کے سوار ہو کر بازاروں میں سے

نکلیں۔ اسی کو دن عید اور رات شب برات کہتے ہیں ۔

دہلی میں ٹرک ہوس کے دروازے پر یہ رباعی خوشخط تحریر تھی ۔ رباعی

خوشا عیدے کہ ملنٹو میتر یا نست عزش وخوشترامیرش مہمانست ؛
شہ کابل کہ رونق بخش دہلیست مقام شکر وجای امتنانست ؛

دہلی کے پنجابی سوداگروں نے انعقاد جلسہ سے ہز مجسٹی امیر کی رونق افروزی کی یادگار میں ایک تجارتی مدرسہ قایم کرنے کی تجویز منظور کی ہے جس کا سرمایہ ۶۰ ہزار روپیہ تخمینہ کیا گیا ہے ۔

کرنال

دوسائیں تحصیل کیتھل ضلع کرنال بغرض شکار ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء

علی الصباح بذریعہ سپیشل ٹرین رونق افروز کرنال ہوکر ۸ بجے بسواری موٹر کار جھیل مذکور پر تشریف لے گئے ۔ مسٹر آر سیل بردار صاحب ہینڈسٹنر سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع ہذا جو اب بعد پنشن پانے کے کرنال میں قیام پذیر ہیں ۔ اور تمام ضلع میں اول درجہ کے نشانہ باز ہیں ۔ اون کو ہز مجسٹی کے شکار کا انتظام سپرد ہوا ۔ چونکہ جھیل دوسائن کرنال سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر ایسی جگہ واقع ہے کہ جسکے اطراف میں عالیجناب نواب محمد رستم علی خان وجناب نواب محمد عمر دراز علی خان صاحبان رئیسان کرنال کے دیہات جاگیر واقع ہیں ۔ لہذا نواب صاحبان موصوفین نے بایں خیال کہ ہز مجسٹی ہماری گورنمنٹ کے دوست اور معزز مہمان ہیں اس موقعہ شکارگاہ پر ہماری جانب سے ہز مجسٹی کی مہمانی کی جاوے ۔ چنانچہ نواب صاحبان کی اس خواہش کو گورنمنٹ نے بخوشی منظور فرمایا نواب صاحبان نے جس حوصلہ و فراخدلی کے ساتھ ہز مجسٹی کی مہمانی کا انتظام کیا ۔ وہ نہایت

قابل تعریف تھا۔ زیادہ تر اس لئے کہ وقت بہت تنگ اور فاصلہ جھیل صدر مقام سے ۲۴ میل تھا۔ لہذا اس قدر فاصلہ پر اتنے کم وقت میں اس قدر سامان کا انتظام کرنا کچھ آسان کام نہ تھا۔ مگر جناب نواب صاحبان کی ملازموں نے نہایت سرعت اور خرم سے اس قلیل عرصہ میں ہز مجسٹی کے لئے ایسا عمدہ کمپ تیار کیا جو قابل دید تھا۔ کمپ میں پرفضا چمن اور روشنیں ایسی خوبصورت تھیں۔ کہ دیکھنے سے ہرگز یہ قیاس میں نہیں آتا تھا کہ یہ دو چار روز کی بنی ہوئی ہیں۔ ان کی سجاوٹ کی مفصل کیفیت کیلئے ایک دفتر چاہئے۔ ریلوے سٹیشن کرنال پر میونسپل کمیٹی نے بھی جھنڈیوں وغیرہ سے آرایش کی تھی پلیٹ فارم پر ایک شامیانہ ہز مجسٹی کی نماز کے لئے نصب کیا گیا تھا۔

۲۱ و ۲۲ جنوری ۱۹۰۷ء کی درمیانی شب کو ۱۲ بجے اور چند منٹ پر ہز مجسٹی کی سپیشل ٹرین سٹیشن کرنال پر پہونچی۔ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کرنال و شیخ امیرالدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور چند افسران محکمہ ریلوی و پولیس ضلع موجود تھے (شیخ صاحب مذکور کو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے خاص طور پر سٹیشن پر مامور کیا تھا) صبح تک ہز مجسٹی نے اپنی سپیشل میں آرام فرمایا۔ اور صبح کی نماز کے وقت خوابگاہ سے جلوہ افروز ہوئے۔ چونکہ بہت صبح سے شہر کے کثیر التعداد اشخاص ہز مجسٹی کی زیارت کیلئے سٹیشن پر جمع ہو گئے تھے۔ اذان ہونے پر اکثر مسلمانوں نے ہز مجسٹی کے ساتھ نماز ادا کی۔ اور خود ہز مجسٹی نے امامت کی۔ ہز مجسٹی کے ہمرکاب دس پندرہ سردار اور ایک صد ملازمان تھے۔ فقیر افتخار الدین صاحب وائس پریسیڈنٹ کونسل ریاست ٹونک منجانب گورنمنٹ ہز مجسٹی کے ہمراہ تھے نیز جناب سر ہنری میکموہن صاحب بہادر و جناب مرک صاحب کمشنر بہادر دہلی و دیگر یورپین بھی ساتھ تھے۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے سڑک پر پولیس کا قابل تعریف انتظام کیا تھا۔ جا بجا انسپکٹران موجود تھے۔ ہماری ہر دلعزیز نبیداء معزز ڈپٹی کمشنر بہادر بہت مستعدی کے ساتھ مصروف انتظام رہے۔ ۸ بجے صبح کے حضور ہز مجسٹی معہ سر ہنری میکموہن صاحب بہادر و جناب صاحب کمشنر بہادر و ڈپٹی کمشنر بہادر کرنال و دیگر یورپین صاحبان و سرداران و چند ملازمان کے بسواری موٹر کار جھیل دسائن کو روانہ ہوکر انکے کیمپ جھیل مذکور میں داخل ہوئے۔ نواب صاحبان نے جنکی ہز مجسٹی مہمان تھے معہ اپنے صاحبزادگان و اہلکاران وغیرہ و آنریبل بروڈر صاحب و سی ایف دسبرن صاحب ڈسٹرکٹ جج کرنال و لفٹنٹ کرنل ایچ ہنڈرسن سول سرجن و دیگر یورپین صاحبان ضلع کرنال کے ہز مجسٹی کا استقبال کیا۔ جناب صاحب کمشنر بہادر دہلی نے نواب صاحبان کو انٹروڈیوس کرایا۔ ہز مجسٹی نے بہت خندہ پیشانی سے مصافحہ کرکے فرمایا کہ اس قدر دور دراز جنگل کے مقام پر ایسا پر تکلف اور عمدہ سامان کرنا نہایت قابل تعریف ہے صاحب کمشنر بہادر نے آنریبل بروڈر صاحب کو بھی انٹروڈیوس کیا بعد تھوڑی دیر کے کیمپ سے بسواری فیلاں شکار کو روانہ ہوئے جھیل میں عمدہ عمدہ کشتیاں جن پر مخمل منڈھی ہوئی تھی موجود تھیں ہز مجسٹی تین گھنٹے تک مصروف شکار رہکر نہایت خوش و خرم بہت سے شکار کیساتھ کیمپ میں واپس تشریف لائے۔ قاز۔ طاؤس۔ خرگوش۔ تیتر کا ہز مجسٹی نے خود شکار کیا۔ ہز مجسٹی نے بروڈر صاحب سے اظہار مسرت کیا اور خاصہ تناول فرماکر نماز ظہر ادا کی۔ ۱۲ بجے کے قریب ہز مجسٹی تیار ہوکر خیمہ سے برآمد ہوئے نواب صاحبان سے مصافحہ کیا۔ اور انکی مہمانداری کا بہت کچھ شکریہ ادا فرمایا۔ اور کہا کہ آج کا دن سب دنوں سے زیادہ آپکی مہمانداری کے باعث آرام و فرحت سے گذرا نواب صاحبان نے فرمایا کہ جناب کی لائق ہم سے کوئی خدمت نہ ہوسکی جناب کے یہاں رونق افروز ہونے سے ہم سب کو بیحد خوشی اور فخر حاصل ہوا ہے۔ چونکہ یہ ایک عجیب اتفاقیہ امر ہے ورنہ کہاں کابل اور کہاں یہ مقام۔ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت اس سفر سے ہز مجسٹی کو وطن میں واپس لیجائے اور مدام ہماری گورنمنٹ اور جناب کو سلامت رکھے۔ اور باہم رابطہ اتحاد کو ترقی بخشے تاکہ ہمیں یہ فخر حاصل ہو۔

زاں بعد ہز مجسٹی موٹر کار میں سوار ہوکر کرنال تشریف لائے۔ اور ۲ بجے بسپیشل روانہ دہلی ہوئے کیمپ میں بھی دیہات اور کیتھل کے لوگ ہز مجسٹی کی زیارت کو بکثرت جمع ہوگئے تھے۔ اور اسی طرح راستہ میں سڑک پر زمینداروں کا ہجوم تھا شکاری پوشاک ہز مجسٹی کے زیب تن تھی۔

اجمیر شریف

اعلیٰحضرت سراج الملۃ والدین امیر افغانستان دام حشمتہ وملکہ کی سپیشل ٹرین ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو ۸ بجے صبح کے اجمیر شریف پہونچی حضور ممدوح الشان نے جسوقت پلیٹ فارم پر قدم رنجہ فرمایا تو یوروپین حکام جو پہلی ہی سے ۹ بجکر ۴۵ منٹ پر بجہت حصول شرف زیارت روضۂ خواجہ بزرگوار روانہ ہوے۔ رہگذر کے ہر دو جانب ہزارہا مشتاقان دیدار صف بستہ کھڑے تھے۔ ہز مجسٹی کی گاڑی جسوقت انکے آگے سے گذری سب نے مودبانہ سلام کیا۔ ہز مجسٹی نے بھی اشارہ دست سے جواب سلام دیتے گئے۔ بیرون دہلی دروازہ میر نثار احمد مینیجر درگاہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ نے منجانب درگاہ حضرت میران سید حسین صاحب خنگ سوار جن کا مزار تارہ گڈھ پر واقع ہے تبرکات پیش کیے۔ ہز مجسٹی بعد ملاحظہ تبرک دہلی دروازہ سے روانہ ہوکر ٹھیک ۹ بجے حاضر درگاہ شریف ہوے۔ گاڑی سے اترکر جونہی آستانہ علیا کی سیڑھیوں پر چڑھے۔ نقارخانہ درگاہ شریف سے بطور خیر مقدم شادیانہ بجنا شروع ہوا۔ ممبران کمیٹی و مینیجر صاحب درگاہ شریف یہاں موجود تھے۔ شیخ مشائخ دیوان غیاث الدین علیخان صاحب سجادہ نشین درگاہ شریف نے اپنے تبرکات پیش کیے۔ مگر ہز مجسٹی نے کچھ التفات نہ کیا اور آگے چلے یہانتک کہ دیگوں کے قریب پہونچے متولی صاحب نے منجانب درگاہ شریف پیش کر سکے ہز مجسٹی نے بخلوص عقیدت حاضر در دولت خاص ہوے کمشنر صاحب کے حسب الحکم گنبد شریف میں صرف ایک چوکیدار موجود تھا۔ مگر جسوقت ہز مجسٹی گنبد شریف میں داخل ہوے چوکیدار کو باہر کرکے کواڑ بند کرالیے تقریباً ۴۵ منٹ تک فاتحہ خوانی میں مشغول رہے۔ بعد ازاں فراغ فاتحہ گنبد شریف سے باہر آکر بیگمی دالان میں تشریف لائے ہیں بیٹھے بیرفت چوکی کے خادموں نے اپنے تبرکات پیش کیے خیانچہ ان میں سے صرف ایک تلوار اور ایک زرین مندیل قبول فرماکر اور سر پر رکھ کے دونوں چیزیں اپنے ایک ہمراہی کے حوالکردیں بیگمی دالان سے اوٹھکر دیگر عمارات ومزارات موجودہ آستانہ شریف کو ملاحظہ فرماکر متولی صاحب کو دریافت متولی صاحب آگے بڑھکے استادہ ہوگئے امیر صاحب نے خادمان درگاہ و دیوان جی صاحب وغیرہ کی نسبت دریافت کیا کہ یہ کون ہیں۔ اور کب سے

ہیں۔ چونکہ متولی صاحب بخوبی تمیز کلام نہ کر سکی بدینوجہ کچھ جواب نہ دیا۔ اسی سکوت میں منیجر صاحب
درگاہ شریف نے ترتیب جاکر زبان فارسی میں عرض کیا کہ میں متولی صاحب کا برادر خورد ہوں اور درگاہ کا
میں ہی کارکن و منتظم ہوں بعدازاں ہز مجسٹی کے استفسار پر منیجر صاحب موصوف نے خلاصہ تاریخ
درگاہ عرض کی جناب ممدوح الصدر نے انتظامی حالت درگاہ کے بارہ میں گفتگو کرتے ہوئی بازگشت
فرمائی جب نقارخانہ و بلند دروازہ کے صحن درمیانی میں پہونچے تو نقارچیاں کو نقارہ بجانی سے
باز رکھ کے توقف کیا متولی صاحب و منیجر صاحب نے معائنہ اکبری مسجد یعنی مدرسہ چشتیہ کیطرف توجہ
دلائی ہز مجسٹی نے مہتمم صاحب مدرسہ کو طلب کیا۔ مولوی عبدالغفور صاحب مہتمم مدرسہ فوراً حاضر
ہوئی ہز مجسٹی نے مہتمم صاحب سے تعداد طلبا دریافت کی مہتمم صاحب پر ہز مجسٹی کا کچھ ایسا رعب
غالب ہوگیا کہ بچارے جو گڑبڑا گئے ہو لگئے اور اس گھبراہٹ میں امیر صاحب کی سوال کا یہ جواب دیا کہ ڈیک
صد اڑتالیس افسوس ہیڈ مولوی صاحب کی اس فارسی آمیز اردو کی فقرہ نے صرف انہی کی
ذات پر بٹا نہیں لگایا بلکہ دیگر مدرسین و متعلمین کی قابلیت و استعداد علمی کی لٹیا ڈبو دی۔ امیر صاحب
متعلمین مدرسہ کیواسطے پانسو روپیہ کا نوٹ عطا فرما کر روانہ ہوئے روانگی کیوقت پھر شادیانہ بجایا گیا
امیر صاحب معہ خدام اہیان ڈہائی دن کی جھونپڑہ کے معائنہ کو گئے۔ اسی درگاہ شریف سے روانہ ہوئے
ڈہائی دنکا جھونپڑہ یا ڈہائی دن کی مسجد کی عالیشان عمارت بیرون ترپولیہ دروازہ محلہ اندرکوٹ
میں دامن کوہ پر واقع ہی۔ اور اس قدر مضبوط و سنگین بنی ہوئی ہے کہ صدہا برس گذرنے پر بھی اسکی
پختگی میں کچھ فرق نہیں آیا۔ دراصل یہ عظیم الشان عمارت جین مذہب والوں کا مندر تھا۔ مگر
شمس الدین التمش بادشاہ کے عہد میں مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ تو انہوں نے توڑ پھوڑ کر مسجد
بنائی۔ وجہ تسمیہ اس کی تحقیق طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ کیونکہ بعض مورخین یہ لکھتے ہیں کہ اسکے
اصلی بانی نے اپنی ڈہائی دنکی آمدنی میں اسے تعمیر کیا۔ اور بعض کا یہ قول ہے کہ جب یہ مندر مسلمانوں
قبضہ میں آیا تو انہوں نے ڈہائی دن میں اسے مسجد میں تبدیل کر لیا۔ اس مسجد کی پیشانی پر عبارت
عربیہ میں بخط طغرا تاریخ بھی کندہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مندر کو ۵۹۶ھ میں

منسخ کرکے ابوبکر بن احمد جمال کی اہتمام سے مسجد بنایا گیا علاوہ ازیں دیگر نام و آیات قرآنی محراب کلان پر کندہ ہیں۔ اور یہ ایک مشہور عمارت ہے۔ ہر نووارد اسے ضرور دیکھنے جاتا ہے۔ چنانچہ ہز مجسٹی درگاہ شریف سے سیدھے اس کے معائنہ کیلئے تشریف لیگئے۔ فائز ہونیکے وقت قاضی امام الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اجمیر جو دیوان جی صاحب سجادہ نشین کے چچازاد بھائی ہیں ہمراہ امیر صاحب تھے ہز مجسٹی نے انہیں سو روپیہ کا نوٹ دیکر دروازہ مسجد مذکورہ سے رخصت کیا۔ جس وقت اندر پہونچے پہلے میاں نیاز علیشاہ سرگروہ فقیران کیساتھ یا واللہ ہوئے بعدہ سیدھے مسجد میں جاکر ممبر پر بیٹھے سرگروہ صاحب و کمشنر صاحب اجمیر سامنے موجود تھے۔ کمشنر صاحب نے اس عمارت کی مختصر تاریخ زبان انگریزی میں پڑھنی شروع کی۔ ترجمان ہمراہی نے زبان فارسی ترجمہ عرض کیا۔ بعد استماع تاریخ محراب سے باہر تشریف لائے۔ اور سرگروہ صاحب کیطرف مخاطب ہوکر وہاں کی کیفیت دریافت کی سرگروہ صاحب کیطرف سے اُن کے خسپورہ مولوی مظفر علیشاہ صاحب نے زبان فارسی میں ہر سوال کا جواب عرض کیا۔ امیر صاحب مسجد مذکورہ کی ہر کتبہ کو بغور ملاحظہ کرتے رہے۔ تھوڑے عرصہ بعد سرگروہ صاحب کو محراب کلان میں کھڑا کرکے اپنے ہاتھ سے اونکا فوٹو لیا۔ اور نہایت مسرور و محظوظ ہوئے سرگروہ صاحب نے دو تسبیحیں اور چند پھولوں کے ہار پیش کئے۔ ہز مجسٹی نے نہایت خوشنودی کے ساتھ تحفہ درویش قبول فرمایا اور ایک تسبیح لیکر ہاتھ کی کلائی میں ڈال لی۔ اور ہار لیکر اُسی بار بار سونگھتے رہے۔ دوسری تسبیح سفیر صاحب نے معہ ہار کے لی۔ اور دیگر ہمراہیان نے بھی بخوشی ہار لے لئے سرگروہ صاحب کی اس سادگی اور بے تکلفی سے ہز مجسٹی ازحد خوش ہوئے۔ وقت رخصت سرگروہ صاحب کو خالصاً بوجہ للہ کچھ نوٹ وغیرہ مرحمت فرمائی۔ جسکی تفصیل و تعداد شاہ صاحب موصوف نے باصرار دریافت کرنے پر بھی کسی کو نہ بتائی۔ ۱۲ بجے دوپہر کو ہز مجسٹی ڈہائی دنکی جھونپڑی سے کیمپ واقع دولت باغ میں تشریف لائے معلوم ہوا کہ بعد از تناول طعام قیلولہ فرمانا چاہتے تھے مگر چونکہ آرام گاہ میں ہر چہار طرف صدہا طغرے آیات قرآنی وغیرہ کی آرایشاً آویزاں کئے گئے تھے بے ادبی کی وجہ سے اس میں آرام نہ کیا۔ اور ایک سادی کرسی پر بیٹھ کے فرمایا کہ کسی کو یہ خیال نہ ہوا کہ یہ

یہاں اگر کرسی طرف کریگا اور پیر کلمہ ہر کریگا - بعدہ نماز ظہر ادا کر کے عملہ کو ۵ بجے شام کی روانگی کا حکم دیا اور موٹر کار طلب فرما کے میو کالج جہاں راجگاں کے لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور کارخانہ ریلوے کو ملاحظہ کرنے روانہ ہوئے بیرون باغ سیٹھ مول چند کا عالیشان مندر واقع ہے سیٹھ مرحوم کے بیٹے سیٹھ تیمی چند کی استدعا پر ہمارے ہر دلعزیز بادشاہ نے ملاحظہ مندر کیلئے گاڑی روکی جسوقت جناب ممدوح گاڑی سے اترے سیٹھ صاحب نے قدم چومے اور مندر میں لیگئے ۲ بجے ہز مجسٹی مندر سے روانہ ہو کر میو کالج و ریلوے کارخانہ کی دیکھ بھال میں تین گھنٹے صرف کر کے ۵ بجے رونق افروز اسٹیشن ہوئے حکام یورپین و معزز عہدہ داران و دیگر عمائد شہر جو اسٹیشن پر موجود تھے سب نے تعظیماً سلام کیا - تھوڑی دیر بعد ہز مجسٹی نے رخصتی سلام و مصافحہ کیا من بعد گاڑی میں آکر نماز عصر ادا کی ۶ بجے اسپیشل روانہ دہلی ہوئی - تماشائیوں کا روانگی کیوقت بھی بڑا ہجوم تھا ہزاروں آدمی جنہیں ہز مجسٹی کے دیدار کی خواہش کھینچ کر لائی تھی دید سے محروم ہو جانے سے بڑے رنجیدہ ہوئے بہت سے ہنود کی بھائی جنہوں نے قوت دماغی خرچ کر کے امیر صاحب کی شان میں قصائد مدحیہ اس خیال سے تصنیف کئے تھے کسی ذریعہ سے امیر صاحب کی خدمت میں پیش کر کے اپنی لفاظی کا صلہ پائیں گے نارسائی کے زبردست دھکے کھا کھا کر اپنی امیدوں کا خون پی بیٹھے بہت سے مساکین درگاہ معلی جو اپنی واقعی حالت کو صورت سوال میں پیش کر کے امیر صاحب سے نہ معلوم کیا کیا چھین جھپٹ لینے کے منصوبے گانٹھ رہے تھے امیر صاحب کی آمد سے قبل بعد نماز صبح گارڈ پولیس متعینہ درگاہ نے کان پکڑ پکڑ کے باہر نکال دیا - ادھر متعلمین مدرسہ چشتیہ جنہوں نے علیگڈہ کالج کی نسبت امیر صاحب کی داد دہش کا شہرہ سن لیا تھا - اپنے آپ کو علی گڈہ کالج کی رقم سے بھی کچھ زیادہ پانے کا مستحق سمجھ رہے تھے -

امیری دربار عید الضحیٰ

۲۵ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء اعلیٰ حضرت ہز مجسٹی امیر صاحب نے معرفت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی چند معزز مسلمان و اہل ہنود کو دربار عید میں شامل ہونیکے لئے طلب فرمایا تھا جس میں کہ صاحبان ذیل شریک ہوئے سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی - حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب - نواب احمد سعید خان صاحب

شمس العلما مولوی حافظ نذیر احمد صاحب ایل ایل ڈی۔ نواب فیض احمد خاں صاحب خان بہادر ڈپٹی عبد الحامد صاحب۔ شاہزادہ مرزا امیر الملک عرف مرزا بلاقی صاحب۔ مولوی محمد عبد الاحد صاحب مالک مطبع مجتبائی۔ حکیم رضی الدین صاحب۔ شاہزادہ مرزا فرخندہ جمال صاحب مرزا محمد علی خاں صاحب ممبر کونسل ٹونک۔ رائے بہادر شیو پرشاد صاحب۔ رائے بہادر دھیان سنگھ۔ رائے بہادر سری کشن داس صاحب۔ رائے بہادر ماسٹر پیارے لال صاحب۔ لالہ ایسری پرشاد صاحب خزانچی۔ رائے شمبھو ناتھ صاحب انجنیر۔ لالہ بالا پرشاد صاحب۔ پنڈت بانکے۔ رائے صاحب مہا مہو پادہیا لالہ ہزاری مل صاحب جوہری۔ داخلہ سے پہلے ہز مجسٹی امیر صاحب کے اڈیکانگ نے ایک فہرست اسماء صاحبان بالا کی مرتب کی۔ پھر سفیر کابل ان سب کو لیکر سرکٹ ہوس کے کمرہ مین جہاں امیر صاحب ایک خوشنما کوچ پر رونق افروز تھے۔ داخل ہوئے۔ دائین جانب ہز مجسٹی کا سٹاف پوری یونی فارم میں بیٹھا ہوا تھا۔ بائیں جانب ان درباریوں کی کرسیاں بچھائی گئی تھیں۔

ہز مجسٹی کے اڈیکانگ نے ہر ایک کو نام لیکر پیش کرنا شروع کیا سب سے پہلے سید احمد صاحب امام جامع مسجد دہلی کا نام پکارا گیا۔ امام صاحب نے چند قدم آگے بڑھ کر امیر صاحب سے مصافحہ کیا ہز مجسٹی نے پہلے اپنی زبان مبارک سے عید کی مبارکباد دی۔ پھر امام صاحب نے مبارکباد عید عرض کی اس کے بعد علی الترتیب تمام صاحبان یکے بعد دیگرے پیش ہوئے اور مصافحہ اور کلمات تھنیت عید ادا کرتے رہے جب شمس العلماء مولوی حافظ نذیر احمد صاحب کی نوبت آئی۔ تو بحالت مصافحہ انہوں نے یہ شعر پڑھا۔ عیدٌ و عیدٌ و عیدٌ صرن مجتمعہ ۔ وجہ الحبیب و یوم العید والجمعہ ۔ ترجمہ ۔ (آج کے دن تین عیدین جمع ہو گئین۔ ایک روئے حبیب (اشارہ بجانب ہز مجسٹی) دوسری عید تیسری جمعہ جسکو امیر صاحب نے متبسم ہو کر سنا اور خوش ہوئے۔ اسکے بعد امیر صاحب نے بکمال شفقت خسروانہ سب کو کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ رائے شمبھو ناتھ صاحب انجنیر نے ایک آلہ متعلق چرخی نو ایجاد جس کا نام آتشکدہ ظاہر کیا گیا تھا پیش کیا اس میں یہ صنعت ہے کہ متحرک ہونے پر بھی آگ اوس سے باہر نہ

کرتی۔ ہز مجسٹی نے خوشی سے قبول کیا۔

سب صاحبان کی بیٹھ جانی پر ہز مجسٹی نے اپنی ترجمان سے فرمایا کہ ہماری طرف سے کہو کہ آج ہمکو معظم ترین شہر دہلی میں نماز عید ادا کرنے سے بڑی مسرت ہوئی۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہم کو اپنی دوست کے گھر میں (اشارہ بجانب گورنمنٹ انگلشیہ) عید ہوئی۔ اور ہم نہایت خوش ہیں۔ کہ ہم نے اپنے مسلمان بھائیوں کیساتھ نماز عید پڑھی۔ پھر اہل ہنود صاحبان کی جانب نظر اوٹھا کر فرمایا۔ کہ افغانستان میں ہمارے دربار عید میں ساٹھ ستر ہندؤوں سے کم نہیں ہوتے۔ ہم خوشی سے اون کو دربار عید میں شامل کرتے ہیں۔ ہم نے ایکمرتبہ گائی کی قربانی موقوف کی۔ اس لئے کہ ہم کو یہ منظور نہیں ہے کہ خواہ مخواہ ہندؤوں کی دل شکنی ہو۔ جس حالت میں کہ قربانی اونٹ بکری دنبہ وغیرہ کی بھی ہوسکتی ہے۔ تو پھر کیا ضرورت ہے کہ گائی کی قربانی کی جائے۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎ مباش در پے آزار ہر چہ خواہی کن ٭ کہ در طریقت ما غیر زین گناہی نیست۔ ! پھر فرمایا کہ ہم اخبار بہت پڑھتے رہتے ہیں۔ ہم نے افسوس کے ساتھ اون خبروں کو پڑھا ہے کہ مسلمانوں نے گائے کے سر مندروں میں اور ہندؤوں نے سور کے سر مسجدوں میں رکھدئیے تھے۔ مسلمان ہندو ایک ملک میں رہتے ہیں۔ اور بڑی خوشی کا مقام ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے دونوں فریق کو مذہبی آزادی دے رکھی ہے۔ ہندو اور مسلمانوں کے تعلقات ملکی اور تجارتی بہت ہیں۔ جن میں ایک دوسرے کا نفع ہے۔ دونوں فریق کو ہرگز ایسی بات نہ کرنی چاہئے کہ جو ایک دوسرے کی دل آزاری اور دل شکنی کا باعث ہو۔ اسی ضمن میں یہ بھی فرمایا کہ آپ لوگ ہماری رعایا نہیں۔ ملازم نہیں۔ لیکن ہم برادرانہ اور اخلاقانہ طور پر یہ کہنے کے مجاز ہیں۔ کہ آپس میں بہت موافقت کے ساتھ رہنا چاہئے۔ اور یہ شعر پڑھا ؎ گو نباید بگوش رغبت کس ٭ بر رسولان بلاغ باشد و بس :۔ پھر اون چند معزز ہندو صاحبان کی جانب خصوصیت کی ساتھ توجہ فرمائی۔ کہ جن کے کارخانجات بسکٹ سازی اور آرد سازی میں جہاں ہز مجسٹی ایک روز پیشتر تشریف لیگئے تھے۔ رائے بہادر شیو پرشاد صاحب منیجنگ ڈائرکٹر ہند بسکٹ فیکٹری سے فرمایا کہ کل آپنے ہمیں بہت عمدہ بسکٹ کھلائے۔ خدا کا شکر ہے کہ کل بھوک کی موقع پر اتفاق سے ہمارا بسکٹ

خانہ میں جانا ہو گیا کہ جس سے آنکھوں اور پیٹ دونوں کو راحت پہونچی۔ اگر بوہے اور لکڑی کی کارخانہ میں جانا ہوتا تو وہاں کیا کھا سکتے تھے نہ لوہا کھا سکتے تھے نہ لکڑی۔ اس تقریر پر ہزمجسٹی اور تمام حاضرین بہت ہنستے رہے۔ شاہزادہ مرزا باقی صاحب نے اپنے خاندان کی طرف سے تہنیت نامہ پیش کیا۔ ہزمجسٹی نے قبول فرما کر اپنے اڈیکانگ کو دیدیا۔

ہندو صاحبان نے ہزمجسٹی کے کارخانجات میں تشریف لاکر عزت بخشنے اور اس قدر اعلیٰ اور قیمتی نصایح فرمانے اور روشن خیالی اور بے تعصبی کا نہایت درجہ شکریہ ادا کیا۔ اور عرض کیا کہ اعلیٰ حضرت کو ایسے کلمات نصیحت فرمانے کا حق حاصل ہے ہم نہ صرف اس شہر کے اہل ہنود بلکہ تمام ہندوستان کے ہنود اور ہماری آیندہ نسلیں اعلیٰ حضرت کی حسن اخلاق اور حسن سلوک کا شکریہ ادا کرتی رہیں گے اور اعلیٰ حضرت کی ارشاد کی تعمیل کیواسطے تمام ہندوستان کی ہندو حاضر ہیں۔ اور رائے بہادر سری کشن داس صاحب نے یہ بھی عرض کیا کہ خصوصیت کیساتھ اس شہر دہلی میں ہندو اور مسلمان ایک ہیں اور ان میں دلی اتحاد ہے بڑی خوشی اور خوش قسمتی کا موقعہ ہو۔ اگر کبھی ہمیں بھی افغانستان میں حاضر ہونیکا اتفاق ہو۔ پھر ہزمجسٹی نے کابل کے کارخانجات کا ذکر فرمایا کہ وہاں توپ کارتوس۔ چھرہ بندوق سازی وغیرہ کے کارخانے ہیں۔ پھر ایک ہندو صاحب کے اس تقریر کی جواب میں کہ اعلیٰ حضرت نے نہایت ہی غور کیساتھ تمام کلوں کا ملاحظہ فرمایا۔ یہ ارشاد کیا۔ کہ میں سیر و تفریح کی غرض سے کارخانجات کو نہیں دیکھتا پھرتا سیر و تفریح کے طور پر تو ایک گھنٹہ میں بہت سے کارخانے دیکھے جا سکتے ہیں۔ مگر کارخانجات کے دیکھنے سے ہمارا یہ مطلب ہے کہ ہم افغانستان میں جا کر اپنی رعایا اور ملک کی فائدہ کیواسطے جو کارخانہ مفید ہو۔ اوس کو قایم کریں۔

پھر ہزمجسٹی نے مسلمانوں سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ لوگ یہ سن کر خوش ہوں گے کہ افغانستان میں اسلام کی حالت بہت اچھی ہے۔ وہاں تمام ممنوعات شرعی کا ارتکاب کوئی شخص نہیں کر سکتا ہنگ۔ چرس۔ شراب۔ زناکاری۔ سب قطعاً بند ہیں یہاں تک کہ ناچ اور باجے کیواسطے کوئی بچہ سازندہ بھی میسر نہیں آسکتا۔ محتسب مقرر ہے۔ اور وہ تمام امور کی نگرانی کرتا ہے۔

ساتھہی اسکی ہندؤون کو اپنی فرائض میں کہ جو مخالف اسلام نہ ہوں پوری آزادی دیگئی ہی۔ اونکے حقوق کی پوری حفاظت کیجاتی ہی۔ پھر ہز مجسٹی نے مسلمانوں کی جانب خطاب کیا۔ کہ میرا عقیدہ تو اسلام میں ایسا محکم ہی۔ کہ جیسا کہ ایک بڑی سی بڑی عالم کا ہوسکتا ہی۔ لیکن اگر تم عمل کی بابت سوال کرو۔ تو مین جواب دونگا۔ کہ مجھسی زیادہ بدعمل دنیا میں شائد کوئی ہو۔ لیکن اسلام کا عقیدہ خوف و رجا کے بیچ میں ہی۔ انسان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اگر تمام عالم کیواسطے حکم جنت کا ہو۔ اور ایک شخص کو دوزخ کیواسطے کہا گیا ہو۔ تو اوس کو یہ خوف رکھنا چاہئے۔ کہ شاید وہ شخص میں ہی ہون اسیطرح اگر تمام عالم کو دوزخ کا حکم دیا گیا۔ اور ایک شخص کو جنت کی امید دلائی گئی ہو تو یہ امید رکھے کہ شاید وہ مین ہی ہون۔ پھر ہز مجسٹی نے فرمایا کہ ایسی خفیف باتون میں کہ جن میں اصل اسلام کا حصر نہ ہو۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کہ اپنی ہمسائیوں کی دل شکنی نہو۔ البتہ اگر کوئی نماز روزہ۔ حج زکوۃ یا مساجد میں جانے سی روکے یا اسکی اہانت کری تو اس بات پر جان تک دینا چاہئے

ہز مجسٹی نے چند مرتبہ گورنمنٹ کی عطای آزادی ہر فرقہ کی بابت اظہار خوشنودی کیا۔ جس پر نواب فیض احمد خان صاحب نے عرض کیا۔ کہ بیشک ہماری گورنمنٹ نے ہندو مسلمان تمام قوم کو پوری آزادی فرائض مذہبی کے ادا کرنیکے متعلق دی رکھی ہی۔ اور گورنمنٹ ہندو مسلمان ہر ایک فرقہ اور مذہب کو ایک آنکھہ سی دیکھتی ہی۔ اور ہم سب لوگ نہایت آزادی اور خوشی کیساتھہ زندگی بسر کرتے ہین۔ غرض ہز مجسٹی نے اس درجہ خوش اخلاقی بے تعصبی۔ اور روشن خیالی کی باتین یہ تک نہایت صفائی اور بے تکلفی سی فرمائین۔ کہ تمام حاضرین کیا ہندو کیا مسلمان بہت محظوظ و مسرور ہوئی۔

ہز مجسٹی جو فقری اردو کے فرماتے تھی۔ وہ سب درست ہوتے تھی تاہم زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ ہم اردو اچھی طرح نہیں بول سکتی۔ اس کے بعد ہز مجسٹی نے دعا کیواسطے ہاتھہ اوٹھائی۔ اور باواز بلند یہ کلمات زبان مبارک سے فرمائی کہ میں خدا کی امان مین تمھیں سونپتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ تم سب کیا ہندو کیا مسلمان خوش اور عافیت سے رہو اور تم اور تمہاری بال بچے

اور سب گہروالی بعافیت رہیں - ان کلمات پر دربار برخاست ہوا جسوقت باہر کے کمرہ میں آئے تو امیر صاحب کے معزز سرداروں نے ہر ایک درباری کو ایک نیلگوں ریشمی رومال میں نہایت نفیس شیرینی بندہی ہوئی دی - اور کہا کہ یہ امیر صاحب کا دستور ہے کہ عید کے دربار میں جو لوگ حاضر ہوتے ہیں - انکو شیرینی دیجاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیرینی اسی مقدار سے اور اسیطرح سے صاحبان انگریز اور عہدہ داروں کو بھی دیگئی - اس کے بعد آفیشل صاحبان جنکی خدمات ہز مجسٹی کے کیمپ سے آج کل تعلق رکہتی ہیں - حاضر ہوئے - اور چند منٹ میں بعد ادائے مبارکباد باہر نکل آئے :- ہز مجسٹی نے سید احمد صاحب امام مسجد جامع اور حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب اور نواب فیض احمد خاں صاحب ممبران منیجنگ کمیٹی جامع مسجد کو بکر طلب فرماکر انتظام مسجد کے متعلق کلمات تعریف فرمائے اور کمیٹی مسجد کی خدمت کی قدر افزائی فرمائی - اور یہہ فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ ایک چاندی کا جھاڑ جامع مسجد کے بیچ کے بڑے گنبد میں لگانیکے لئے کابل سے بنواکر بھیجوں - امید ہے کہ چار پانچ ماہ میں یہ جھاڑ آپکے پاس آجائیگا - آپ اسکو میری طرف سے لگا دیجئیگا - ممبران نے شکریہ ادا کیا - اور سلام کر کے رخصت ہوئے -

دہلی میں عید الضحےٰ و جمعہ کی نماز - دہلی میں کبھی ایسا پرجوش مجمع نظر نہیں آیا جیسا کہ عید الضحےٰ کے روز وہاں دیکہا گیا - بیرونی مقامات سے بھی بہت سے لوگ شاہ اسلام کے ساتھ نماز میں شریک ہونیکے لئے دہلی آئے تہے - عیدگاہ جو شہر سے تھوڑے فاصلہ پر ہے اسکی چاردیواری میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی نہ سما سکے عدم گنجائش کی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ دو لاکھ مسلمان اس احاطہ کے باہر تہے :- وقت نماز سے بہت عرصہ پہلے تمام جگہہ رک گئی اور عیدگاہ کے راستہ پر تماشائیوں کا ہجوم تہا - تقریباً ۹ بجے صبح کے افغانی سپاہ جس کے آگے موسیقی نواز دستہ تہا - نمودار ہوئی - دس بجے سے پیشتر ہز مجسٹی سراج الملت والدین فوجی وردی میں تشریف لائے - احاطہ کے تمام مسلمان سروقد ایستادہ ہوگئے - ہز مجسٹی مطلا شامیانہ کے نیچے لیجائے گئے - دو وزرا ہز مجسٹی کے دائیں بائیں اور دیگر ملازمین پیچھے صف باندھ کر بیٹھ گئے - خلعت پشمینہ جس پر طلائی کام ہو رہا تہا اور تقریباً دو ہزار روپے کی قیمت کا تہا - امیر نے امام عیدگاہ کو مرحمت کیا - اسکے بعد امام نے خطبہ پڑہ کر نماز پڑھوائی جو ۱۱ بجے ختم ہوئی - لوگ قربانی کرنیکے لئے جلد جلد گھروں کو واپس آئے - امیر کی ہدایت پر

پورا عمل ہوا۔ بھیڑ بکریوں کی سوا کوئی گائے ذبح نہیں کیگئی۔ ایک بجے بعد دوپہر کے امیر نماز جمعہ کیلئے جامع مسجد تشریف لیگئے۔ سڑک پر لوگونکا ویسا ہی اژدحام تھا اور نمازیونکی بھی بڑی کثرت تھی۔ مولوی سید احمد صاحب امام جامع مسجد کو بھی تقریباً دو ہزار روپے کا خلعت بخشا گیا مولوی صاحب اس مسجد کے پشتینی امام ہیں انکے بزرگونکو مسلمان سلاطین نے جامع مسجد کی امامت عطا فرمائی تھی۔

کلکتہ میں ہز مجسٹی کا پرتپاک استقبال۔ جلالت مآب ۲۸ جنوری کی صبحکو کلکتہ پہونچے باوجودیکہ وہ کلکتہ کی سیاحت پرائیویٹ طور پر فرمانا چاہتے تھے تاہم ریلوے سٹیشن پر نہایت سرگرمی و جوش دلی سے استقبال ہوا۔ علی الصباح ہی سے راستہ میں ہر طبقہ و فرقہ کے لوگوں کا اژدحام ہوگیا جن میں سرحدی پٹھان بھی دکھائی دیتے تھے کیونکہ اونچی پگڑیوں اور بلند قد کہتی کی وجہ سے آس پاس کے لوگوں سے ممتاز تھے زیادہ ہجوم سٹرینڈ روڈ پر تھا۔ پولیس کو راستہ کھلا رکھنے اور امن قایم کرنے میں کچھ کم دقت پیش نہیں آئی کوٹھوں اور کھڑکیوں میں بہت سی یوروپین بھی منتظر ورود تھے۔ ہوڑا کے پل کا نظارہ عجیب و غریب تھا جہاں تک نگاہ کام کرتی تھی ہیرسن روڈ تک سروں کا ایک دریا نظر آتا تھا جس میں کبھی کوئی گاڑی یا ٹرمیونی خلل انداز ہوتی تھی۔ ہوڑا کے پل پر بھی کچھ کم ہجوم نہ تھا ایک سرے سے دوسرے سرے تک لوگونکا انبوہ تھا۔ ریلوے سٹیشن کے اندر اور اسکے آس پاس لوگوں کا سخت اژدحام تھا چند ہزار آدمی جو غالباً ریلوے ملازم کار ہونگے سٹیشن کی نئی عمارت کی برآمدے میں مجتمع تھے۔ ریلوے کمپنی نے شاہی رونق افروزی کو شاندار بنانے میں کوئی دقیقہ اوٹھا نرکھا تھا سٹیشن سے پل تک سڑک ہی ستونوں جھنڈیوں پھریروں اور سبزہ سے خوب آراستہ و پیراستہ کی گئی تھی۔ چونکہ امیر کی سپشل ٹرین نئے برانچ پلیٹ فارم پر استادہ ہونا تھا اسلئے وہاں بہت سی یوروپین جنٹلمینوں و لیڈیوں کا ہجوم تھا سٹیشن کی دیواریں تمام و کمال گلتوں اور جھنڈیوں سے چھپی ہوئی تہیں۔ اور یہ نظارہ نہایت فرحت انگیز تھا۔ ٹھیک وقت پر جسکیلئے ایسٹ انڈین ریلوے مشہور ہے۔ ٹرین پلیٹ فارم پر پہونچی۔ ورود کا نشان بلند ہوتے ہی فورٹ ولیم سے ۳۱ توپ کی سلامی سر ہوئی۔ ہز مجسٹی گاڑی سے اترکر سرکاری حکام ڈپٹی سکرٹری صیغہ خارجیہ گورنمنٹ ہند نائب سکرٹری گورنمنٹ بنگال اور حضور وائسرائے و کمانڈر انچیف کے ایک ایک مصاحبوں سے

ملاقی ہوئی۔ چند میونسپل کمشنر بھی ہز مجسٹی کو خیر مقدم کہنے کیلئے موجود تھے رجمنٹ کے دستہ موسیقی نواز کے علاوہ ۶۳ پنجاب لائٹ انفنٹری سے گارڈ آف آنر مرتب کیا گیا تھا گاڑیوں کی قریب پہونچنے پر لوگ چیرز کے شور سے اظہار مسرت کرتے تھے۔ ہز مجسٹی کے سٹاف کی چمکدار وردیوں کا لوگوں پر نہایت اثر ہوا حسب ذیل سڑکوں سے ہز مجسٹی کی سواری ہسٹنگز ہوس کو گئی۔ پل ہوڑا۔ سٹرینڈ روڈ۔ فیئر روڈ۔ سینٹ جارج گیٹ روڈ۔ سرکلر روڈ۔ کورٹ روڈ۔ ہسٹنگز ہوس میں سینز دہم راجپوت کی ایکسو سپاہیوں کا گارڈ آف آنر اور موسیقی نواز دستہ موجود تھا۔ ہسٹنگز ہوس میں داخل ہونے سے پیشتر ہز مجسٹی نے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا۔

(کلکتہ ۲۹ جنوری) ہز مجسٹی اپنے قیام کلکتہ کو حتی الامکان بے تکلفانہ بنانیکی کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے بہت سی دعوتوں کو نا منظور کر دیا۔ اور شہر کے نظاروں کو جہاں تک ممکن ہو خاموشی سے دیکھنا چاہتے ہیں۔ ۲۸ جنوری کو ہز مجسٹی نے لیڈی منٹو کے مینا بازار کا معائنہ نہیں فرمایا۔ بلکہ [illegible] ٹکسال۔ عجائب گھر اور چڑیا گھر کے دیکھنے کیلئے تشریف لیگئے۔ چڑیا گھر کے شیروں اور چیتوں کی تعریف کی۔ ۲۸ جنوری کی شب کو ہز مجسٹی نے لارڈ کچنر کے ساتھ کھانا کھایا۔ امیر حبیب پور کی زکریا مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھیں گے۔ مسٹر ڈین نے گورنمنٹ کیطرف سے تحائف پیش کئے جو اسلحہ ہائے آتشی۔ گراموفون۔ فرشی جھاڑ۔ میز کا برقی سامان آرائش۔ ایک پیانو۔ اور دیگر خوبصورت و کار آمد اشیا پر مرکب تھے۔ ہز مجسٹی امیر نے کلکتہ میونسپلٹی کا ایڈریس خیر مقدم لینا قطعی طور پر نا منظور کر دیا ہے جس کی وجہ غالباً یہ ہوگی کہ اسبارہ میں ہز مجسٹی سے پہلے منظوری نہیں لیگئی۔ میونسپلٹی کو جواب باصواب کا اس قدر تیقن تھا کہ اوس نے صندوقچہ ایڈریس بنانے کا صرف حکم ہی دیدیا تھا۔ بلکہ دو ہزار روپیہ اسکی قیمت بھی ادا کر دی تھی۔ اور ایک سکٹ [illegible] تیار کر کے میونسپلٹی کے حوالہ کر دیا گیا تھا۔

مسٹر کارلائل نے میونسپلٹی کلکتہ کے ایڈریس کے نہ لئے جانیکی متعلق غلط فہمی دور کرنیکی واسطے ایک گشتی چٹھی شائع کروائی ہے جس میں لکھا ہے کہ مجھے ۲۹ جنوری کی صبح کو اس مضمون کا تار پہونچا۔ کہ چونکہ بہت سی پبلک جماعتوں و انجمنوں نے ایڈریس پیش کرنیکی خواہش ظاہر کی ہے

اسلئے ہز مجسٹی یہ کہنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ کہ انہیں کلکتہ میں کسی ایڈریس کے قبول کرنے سے معاف رکھا جائے
کیونکہ اسطرح انکے کلکتہ کے پرائیویٹ طور پر قیام کو نقصان پہونچیگا۔

ہز مجسٹی جب ٹکسال کا معائنہ کر رہے تھے۔ تو ایک بوڑھا مستری انکے پاس آیا۔ اور آداب بجالانے
کے بعد بولا کہ مجھے ٹکسال کابل میں کام کرنیکا فخر حاصل ہو چکا ہے جب کہ ہز مجسٹی ہنوز بچے ہی تھے۔ اور
انکے والد ماجد تخت کابل پر جلوس فرما تھے۔ امیر نے مہربانی سے نام پوچھا۔ اور دو نصف ساروں اوسے
مرحمت فرمائے۔ :- ہز مجسٹی نے ۲۹ جنوری کی صبح کو میڈیکل کالج کا غور سے ملاحظہ کیا۔ اور
وارڈوں میں پھر کر دریافت کیا کہ کن مختلف امراض کے مریض ہاں موجود ہیں عمل جراحی کے کمرے میں میجر
موئر ایک آپریشن میں مصروف تھے۔ ایک دو لحظہ میز جراحی کے پاس ٹھہر کر ہز مجسٹی گیلری میں لڑکوں کے پاس
جا کر بیٹھ گئے۔ جہاں کچھ دیر تک متوقف رہے۔ یہاں سے کمرہ تشریح و چیرنے پھاڑنے کی وارڈ میں گئے مؤخر الذکر
ہال میں تھوڑی دیر ٹھیر کر طلبا کا کام معائنہ فرماتے رہے۔ انسانی دماغ کا ایک حصہ اور دیگر اجزائے جسم انسانی
ہز مجسٹی نے حیرت سے دیکھے کیمیکل ڈیپارٹمنٹ میں کپتین بلیک نے ایک تجربہ کر کے دکھلایا کہ کس طرح بوٹیک
سائڈ گاس آگ کو بجھا دیتی ہے۔ اسکے بعد طب نظری جسمانی کے صیغوں میں تشریف لیگئے۔ یہاں خوردبین سے
بعض نمونے دکھلائے گئے۔ :- میڈیکل کالج میں ایک دلچسپ واقعہ ظہور میں آیا جس سے امیر کی فراخدلی
و بلند حوصلگی ظاہر ہوتی ہے۔ ہز مجسٹی امیر کی گاڑی کو آتے دیکھکر ایک فقیرنی نے انکے پاس پہنچنے کی کوشش
کی۔ لیکن پولیس نے باز رکھا۔ اس پر ایک شور سا مچ گیا۔ امیر نے اس امر سے آگاہ ہو کر عورت کو طلب
کیا۔ اسکی پر درد کہانی سن کر دو اشرفیاں عطا کیں۔ ۲ بجے بعد دوپہر کے ہز مجسٹی نے عجائب گھر دیکھا
رات کو مع دو خاص سرداروں کے حضور والسرائے کیساتھ کھانا کھایا جب کہ سر لوئیس ڈین بھی موجود تھے

سرکاری کارخانجات کا معائنہ ۔ کلکتہ ۳۰ جنوری ۔ چونکہ امیر نے اسلحہ و سامان جنگ تیار
کرنیوالے کارخانوں کے معائنہ کا اشتیاق ظاہر فرمایا تھا۔ لہذا تجویز کیگئی کہ آج سرکاری کارخانوں کا ملاحظہ
کروا دیا جائے۔ ساڑھے ۸ بجے صبح کے ہز مجسٹی سر ہنری میکموہن اور دو سرداروں کے ساتھ موٹر گاڑی میں
سوار ہو کر کارخانہ کاشی پور میں تشریف لیگئے۔ آنریبل میجر جنرل سکاٹ اور میجر بل آر۔ اے نے

استقبال کیا۔ ہز مجسٹی نے نہایت غور و توجہ سے کارخانہ کی ہر ایک چیز کو معائنہ کیا۔ اسکے بعد امیر اور انکی پارٹی دو موٹر گاڑیوں میں سوار ہوکر ڈمڈم روانہ ہوئی۔ جہاں ہز مجسٹی اپنے مسلمان اٹاچیوں سے جو لنڈی کوتل سے ہمراہ اور اکثر خانگی نظم و نسق کی ذمہ دار ہیں۔ ملاقی ہوئے۔ کارخانہ ڈمڈم میں میجر واکر آر۔ اے۔ کیپٹن سٹول آر اے کیپٹن ہیڈ ورڈز اور کیپٹن ٹبلس۔ مسٹر جی سمتھ چیف انجنیر اور مسٹر مرے نے استقبال کیا۔ امیر نے گولوں اور کارتوسوں کی ساخت میں بڑی دلچسپی ظاہر کی۔ اونہوں نے کارتوسوں کے دھات پیٹنے کی طریقے کے دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ جب آفیسر انچارج نے ایک ستری کو دھات کا ایک ٹکڑا کاٹنے کا حکم دیا۔ تو امیر نے ہتھوڑا اور چھینی اوسکے ہاتھ سے لیکر خود دہات کو کاٹا۔ ہز مجسٹی نے کارخانہ سے روانہ ہونے سے پیشتر اون سب کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے پوری توجہ سے ہر ایک چیز کے دکھلانے کی کوشش کی تھی۔ اسکے بعد ڈمڈم انسٹی ٹیوٹ میں ٹھہر کر ہز مجسٹی نے دو سرداروں کیساتھ لنچ (دوپہر کا کھانا) تناول فرمایا یوروپین رفقا نے دوسرے کمرے میں کھانا کھایا۔ تقریباً ایک بجے موٹر کار میں کاسی پور کا کارخانہ دیکھنے تشریف لیگئے۔ میجر بلوک نے استقبال کیا۔ ایک توپ ڈہال کر دکھلائی گئی ہز مجسٹی نے اس کارخانہ توپ کا اچھی طرح معائنہ فرمایا۔ بارہ بجے میں ۲۰ منٹ باقی تھے کہ منٹو مینا بازار میں فوجی نمود و نمائش کا خاتمہ ہوا۔ بوجہ ہز مجسٹی امیر کی موجودگی کی اسمیں طوالت دیگئی تھی۔ اختتام پر افواہ اڑی کہ امیر ہجوم میں کھو گئے ہیں۔ یہ دس بجے لارڈ کچنر کیساتھ جن کے مہمان تھے۔ تشریف لائے تھے۔ لیکن جاتے ہوئے کسی نے نہیں دیکھا جب گاڑی سامنے آکے کھڑی ہوئی۔ تو وہ خالی تھی کسی قدر ہیر پھیر کے بعد ظاہر ہوا کہ ہز مجسٹی کمانڈر انچیف و سر ہنری میکموہن کیساتھ شمالی دروازے تک پیدل چلے گئے تھے۔ اور وہاں سے لینڈو میں سوار ہوکر مراجعت کی۔

کلکتہ کی مزید نظارے۔ ۳۱ جنوری۔ کل ہز مجسٹی امیر نے لارڈ کچنر کیساتھ لیڈی منٹو کے مینا بازار کی سیر کی اور فوجی نمایش سے نہایت مسرور ہوئے۔ آج امیر نے خضر پور گھاٹ کا معائنہ فرمایا۔ اونہوں نے کئی گھنٹے گھاٹ کے ملاحظہ میں صرف فرمائے تھے۔ لیکن آخر وقت میں امیر نے کہا۔ کہ وہ ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت نہ دے سکیں گے اور صبح کا بقیہ حصہ عجائب گھر کے دیکھنے میں صرف فرمائیں گے۔ جلالت

ماب کو اسٹیمر مسٹوریین پر سیر کروانیکا انتظام کیا گیا تھا جسے ناخدائے سیٹمر نے نہایت خوبصورتی سے آراستہ کیا تھا۔ لیکن قلت وقت کی وجہ سے یہ تجویز فسخ کردینی پڑی۔ ہز مجسٹی اپنی موٹر کار میں ۱۰ بجے صبح کے بعد وارد ہوئے۔ پیچھے سردار اور میجر رابرٹ جی۔ آئی۔ ایم۔ ایس۔ اور سر ہنری میکموہن ہمراہ تھے باوجود گذشتہ ایک دو روز کے طویل سفر کے ہز مجسٹی نہایت مسرور معلوم ہوتے تھے مسٹر الف۔ اے بلیک چیرمین پورٹ کمشنر مسٹر الف۔ جی ڈو میں وائس چیرمین وغیرہ نے استقبال کیا۔ کمشنران بندرگاہ نے ایک خاص سیلون اپنے جلیل القدر مہمان کیلئے آراستہ کی تھی۔ اور چالیس ٹن کا ایک کھلا چھکڑا۔ ہز مجسٹی کے استعمال کیلئے مہیا کیا تھا جسے تجدید رنگ کے علاوہ خوب زیب و زینت دیگئی تھی۔ نیز ایک کھلی گاڑی بھی گردونواح کا نظارہ کرنیکے لئے موجود تھی اسپیشل ٹرین گھاٹ کے متعلق پل کے وسط میں پہونچ کر دفعۃً ٹھہر گئی تاکہ ہز مجسٹی گھاٹ کی پوری طوالت کا اندازہ فرما سکیں۔ ہز مجسٹی پر اس نظارے کا بہت اثر ہوا۔ اونہوں نے دو نالیوں کی دوربین مانگی۔ جو بدقسمتی سے اسوقت کسی کے پاس موجود نہ تھی۔ ٹرین گھاٹ کی بائیں پہلو سے گذر گئی۔ لائن کی دونو طرف ہزاروں آدمی ہز مجسٹی شاہ افغانستان کی دیکھنے کیلئے استادہ تھے۔:۔ ہز مجسٹی امیر نے جہازات کی متعلق بہت سے سوالات کئے کہ وہ کہاں جائیں گے۔ اور یہ کہ ان پر کیا لدا ہوا ہے؟ ہز مجسٹی کا اسٹاف بھی گردونواح کی چیزوں کی تفہیم کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ یہ سن کر بہت مایوس ہوئے کہ یہ جنگی جہازات نہیں۔ بلکہ تجارتی ہیں۔ البتہ بمبئی میں جنگی جہاز ہر مز پر سوار ہوکر اُنہیں اتواپ و دیگر جنگی ساز و سامان کے دیکھنے کا موقعہ ملیگا۔ ہز مجسٹی نے ابتداء میں یہی تصور کیا تھا کہ یہ سب جنگی جہاز ہیں۔ جلالتماب اور اونکے رفقا جنگی امور میں نہایت دلچسپی ظاہر کرتے رہے۔ اسیطرح کل عیسی پور کے کارخانہ اتواپ میں معلوم ہوتا تھا کہ ہز مجسٹی کبھی معائنہ سے ماندہ نہ ہونگے۔:۔ بعدہ ہز مجسٹی امیر حضور وائسرائے کی دخانی کشتی ماڈ نامی میں میجر بڑڈ نائب سیکرٹری صیغہ خارجیہ کیساتھ عجائب گھر دیکھنے کیلئے روانہ ہوئے۔

یکم فروری۔ ہز مجسٹی امیر کلکتے کی سیر سے اس قدر خوش ہو رہے ہیں کہ اونہوں نے اپنی روانگی

۵ فروری تک ملتوی کر دی ہے۔ جب اس امر کی شہرت ہوئی کہ ہز مجسٹی امیر آج جمعہ کو مسجد جیت پور میں نماز پڑھنے تشریف لیجائیں گے۔ تو مسجد و بازاروں میں لوگوں کا نہایت ہجوم ہو گیا ایک مسلمان ...... کا بیان ہے کہ مسجد میں نمازیوں کا اژدھام خوفناک حد تک پہونچا ہوا تھا۔ دوپہر کو مسجد کی تینوں منزلیں صحن سیڑھیاں۔ پہلو کے دالان وغیرہ لوگوں سے بھر گئے مسجد سے تمام جیت پور روڈ و بہ سمت جنوب۔ ہٹننگ سٹریٹ دا سپلینڈ جنکشن تک سڑک کی دونوں طرف لوگوں کا بہت بڑا ہجوم تھا جھنڈیاں وغیرہ لگانیکی بھی کوشش کیگئی تھی بعض ہندوؤں نے اپنے مکانات کی بیرونی حصوں کو آراستہ کیا تھا اور پارچات پر موزون فقرے رنگین حروف میں انکے مکانات کی دیواروں پر آویزاں تھے۔ لیکن دفعتہً یہ افواہ اڑی۔ کہ ہز مجسٹی تشریف نہ لائیں گے۔ لوگ اس پر یقین کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ لیکن آخر کار اس کے صحیح ثابت ہوجانے پر انہیں سخت مایوسی ہوئی۔ کیونکہ امیر کو درست طور پر اطلاع دی گئی تھی۔ کہ مسجد موصوفہ اس قدر بڑی نہیں۔ کہ جہاں وہ بسہولت نماز ادا کر سکیں۔ لہذا ہز مجسٹی نے گذشتہ شب ہی متولیان مسجد کو اطلاع بھیجدی تھی۔ لیکن اس قدر دیر ہوگئی تھی۔ کہ پبلک کو اس سے آگاہ کرنیکے لئے وقت باقی نہ رہا۔ استقبال کمیٹی مسجد میں موجود تھی۔ مگر وہ انتظام کے ناقابل تھی۔ اگر امیر تشریف لاتے تو فی الواقع انہیں سخت تکلیف ہوتی۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ کہ وہ اپنی عدم تشریف آوری کی وجہ سے ایک مہتم بالشان نظارہ سے محروم رہے۔ جو مسجد و راستہ میں انکی ورود کا انتظار کر رہا تھا۔ ہز مجسٹی نے جمعہ کی نماز سٹنگر ہوس ہی مین ادا فرمائی۔ جہاں اس غرض کیلئے ایک بڑا شامیانہ نصب کر دیا گیا تھا۔

عدالت مآب نے درگاہ مجدد الف ثانی پر ایک ہزار روپیہ چڑھانیکے علاوہ ارادہ ظاہر کیا ہے کہ بہت سی اراضی خرید کر کے مزار کے نام بطور جاگیر کے وقف کر دیں گے۔

دھلی کے شیخ اصغر علی کو ہز مجسٹی نے اپنی یادگار میں ہفت رنگی قرآن شریف چھاپنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

جب شاہ افغانستان میڈیکل کالج کلکتہ کے ہسپتال کا معائنہ فرما رہے تھے تو اونہوں نے نیچے کی منزل پر دیسی مریضوں کی چارپائیاں زمین پر بچھی ہوئی دیکھ کر افسر انچارج سے پوچھا کہ: "کیا یورپین اور ہندوستانی مریضوں سے یکساں سلوک کیا جاتا ہے؟" ڈاکٹر انچارج "ہاں جناب"۔ اسکے بعد امیر نے بالائی منزل میں یوروپین وارڈ کا معائنہ کیا۔ وہاں برقی پنکھوں کو بلا جھالر کے موجود پاکر پوچھا کہ "یہ کیا ہے" ڈاکٹر "یہ برقی روشنی سے متعلق ہے" مزید برآں ہز مجسٹی کو یقین دلایا گیا کہ ہندوستانی مریضوں کے کمروں میں بھی برقی روشنی کی جاتی ہے۔ اس پر امیر نے کہا کہ۔ میں نے وہاں برقی روشنی کا اس قسم کا سامان تو نہیں دیکھا۔ آخر ش امیر کو معلوم ہوا کہ یہ برقی پنکھے ہیں جنکی جھالریں بوجہ زمستان اتار لی گئی ہیں۔ صرف یوروپین مریض ہی موسم گرما میں برقی پنکھے کی ٹھنڈی ہوا سے مستفید ہونیکا حق رکھتے ہیں۔ اس سوال جواب کے موقعہ پر ہز مجسٹی افسران متعینہ کی گھبراہٹ سے بہت محظوظ ہوئے۔ لیکن ہز مجسٹی نے منزل زیرین کے مقابلہ میں بالائی منزل کے ہوادار و نفیس ہونیکے متعلق کوئی سوال نہ فرمایا۔

علی پور میں ہز مجسٹی کے کیمپ کو مخزن حیرت کہنا بیجا نہ ہوگا جلالت مآب خود ہسٹنگز ہوس میں رہتے ہیں۔ سٹاف خوشنما میدان میں خیموں میں سکونت پذیر ہے۔ ان خیموں کو ایک طویل روش کے طور پر نصب کیا گیا ہے۔ انکے آگے پولیس کا کیمپ ہے جس میں بنگال کی خفیہ و ظاہری پولیس کے ایکسو سپاہی و عہدہ دار موجود ہیں۔ - ہز مجسٹی امیر جب چڑیا گھر کلکتہ کا معائنہ فرما رہے تھے۔ تو ساڑھے پانچ بجے شام کے بعد نماز کا وقت دیکھکر قریب کے سبزہ زار میں تشریف لیگئے۔ اور وہاں نماز شام ادا فرمائی اسوقت کا نظارہ نہایت فرحت انگیز تھا۔ کھجوروں کے درختوں میں سے روشنی کا پھوٹ پھوٹ کر نکلنا شیروں کا اپنے کٹہروں میں چکر لگانا۔ ہز مجسٹی کا معہ رفقا پاس ہی رکوع و سجود میں مصروف ہونا قابل دید سین تھا۔ - ہز مجسٹی کلکتہ میں آزادانہ طور پر قیام فرما ہے انکی کہیں آنے جانے کا کوئی پروگرام نہیں اور نہ کوئی خاص اہتمام انکی برآمد ہونے پر کیا جاتا تھا ہز مجسٹی دفعۃً ہسٹنگز ہوس سے نکلکر کیمپ والوں کو متحیر کر دیتے تھے۔ عموماً موٹر کار پر شہر کے

نظارونکا لطف اوٹھاتے تہے۔ دوکانون مین اشیا خریدنیکی لئی تشریف لیجاتے تہے۔ غرضکہ وہ ایام قیام کلکتہ کو اچھی طرح بسر فرمانیکا ارادہ رکہتی تہی۔ فی الواقع ایسا جلیل القدر مہمان بہی کلکتہ مین کم آیا ہوگا۔ جو باوجود ہندوستان سے اس قدر قریبی تعلق رکہنے کے ہندو مسلمان ہر طبقہ و فرقہ کے لوگون مین اس درجہ ہردلعزیز ہو۔

منٹو مینا بازار۔ چونکہ یہ امر مشتہر ہوچکا تہا کہ ہز مجسٹی یکم فروری کو چار بجے شام کے بعد منٹو مینا بازار مین تشریف لائین گے۔ اسلئے وہان لوگون کا بہت ہجوم ہوگیا سوا چار بجے ہز مجسٹی سر ہنری میکموہن اور ذاتی سٹاف کے "ممبرون کے ساتھ موٹر کاریون مین تشریف لائے چند منٹون تک موسیقی نواز دستے کا ترانہ سنکر ہز مجسٹی وائسرایگل دکانکی طرف تشریف لیگئے جہان لیڈی منٹو سے ملاقات ہوئی ہز اکسیلنسی نے دکان کی عمدہ چیزین نفیس نفیس دکہلائین۔ جلالت مآب کی طبیعت اسوقت بہت خوش تہی اور وہ فیاضی سے اشیا خرید رہے تہے خصوصًا جواہرات کیطرف انکا میلان زیادہ تہا۔ نیز ایک خوبصورت ایرانی قالین بھی خرید فرمایا لیڈیز وائلیٹ ڈرنی ایلیٹ اور ڈیوک ڈچز آف مانچسٹر بھی اس دوکان پر آگئے فوٹوگرافران کی خاص فائدہ کیلئے ہز مجسٹی امیر و ہز اکسیلنسی لیڈی منٹو وائسرایگل دکانکے سامنے تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر گئے اسکے بعد ہز مجسٹی نے فوٹوگرافونکی دکان دیکھی بعدہ لیڈی منٹو کیساتھ قہوہ خانہ مین چا پی۔:۔ ۲ فروری کا دن امیر نے حضور وائسرائے کیساتھ بارکپور مین بآرام بسر کیا ہز مجسٹی وہان کشتی مین تشریف لیگئے تہے اور موٹر کار مین کلکتہ تشریف لائے دو شنبہ دکانون سے اشیا خرید فرماتے رہے شام کو منٹو مینا بازار مین گئے یہ کسی قسم کا پروگرام تیار کرنا نہین چاہتے اور آزادی سے حسب منشا خود وقت صرف کرنیکے خواہان ہین انکی تجاویز بدل گئے ہین کلکتہ سے روانگی قطعی طور پر جمعہ تک ملتوی کردی ہے اسطرح ممالک متوسط مین چیتے شکار کا شکار نہ کہیل سکینگے۔ لہذا پروگرام کا حصہ شکار کا منسوخ کردیا گیا۔ اگر خیال کیا جائے کہ لیڈی منٹو کے مینا بازار سے سوائے ہز مجسٹی امیر کے تفریح کے اور کوئی فائدہ حاصل نہین ہوا تو یہ بہی بڑی کامیابی ہے کیونکہ کلکتہ کے کسی نظارہ کا ہز مجسٹی کے دل پر مینا بازار کے برابر اثر نہین ہوا۔

سیاحت بارکپور میں سردار علی احمد خان شاہ غاسی ملکی سر ہنری میکموہن ہمراہ تھے شام کو کسی قدر تاریکی ہو جانیکے بعد ہیسٹنگز ہوس میں وارد ہوا اور آٹھ بجے شب کو ہز مجسٹی نے سرداروں کی مختصر جماعت کے ساتھ سفیر کابل کی کوٹھی واقع جیت پور روڈ کا معائنہ فرمایا طول قیام کلکتہ سے ظاہر ہے کہ ہز مجسٹی کلکتہ کے مہتم بالشان نظاروں کو پسند کرتے ہیں۔ اور بجائے کابل کے دار السلطنت ہند کی سیر کو ایک خوشگوار تبادلہ تصور فرماتے ہیں۔ ۲۱ فروری جمعہ کو ہز مجسٹی نے ۹ ہزار روپیہ کی اشیا منٹو مینا بازار میں خریدیں۔ کل ۲ بجے بعد دوپہر کے ہز مجسٹی سر ہنری میکموہن اور میجر برڈ کے ساتھ چورنگی میں۔ وائٹ اوے اینڈ لیڈلا کی دکان پر گئے دکان مذکور کے مختلف صیغوں کو چل پھر کر دیکھا۔ امیر نے تین بچوں کی گاڑی اور ولایتی پلنگ خرید فرمائے۔ اشیا خریدنے کے دوران میں ہز مجسٹی کو دفعتہً نماز کا خیال آیا اینڈ اور ڈی خانہ کے کمرہ فٹنگ روم میں جانماز بچھا دیگئی ہز مجسٹی نماز پڑھکر پندرہ منٹ کی بعد تشریف لائے۔ ایک خاص پلنگ کا امتحان کرنیکے لئے اوپر دری بچھا دیگئی امیر نے اوپر لیٹ کر اور ادھر ادھر کروٹ لینے کے بعد کہا کہ ہاں یہ پلنگ عمدہ ہے اور دوسرا بہت برا تھا ناپسند فرمایا مترجم ساتھ تھا جو ہز مجسٹی کے خیالات دوکان کے مختلف صیغوں کے مہتموں کو آگاہ کرتے جاتا تھا اس اثنا میں وائٹ اوے لیڈلا کی دکان کے آگے لوگوں کا اس قدر ہجوم ہو گیا کہ کمشنر پولیس کو منٹو بازار سے پولیس بلوانیکی ضرورت لاحق ہوئی جو پولیس کے سوار و سپاہی لیکر فوراً موقع پر آیا کسی قدر تکلیف سے امیر کی موٹر کار کے گذرنے کیواسطے راستہ بنایا گیا۔ اور ہز مجسٹی ۵ بجے شام کے بعد وائٹ اوے کی دکان سے مراجعت فرما ہوئے۔ ۲۵ فروری ہز مجسٹی آج صبح سر ہنری میکموہن اور دیگر ہمراہیان سٹاف کیساتھ موٹر گاڑی میں سوار ہوکر بری بحری ذخایر کے معائنہ کیواسطے تشریف لیگئے جہاں انہوں نے مزید خریداری فرمائی۔ پھر گرانڈ ہوٹل میں جاکر ڈیوک و ڈچز آف کناٹ کے ساتھ لنچ تناول کیا شہر میں ہز مجسٹی کی خریداری اشیا بہت بڑے پیمانہ پر پہنچ رہی ہے۔ خرید شدہ اشیا ہر روز ہیسٹنگز ہوس میں جمع ہوتے جاتی ہیں جن میں آرائش مکان کا بہت سا ساز و سامان ہے۔ ان چیزوں کی لیجانے کیلئے خاص ایک مال گاڑی کی ضرورت ہوگی۔ گراموفون میں نہایت ہر دلعزیز ہے شاید اسکی

وجہ یہی ہوگی کہ گورنمنٹ نے ہز مجسٹی کو ایک گراموفون نذر کیا ہے۔ گراموفون۔ خانگی ظروف خوشنما
چڑیاں اور دیگر اشیا امیر کے ملازمین و رفقا خرید خرید کر کیمپ میں لا رہے ہیں۔ کلکتہ میں ہز مجسٹی کے
زیادہ قیام رکھنے کی وجہ سے سرکاری پروگرام تبدیل کر دیا گیا ہے۔ آج شام امیر نے نمائش صنعت ملاحظہ
فرمائی۔ اور دیسی مصنوعات سے بہت خوش ہوئے۔ نمائش صنعت و حرفت میں ہز مجسٹی کی رونق
افروزی ناگہانی تھی جس پر دکانداروں کو اپنا جھٹ پٹ آراستہ کرنی پڑیں ہز مجسٹی کے
پہنچتے ہی بہت سے تماشائی بھی جمع ہو گئے۔ (۱۱ فروری) آج ہز مجسٹی نے میسرز برن اینڈ
کمپنی کے کارخانہ انجنیری کا معائنہ کیا۔ اور کارخانہ کو کچھ فرمائشات دیں۔ بعدہ منٹو مینا بازار
میں تشریف لے گئے۔ جہاں موٹر کاروں کا ملاحظہ فرمایا۔ (۱۲ فروری) ہز مجسٹی امیر کا کیمپ آج
صبح آرام میں تھا چونکہ ہز مجسٹی رات کو بہت دیر میں آئے تھے اسلئے حسب معمول علی الصباح برآمد
نہ ہوئے۔ ہز مجسٹی کی ہمت و جوانمردی حیرت انگیز ہے۔ ممبران سٹاف کو انکی مسلسل دکانوں پر
جانے اور شہر میں سیر و سیاحت کرنے کا اثر محسوس ہو چلا ہے۔ ہز مجسٹی ناشتہ فرما کر پھر موٹر گاڑی
میں سوار ہو کر دکانوں کو دیکھنے کیلئے تشریف لے گئے۔ سہ پہر کو ہز مجسٹی پرنسپ گھاٹ تشریف لے گئے
اور مارگوئریٹہ نامی کشتی میں دریا عبور فرمایا یہ اپنی قسم کی دوسری عالیشان خوبصورت
دخانی کشتی ہے اسکی تیز رفتاری سے امیر بہت مسرور ہوئے ڈیوک آف مانچسٹر بھی اس جماعت
میں موجود تھے بعدہ امیر مینا بازار کے معائنہ کیلئے تشریف لے گئے اور شب میں ہز مجسٹی ہز آنر لفٹنٹ
گورنر بنگال کے ساتھ بلویڈیر میں کھانا تناول فرمائیں گے۔ ہز مجسٹی کے خرید کردہ اشیا میں فوجی
و بحری کارخانہ کی تین کشتیاں ہیں جو ہز مجسٹی نے شکار و تفریح دریا کیلئے خرید فرمائی امیر بچوں سے
اپنی محبت کا برابر ثبوت دیتے رہتے ہیں چنانچہ فوجی و بحری کارخانہ میں انہوں نے ایک
یوریشین بچے کو اوٹھا لیا اوس سے [illegible] چند باتیں کر کے پانچ اشرفیاں کھلونہ خرید
نے کیلئے عطا فرمائیں۔ ہز مجسٹی اپنے لئے ایک [illegible] کی [illegible] وہ اس قسم
کے چند ٹوپیاں دوران قیام [illegible]۔

معلق پلکی تیاری۔ کل علی الصباح امیر کو میسرز برن اینڈ کمپنی انجنیران کا کارخانہ معائنہ کرنا تھا لیکن وہ تیسرے پہر سے پیشتر وہاں نہ پہنچ سکے تین گھنٹے کامل انجنیری عجائبات کو ملاحظہ فرماتے رہے۔ ہز مجسٹی نے ہر ایک امر میں نہایت دلچسپی ظاہر فرمائی ایک درجن کشتیاں اور پانچ چھہ سو گاڑیاں زیر ساخت اور مزید براں سیکڑوں ٹن وزن کی پلونکے حصص اور آہنی شہ تیر بھی رکھے ہوئے تھے ہز مجسٹی نے کارخانہ مذکور کو بہت سی فرمائیشات دیں۔ جن میں سب سی بڑی فرمائیش جلال آباد میں معلق پل تیار کرنے کی تہی جو افغانستان کا حیرت انگیز نظارہ اور ایشیا کا سب سی بڑا پل ہوگا۔ اسکا درمیانی محراب ۳۵۰ فٹ اور بغلونکی ڈیڑہ ڈیڑہ سو فٹ ہوگی اور علاوہ اسکے امیر نے اکثر چھوٹے پلوں اور عام آہنی اشیا کی آرڈر دو ہوڑا یارڈ کی صیغہ خشت سازی میں اینٹونکے متعلق معلومات حاصل کرنے کی نسبت ہز مجسٹی نے بڑا اشتیاق ظاہر کیا اور کابل میں خشت سازی کا کارخانہ قایم کرنیکا ارادہ ظاہر فرمایا۔

اس اثنا ء سیاحت میں لیمیر کے آگرہ پہنچنے کے پہلی شب کو بجلی کے روشنی کا انجن امیر کے کمپ میں کسی وجہ سی بگڑ گیا۔ روشنی کے گل ہوتے ہی افغانی کمپ میں عجیب اضطراب کا عالم پیدا ہوا۔ نصف گھنٹہ تک تمام کمپ پر اندہیرا چھایا رہا۔ کہتے ہیں کہ افغانیونکو کسی سازش کا اندیشہ پیدا ہوا۔ چنانچہ وہ تلواریں کھینچ کر خیمونکی اسوقت تک حفاظت کرتے رہے جب تک کہ روشنی بحال ہوگئی اس اثنا میں بعض انگریزی آفیسروں نے فوراً کمپ میں پہنچکر امیر کو اس تاریکی وجہ بتائی۔ اور پہر بجلی کا انجن درست ہوگیا۔ اور روشنی ہوگئی۔

۸ فبروری۔ ہز مجسٹی دوسری مرتبہ گذشتہ شب لفٹنٹ گورنر بنگال کے مہمان ہو سر ہنری میکموہن مسٹر ڈیس اور افغانی متعدد سردار ہمراہ تہے۔ تمام پارٹی کی تعداد چالیس تھی کہانا کہانیکے بعد امیر بڑے پیانو باجے کیطرف گئے اور دو فارسی غزلیں پیانو کی آواز کے ساتھ گائیں پارٹی بہت خوش ہوئی بعدہ ہز مجسٹی نے کئی اور فارسی کی غزلیں باجے کے بغیر گائیں۔ آپکی آواز بہت اچھی ہے وہ خود بھی سامعین کی طرح محظوظ معلوم ہوتے تہے جب چار انگریزوں نے سکاچ رقص

کیا ہز مجسٹی بہت خوش ہوئے اور خوب داد دی -: نیز امیر جلسہ رقص کلکتہ میں شریک ہوئے اور اس شاندار نظارہ کا امیر پر نہایت اثر ہوا - جلسہ میں بکثرت یوروپین جنٹلمین لیڈیاں جلوہ افروز تہیں - امیر صاحب نے سنا گیا کہ اجمیر میں سیٹھ مولچند جی کے مندر میں ایکہزار روپیہ دیا جو انکی بے تعصبی کا مبین ثبوت ہے -

نماز جمعہ - آج ہز مجسٹی امیر نے زکریا مسجد میں نماز ادا کرنیکا اعلان سے مسلمانوں کو مسرور فرمایا ایک بجے کے قریب بوبازار سے مسجد تک بازاروں میں ہندو مسلمانوں کا بہت بڑا ہجوم ہو گیا - ڈیڑہ بجے کثیر التعداد گاڑیوں کا جلوس مسجد کے طرف روانہ ہوا دو بجنے میں بیس منٹ باقی تہے کہ ہز مجسٹی کی موٹر گاڑی نظر آئی دروازہ پر حاجی نور محمد زکریا ٹرسٹی مسٹر عبد الحسین اور سفیر کابل سے مع دیگر معزز مسلمانوں کی ملاقات ہوئی نماز کے بعد امیر واپس تشریف لے گئے -

کلکتہ سے روانگی (۱۰ فروری) یہ اعلان بڑی احتیاط سے کیا گیا تہا کہ ہز مجسٹی امیر ساڑہے ۰ بجے گذشتہ شب روانہ ہونگے وقت معینہ پر ریلوے سٹیشن پر ہر ایک چیز تیار تہی سٹیشن کو نہایت عمدگی سے سجایا گیا تہا کمشنر پولیس و بقیہ افیسر موقع پر حاضر تہے اور گارڈ آف آنر استادہ تہا قرار یہ پایا تہا کہ سپیشل ٹرین بموجب وقت کلکتہ ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر ہوڑا سے روانہ ہوگی پونے گیارہ بجے شب کی افسران سٹیشن کو اس مضمون کا پیام پہونچا کہ ہز مجسٹی جو کمانڈر انچیف کیساتھ کہانا کہا رہے ہیں ایک بجے صبح سے پیشتر سٹیشن پر نہ پہنچ سکینگے - اس اطلاع سے سخت اضطراب پیدا ہوا کیونکہ بہت سے افسر پلیٹ فارم پر جمع تہے اور حکام ریلوے کو معلوم ہوا کہ سپیشل ٹرین کے متعلق انکا تمام انتظام درہم برہم ہو گیا - اور نیا ٹائم ٹیبل بنایا جائیگا ساڑہے ۹ بجے ۶۳ لائٹ انفنٹری کے سو جوان بطور گارڈ آف آنر ہوڑا پلیٹ فارم پر جس پر سرخ بانات بچہی ہوئی تہی صف بستہ استادہ ہو گئے - گورنمنٹ ہوس کا ایک مصاحب فارن آفس کے مسٹر کلارک ایجنٹ ایسٹ انڈین ریلوے اور کمشنر پولیس یہاں موجود تہے - ساڑہے ۱۰ بجے چند فوجی افسر موٹر گاڑیوں میں آئے - لوگوں نے غلطی سے سمجھ لیا کہ ہز مجسٹی مع سرداران ہمراہی کے تشریف لائے ہیں - سب متوجہ ہو گئے گارڈ

آف آنر کو معمولی اعزاز سے امیر کو قبول کرنیکی لئے تیار کیا گیا۔ جبکہ سب کی آنکھیں ادہر لگی ہوئی تھیں دفعتہً لوگونکو اپنی غلطی معلوم ہوگئی کہ امیر ایک بجے صبح سے پیشتر تشریف نہ لائیں گے ہز مجسٹی کا اسٹاف پہلے ہی سٹیشن پر پہونچکر گاڑیوں میں بیٹھ گیا تھا۔ التوای روانگی کی خبر معلوم ہونیکے بعد فوجی افسر سپاہیوں کو علی پور واپس لیگئے جہاں کہ وہ مقیم ہیں جس راستہ سے امیر نے آنا تھا وہاں سے بھی یورپین افیسر واپس چلے گئے صرف پولیس آخر وقت تک استادہ رہی آخرکار اڑہائی گھنٹہ کے بعد ہز مجسٹی نمودار ہوئے وہ ایک بجے بعد نصف شب ہوڑا اسٹیشن پر پہونچے۔ اور فوراً ہی اسپیشل روانہ ہوگئی۔

چڑیا گھر کلکتہ میں زہریلے سانپوں کی معائنہ کیوقت انکے منہ سے زہر کی تھیلیاں نکالنے کا عمل بھی دکھایا گیا۔ سینٹ پالس میں ہز مجسٹی افغان سپہ سالار کی پوری وردی پہنے اور بہت سے تمغے لگائے ہوئے تھے جنمیں سینٹ میکائیل و سینٹ جارج کا تمغہ بھی تھا کلکتہ میں ایک محتاج برہمن کی عرضی پیش ہونے پر امیر نے اسے افغانستان کے صیغہ مال میں صہ روپیہ کی جائداد مرحمت فرمائی۔ گھوڑ دوڑ کلکتہ میں ہز مجسٹی امیر کی ایک دلچسپ حکایت بیان کیجاتی ہے دوڑ کے درمیانی وقفہ میں ہز مجسٹی کو تولنے کی جگہ اور دیگر گھوڑوں کی سیر کرائی گئی معائنہ کے اختتام پر امیر نے یہ تصور کر کے کہ یہاں بھی منٹو مینا بازار کی طرح اخذ زر کی توقع کیجاتی ہے۔ اپنے رہنما ٹرف کلب کے اعلی اسٹیورڈ کو ایک اشرفی دی جنکا نام آنریبل مسٹر اپکا ہے۔ کلکتہ میں ہز مجسٹی کی حاضر جوابی سے امیر کی روانگی کی شب کو لفٹنٹ گورنر بنگال کو آخرکار ساکت رہنا پڑا ہز آنر نے آخر وقت میں یہ کہنے کی جرات کی کہ اگر جلد جانیکی کوشش کیجائیگی تو ہگلی کا پل اوٹھا لیا جائیگا۔ اور ہز مجسٹی دریا کو عبور کرنیکے ناقابل ہونگے امیر نے بجواب کہا کہ کیا مضائقہ ہے اس قسم کے خیالات آپ ملکی عہدہ داروں کیلئے جو نرم و گرم بستر اور بہت جلد سونیکی خواہش مند ہوتے ہیں لیکن لارڈ کچنر اور میں سپاہی ہیں ریل میں پڑا ہوا ہم بھی ہماری پہونچنیکا کام دیسکتا ہے۔ اگر پل اوٹھا لیا جائیگا تو کیا پرواہ ہے۔ اسکے بعد [illegible] ہز مجسٹی کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ ہز اکسیلنسی حضور وائسرائے نے بذات خود امیر سے کلکتہ میں کوئی پولیٹکل گفتگو نہیں فرمائی۔ لیکن جو کچھ کہنا چاہتے تھے وہ لارڈ کچنر کے توسط سے کہا جاتا کیونکہ

ہز مجسٹی بذات خود ایک سپاہی سپاہیونکی قدردان ہیں اور لارڈ کچنر کو بحیثیت انکی لائق سپہ سالار ہونیکی قدر
و وقعت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ کلکتہ میں فرازملک کی ایک کارخانہ حرم کے معائنہ کی دوران میں آپکے
پاؤنکا ناپ لیا گیا۔ اور درانحالیکہ یہ کلونکی متعلق گفتگو کر رہی تہے نصف گھنٹہ میں بوٹ تیار کرکے
حاضر کردیا گیا۔ امیر اس بدارات پر بہت خوش ہوئے لیکن حیران نہوئے کیونکہ کابل کے کارخانہ حرم میں
ایسا بوٹ ۳۲ منٹ میں تیار ہوسکتا ہے۔ ہز مجسٹی امیر بمبئی جاتے ہوے سیتارام پور میں کانپور کا
معائنہ نہ فرما سکے کیونکہ انکی سپیشل ٹرین شب شنبہ کو سیدہی بمبئی روانہ ہوگئی۔ اتوار کی شام کو ہز مجسٹی
نے الہ آباد میں کہانا تناول فرمایا۔ کلکتہ میں سنا جاتا ہے کہ امیر صاحب نے بڑی ہی فیاضی کیساتھ
کام لیا ہے چنانچہ مستریوں وغیرہ کو انعامات دینے اور خرید فروخت میں ضرورت سے زیادہ روپیہ دریا
دلی سے صرف کرنیکی علاوہ ایک گلوبند اور ایک جوڑی پونچی ہز اکسیلنسی لیڈی منٹو اور لیڈی فرائزر کو
عطا فرمائی ایک روز منٹو مینا بازار میں یاقوت کی دو انگوٹھیاں اور موتیونکا ایک بیش بہا
مالا خرید کر ہز مجسٹی نے لیڈی منٹو و فرائزر کو انکی عمدہ دکانونکی صلہ میں نذر کیا۔

بمبئی

استقبال کی تیاری۔ ہز مجسٹی کی سپیشل ٹرین کی ریلوے سٹیشن میں داخل ہوتی ہی توپخانہ
سے ۳۱ اتواپ کی سلامی سرکی گئی ۱۰۹ انفنٹری کے سوجوانونکا گارڈ آف آنر معہ دستہ موسیقی
کماتحتی یوروپین افیسر موجود تہا۔ گارڈ ہز مجسٹی کے پلیٹ فارم پر اوترنے پر اسلحہ پیش کیا پونہ ہارس کا
باڈی گارڈ اور ہز اکسیلنسی گورنر کا باڈیگارڈ ہمراہ تہا۔ ۱۲۰ انفنٹری کے (۱۰۰) جوانونکا گارڈ
آف آنر معہ دستہ موسیقی کماتحتی یوروپین افیسر جاے قیام پر تعینات کیا گیا تہا گارڈ نے کو ہز مجسٹی
کے گاڑی کی پہونچنے پر سلامی دی۔ ہز مجسٹی کی دوران سیاحت میں ۳۴ واں رسالہ پونہ سفری
گارڈ ہم پہونچایا گیا تہا۔ جو باقاعدہ گشتوں میں ہز مجسٹی کے ہمراہ رہا کیا۔ اسمیں ایک برٹش اور ایک
ہندوستانی افسر دو دفعدار اور ۲۶ سوار تہے۔ ہز مجسٹی کی سلامی کے متعلق حکم تہا کہ افغانی قومی ترانہ بجایا جا

مسلمانان بمبئی کی مسرت۔ بمبئی کی مسلمان آبادی آج خوش و بشاش ہے متمول مسلمان تاجر و دیگر کمیونٹی کی دیگر آراکین بازاروں اور گھروں کی آرائش میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔ گذرگاہ پر کاغذ کے پھریرے گھروں کے ادھر ادھر اڑ رہے ہیں۔ اور متعدد مقامات پر بڑی بڑی پھریرے بھی نصب ہیں۔ جامع مسجد زکریا مسجد۔ نوابی مسجد۔ اور دیگر مقدس مقامات نہایت خوبصورتی سے جھنڈیوں سے آراستہ کئی گئے ہیں جن میں رات کو ہز مجسٹی کی آمد کی خوشی میں چراغان ہوگا۔ گورنمنٹ بمبئی کے پولیٹیکل سکرٹری مسٹر کوئین نے ہز مجسٹی کے استقبال کا تمام انتظام و اہتمام مکمل کر لیا ہے۔

۱۲ فروری - ہز مجسٹی کو انکی سپیشل ٹرین کی بمبئی پریزیڈنسی میں داخل ہونے پر ہز اکسیلنسی گورنر کا مندرجہ ذیل تار خیر مقدم موصول ہوا "میں ہز مجسٹی کو بمبئی پریزیڈنسی میں تشریف لانے پر تہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔ اور توقع کرتا ہوں کہ یہاں ہز مجسٹی کی سیاحت خوشگوار ہوگی" بجواب اسکے ہز مجسٹی نے مندرجہ ذیل تار دیا "آپکی پر شفقت خیر مقدم کے جواب میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور متوقع ہوں کہ بمبئی کے چند روزہ قیام کو میں خوش آئین پاؤنگا" ہز مجسٹی کی رونق افروزی بمبئی میں ٹھیک ساڑھے ۴ بجے سپیشل ٹرین کے ذریعہ وکٹوریا سٹیشن پر ہوئی ہز مجسٹی اور ہز اکسیلنسی کے جو اسپیگاڑی میں سوار ہونے سے پیشتر معمولی تعارف اور باہم گفتگو ہوئی۔ ہز اکسیلنسی گورنر بمبئی سوا ۳ بجے پورے اسکورٹ اور کپٹن گریولی ایڈیکانگ و پولیٹیکل افسر کے ہمراہ اسٹیشن پر آئے تھے ہز مجسٹی مسکراتے ہوئے ٹرین سے اترے۔ ہز اکسیلنسی سے شیکہنڈ کرنیکے لئے بڑھے ہز مجسٹی سرخ وردی پہنے تھے اسکے بعد ہز مجسٹی کے ذریعہ سے باقاعدہ تعارف ہوا۔ امیر البحر چیف جسٹس ممبران کونسل اور لفٹنٹ جنرل کمانڈنگ اسٹرن کمانڈ کے بعد دیگرے پیش کئی گئی۔ امیر نے ہر ایک سے نہایت تپاک سے ہاتھ ملایا امیر البحر نے بحری افسروں کی ملاقات کروائی چیف جسٹس نے ججوں کو پیش کیا۔ چیف سکرٹری گورنمنٹ نے زائد ممبران کونسل کو ہز مجسٹی سے انٹروڈیوس کروایا۔ لفٹننٹ جنرل کمانڈنگ نے فوجی افسروں کی نسبت یہی خدمت انجام دیا۔ امیر اپنی مترجم کرنل اعظم اللہ خان بہادر کی وساطت سے افسروں سے گفتگو فرماتے رہے۔ ان میں سے بعض سے امیر نے اپنی اتاجیون خان بہادر مولا بخش صاحب اور

میجر برڈ کا تعارف کروایا جب ہز مجسٹی امیر ہز اکسیلنسی لارڈ لیمنگٹن۔ سر ایچ میکموہن کیساتھ گورنمنٹ ہوس کو روانہ ہوئی تو حاضرین نے نہایت جوش و خروش سے چیئرز دی۔ پونہ کا رسالا اور ہز اکسیلنسی کا باڈیگارڈ ہمراہ تہا۔ گو آج تعطیل کا دن نہ تہا تاہم ہر طبقہ و فرقہ کے ہزاروں آدمی خیر مقدم کیلئے موجود تہی۔ اسلامی حصہ میں خوب زیب و زینت کیگئی تہی۔

سمندر کا پہلا نظارہ۔ اسموقع پر پہونچکر جہاں راستہ خلیج کی پشت سے جاتا تہا ہز مجسٹی نے اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ سمندر دیکھا بعدہ اپنی کوٹھی جو پہاڑی پر واقع ہے وہاں سے نظارہ معائنہ فرمایا ایک طرف خلیج کی پشت کا حصہ ہے دوسری طرف کچھ فاصلہ پر بندرگاہ اور خوشنما جنگی بیڑا ادھر ادھر تجارتی جہازوں کی ساتھ دکھائی دیتا ہے ۵ بجے شام کی ہز مجسٹی نے گورنمنٹ ہوس میں ہز اکسیلنسی سے شاہی ملاقات فرمائی یہ دربار گو شاہی تہا لیکن کسی قدر بیقاعدہ تہا ہز مجسٹی و ہز اکسیلنسی مسرت قلبی سے گفتگو کرتے رہے سر ہنری میکموہن مترجمی کا کام دیتے تھے ابھی اثنا میں چاء آئی روانگی بہی آمد کی طرح حسب ضابطہ نہایت شاندار تہی ہز مجسٹی نے استقبال کے اعلی انتظام پر شکریہ ادا کیا۔ اور بمبئی کے دیکھنے سے جو خوشی ہوی تہی اوسکا ذکر کیا۔ آج شام شاہی دعوت میں لارڈ لیمنگٹن نے حسب ذیل تقریر فرمائی ۔:۔ صاحبان! میں آپسے اب درخواست کرتا ہونکہ ہز مجسٹی امیر افغانستان کا جام صحت نوش فرمائیں جنکی موجودگی کو میں اونکی وجہ سے اور ہمسایہ فرمانروا ہونیکی علاوہ بطور انکی دوست ہونیکی بہی خیر مقدم کہتا ہوں۔ جناب نے انکو مجہے ملنے کا اعزاز ملا ہے وہ اس پریزیڈنسی کے سرکاری صیغہ کی نائب ہیں انکی فرضی اور دار السلطنت کی باشندونکی جانب سے جن کا بہت بڑا ہجوم آج سہ پہر کو نظر آیا۔ لیس مجہے یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ ہم سب کے سب یور مجسٹی کو بمبئی تشریف لانے پر خیر مقدم کہتے ہیں۔ ہماری پر تپاک خیر مقدم کی صرف یہی وجہ نہیں کہ یور مجسٹی نہایت عالی مرتبہ مہمان ہیں۔ بلکہ اکثر ذرایع سے ہم یور مجسٹی کے حالات سیر و سیاحت ہند سے آگاہ ہوتے رہے ہیں ہم نے آپکی تقریریں سنی ہیں اور آپ کی کارروائیوں اور طریقہ عمل کی جہاں بین کی ہے جو بلا شبہ ہی ہمدردانہ ہے جیسا کہ پر...

اور معلوم ہوا ہے کہ یور مجسٹی کس غور و خوض سے ہندوستان کی جدید زندگی کی تعلیمی تجارتی اور علمی ترقیوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں اور انہیں خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور اونکے حالات سننے کے مشتاق ہیں۔ نیز یور مجسٹی کے سپاہیانہ صاف دلی اور دل آویز تقریریں یہ تمام باتیں۔ اسپر دال ہیں کہ یور مجسٹی کی رونق افروزی پر تہ دل سے اظہار مسرت کیا جائے ہمیں امید ہے کہ یور مجسٹی کو اس شہر میں بہت سی دلچسپ باتیں ملیں گی صرف بندرگاہ اور سمندر جو ہمیں گھیرے ہوئے ہے میں خیال کرتا ہوں کہ یور مجسٹی کے لئے ایک نئی چیز ہوگی اور ہمیں امید ہے کہ ہز ایکسلنسی امیر البحر نوبلک معظم ایڈورڈ ہفتم کے جنگی جہازات کی قابلیت اور اونکے کلوں وغیرہ کا بہ نمونہ ایک دکھانے میں کامیاب ہونگے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہم لوگوں میں آپکا قیام فرحت و مسرت کا موجب ہوگا۔ اور جب آپ بعزم کراچی ہم سے رخصت ہونگے تو ہماری تمنا ہے کہ کراچی کا رخ جو اس پریزیڈنسی کا ایک بارونق حصہ ہے سفر ہی خوشگوار رہیگا۔ میں آخر پر دعا کرتا ہوں کہ سفر آئندہ میں صحت و سلامتی آپکی رفیق ہو۔ اور یور مجسٹی کی یہ سیاحت اس ملک اور افغانستان کی باہمی اتحاد کو مزید تقویت بخشنے کا باعث ہو۔ اب میں لیڈیز جنٹلمین سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہز مجسٹی امیر افغانستان کی صحت و سلامتی اور وطن کو بمسرت مراجعت کی نسبت جام بھر کر نوش فرمائیں۔" جام صحت کے جواب میں ہز مجسٹی نے فارسی میں حسب ذیل تقریر فرمائی "ہندوستان کیا آیا گویا میں اپنے مہربان دوستوں کے ملک میں آگیا ہوں ہندوستان آنے سے پیشتر ہم اپکو دوست کہتے تھے۔ اب میں یہ کہنے کے قابل ہوں بلکہ ہماری دوستی بمنزلہ ایک پودے کی تھی اب تو وہ درخت کے مانند ہوگئی ہے یہ ایسا عظیم الشان درخت ہے کہ ہم اسکے سایہ میں بیٹھ سکتے اور پھل جمع کر سکتے ہیں۔ میں اپنے مہربان دوستوں کی عنایتوں اور مشفقانہ آمیز برتاؤ کا کسی طرح شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ میں نے ہندوستان میں بہت سا تجربہ حاصل کیا ہے اور توقع ہے کہ میں آئندہ اس سے اپنے ملک کو فائدہ پہونچا سکونگا۔ مجھے یہ کہنے

دیکھیگے کہ افغانستان کبھی ہندوستان کی دوستی سے منہ موڑیگا جبتک کہ سلطنت ہند دوستی کو قائم رکھنے کی خواہاں ہوگی تب تک افغانستان و برطانیہ باہم دوست رہینگی دوران سیاحت ہند میں میرے اسقدر ذاتی دوست ہوگئے ہیں کہ میں یہ کہہ سکتا ہون کہ اب میں بجائے کسی غیر ملک کے اپنے ملک میں ہون آج شب ہم سب ہز ایکسیلنسی گورنر کے مہمان ہیں لہذا آپ سے درخواست کرتا ہونکہ میرے مہربان دوست لارڈ لیمنگٹن کا بہترین جام صحت نوش کریں۔ :- ۱۳ ؍فروری) ہز مجسٹی امیر نے آج علی الصباح گورنمنٹ ہوس کے ملحقہ میدان میں چہل قدمی فرمائی اور پھر قیامگاہ پر واپس آکر چند یورپین کپڑوں کی خواہش ظاہر کی انسپکٹر سلیوان نے فوراً شہر سے درزی طلب کرنیکے لئے آدمی بھیجا ساڑھے ۹ بجے صبح کے امیر موٹر کار میں جسے لفٹنٹ جنکنس چلاتے تھے مسٹر فلپ ڈپٹی کمشنر کے ساتھ بنگلہ سے روانہ ہوئے جنرل سر آرچیبالڈ ہنٹر سر ہنری ہیکسن جنرل رچارڈسن کرنل مرے اور دیگر افسر بھی موٹر گاڑیون میں سوار ہز مجسٹی کی جلوس میں شامل ہوئے سواری کلابہ کو چلی جہان امیر نے شمالی و جنوبی توپخانوں اور اسٹراک کی باڑی کو معائنہ فرمایا دو چوبی نشانہ کشتیوں سے کھینچ کر سمندر میں ڈالے گئے تھے جن پر شاہی سیاہ قلعہ نے ساڑھے دس بجے دس انچ کی اتواپ سے نشانہ لگانی شروع کی ہز مجسٹی اس گولہ باری سے بہت خوش ہوئے۔ جنوبی توپخانہ کلابہ کی اس قسم کی دو اتواپ نے ۸ گولے سر کئے تیسرا گولہ خود امیر نے دور سے ایک برقی بٹن کو دبانے سے چلایا۔ امیر چاہتے تھے کہ وہ قریب سے توپچی کی جگہ استادہ ہوکر گولے چلائیں لیکن خیال کیا گیا کہ توپ کے چلنے کی سخت خوفناک آواز سے امیر کو تکلیف ہوگی پس اس گذارش پر امیر نے خود قریب سے توپ سر کرنیکا ارادہ ترک فرمادیا۔ پھر شمالی توپخانہ کلابہ کی چھ انچ کی اتواپ سے گولے سر ہوئے انکے بعد میں چھ انچ بہ شان (۷) اتواپ نے ۸ گولے چلائے ہز مجسٹی نمبر (۵) کی جدید اتواپ ۲ ،۹ - ۱ اور (۶) و (۱۰) انچ کی اتواپ کی مونٹنگ کے غائب ہوجانے سے بہت خوش ہوئے جسکی کل تبادیکھی جب گولہ باری ختم ہوچکی تو ہز مجسٹی نے حفاظت گاہ میں اس ایک گھنٹہ کی عمدہ تفریح پر اظہار مسرت فرمایا۔

خریداری اشیاء۔ کلکتہ میں خریداری اشیا امیر صاحب کو سیر نہیں کرسکی آج سپہر کو

امیر نے چند گھنٹے بری بحری سلطنوں میں سیر کی اور پھر تشریف لاکر مزید خریداری کا بھی وعدہ فرمایا وہاں سے گھوڑدوڑ کے
میدان کو روانہ ہوئے جہاں کمال بے تکلفی سے گھوڑدوڑ کی سیر فرماتے رہے جنرل چارٹرس نے ہز مجسٹی نے تین تین گھوڑے
چُنے جو انکے خیال میں جیتنے والے تھے اور ان پر بازیاں لگائیں جنرل کے تین منتخب کردہ گھوڑوں میں سے دو جیت گئے امیر نے
ہنسے اور جنرل کو انکی کامیابی پر مبارکباد دی اور اسکی اختتام پر لارڈ لیمنگٹن لیڈی جنکنس وغیرہ کی ساتھ چائے میں
شریک ہوئے رات کو ہز مجسٹی سر لوئیس چیف جسٹس و لیڈی جنکنس کی دعوت میں تشریف لیگئے جو انہوں نے اپنی کوٹھی میں
دی تھی منتخب یورپین جنٹلمین کی مختصر جماعت موجود تھی جسمیں لارڈ لیمنگٹن بھی شامل تھے شہر کے خوش الحان
گویوں نے اپنے راگوں سے پارٹی کو محظوظ کیا یہ دعوت مختصر و پرائیویٹ قسم کی تھی - ۱۴ فروری آج یونیورسٹی
ہال کو ٹاؤن اور سکریٹریٹ کو ہز مجسٹی کی ملاحظہ کیلئے آراستہ کیا گیا تھا لیکن انہیں معائنہ کرنیکی بجائے ہز مجسٹی نے
پھر بری و بحری کارخانہ میں جانا پسند کیا جہاں وہ کارخانے کے کھلتے ہی ادھر روانہ ہوئے صبح کا بہت سا وقت ہز مجسٹی
نے یہاں بسر کیا اور بہت سی اشیاء خرید فرمائیں پھر لنچ کہانیکی لئے قیام گاہ کو واپس آئے -

بیڑہ جہازات کا معائنہ - آج تیسرے پہر ہز مجسٹی نے اپولو بندر میں بیڑہ جہازات کا ملاحظہ فرمایا
کنارے پر لوگوں کا نہایت ہجوم تھا موٹر کار سے ایسے اترنے پر خوب زور و شور سے چیئرز ہوئے اور توپ سلامی سر ہوئیں -
کمانڈر نے استقبال کیا اور ایک جنگی جہاز نے ۳۱ - توپ کی سلامی سر کی امیر نے جہاز ڈائڈم پر برقی بٹن کے دبانے
سے ایک توپ چلائی بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحری سامان جنگ و کلوں کی نسبت بری ساز و سامان کی بہت کم دلچسپی لیتے
ہیں - جہاز پر سر انہوں نے فرمایا کہ میرے ملک میں کوئی سنتری نہیں جیسا یہ ہے شخص سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ بازار میں نہ
چلے تو وہ اسکی تعمیل کرتا ہے تاریکی ہو جانے پر جہازات پر روشنی ہوئی اور رات کو ہز مجسٹی سرکس کے معائنہ کیلئے تشریف
لیگئے اور آخر تک سرکس میں موجود رہے اور یہاں کے کرتبوں سے بہت محظوظ ہوئے - ۱۵ فروری آج صبح امیر
سید احمد دلوجی سنجار کی دکان پر تشریف لیگئے نیچے کے منزل میں امیر نے ایک نہایت نفیس سیاہ چوبی فرنیچر دیکھا جو ایک
ہندوستانی والی ریاست کی فرمایش سے کارخانہ نے تیار کیا تھا اسکی قیمت دریافت کرکے امیر صاحب خود ہی اوسکے
خریدار ہو گئے ہز مجسٹی اور آپکی جماعت ہندوستانیوں کو لکڑی کے کام میں ایسا ماہر کاریگر پاکر بہت خوش ہوئے -
جامع مسجد میں نماز پڑھکر امیر وریارڈی ٹریچر اینڈ کمپنی کے کارخانہ میں گئے جہاں اڑھائی بجے تک رہکر اپنے بنگلہ کو واپس لوٹ آئے

آج ہز مجسٹی شام کو کشتیوں کی کلب میں تشریف لیگئی اور سر لارنس و لیڈی جنکنس جا پہنچی ۱۶ فروری کی صبح کو آنریبل مسٹر فلیٹن کے بنگلہ پر کہانا تناول فرمایا اسکی بعد ہز مجسٹی ہنری کیمو بل اور لفٹنٹ جنکنس کے ساتھ سلطان عبدالوحید سوداگر اسپان کے گہوڑونکی ملاحظہ کیلئی تشریف لیگئی اور بارہ گہوڑے خریدے جن میں گاڑی کی گہوڑونکی جوڑیاں و عربی گہوڑے بھی تھے تیسرے پہر گہوڑ دوڑ میں تشریف لیگئی اور رات کو سر چالڈ ہنٹر کے ساتھ کہانا تناول کیا اسکی بعد تجویز ہوئی کہ امیر صاحب کو گورنمنٹ بمبئی کے برساتی صدر مقام پونہ کی بہی سیر کروائی جائے۔

پونہ

(۱۷) فروری کو صبح کی ۸ بجے ایک سپیشل ٹرین ہز مجسٹی کو پونہ لیجانیکی لئے انتظار کر رہی تہی جس میں ہز مجسٹی کی تشریف لیگئی یہاں گنیش کہنڈ میں گورنمنٹ ہوس دیکہنے کیلئے اترے گو آج کل یہ اجڑا پڑا تہا کیونکہ مکانکی رونق مکین سے ہوا کرتی ہے ہز اکسیلنسی کے عدم سکونت سے اوداسی چہا رہی تہی بعدہ ہز مجسٹی روشنرل تشریف لیگئی جو دریا کی کنارے واقع ہے اور پونہ کا بہترین مقام ہے یہاں جنرل ہنٹر کیساتھ لنچ تناول کیا۔ : ہز مجسٹی امیر کا پروگرام بالکل نئے قالب میں ڈہل گیا ہے آپ کسی قدر دیر سے بمبئی سے کراچی روانہ ہونگے۔ کراچی میں چند ہی گہنٹے قیام ہوگا اور اسی روز شام کو لاہور روانہ ہوجائنگی بہاولپور میں ٹہرنے اور خانپور میں شکار کہیلنے کا ارادہ فسخ کر دیا گیا ہے راستہ میں صرف سکر کا پل دیکہیں گے ہز مجسٹی امیر نے آج صبح قلعہ میں جانے اور اشیا کی مزید خریداری فرمانیکا ارادہ ظاہر فرمایا دو موٹر گاڑیاں تیار رکہی گئیں تہیں ساڑہے ۱۰ بجے امیر صاحب بنگلہ سے برآمد ہوئے اور سیدہے ٹیر سیچر اینڈ کمپنی کے کارخانہ واقع ہارن بی روڈ میں تشریف لیگئی۔ یہاں دو گہنٹوں سے زیادہ رہے اور بہت سی چیزیں خریدیں بعدہ رائل بمبئی یاچ کلب میں لنچ کہایا۔ آج رات ہز مجسٹی امیر ہز اکسیلنسی لارڈ لیمنگٹن کیساتھ کہانا تناول فرمائی بعدہ گورنر بمبئی اور چالیس رفقا کی ساتھ ہارمسن سرکس میں تشریف لیگئی سرکس میں امیر کے بیٹہنے کیلئے ایک خاص جگہ بنائی گئی تہی۔ (۲۰) فروری آج کا دن ہز مجسٹی امیر نے آرام سے بسر کیا لنچ سے پہلے بنگلہ سے برآمد نہیں ہوئی اسکی بعد اشیا خریدنے تشریف لیگئی اور فوٹوگرافر کے ہاں بہی گئی جہاں مختلف لباسوں میں اپنی تصویر اتروائی آج آنریبل مسٹر موئر میکنزی ممبر دوم کونسل کے ہاں دعوت تہی لیکن آنریبل موصوف کی بیمار ہوجانے سے دعوت ملتوی رہی (۲۲) فروری ہز مجسٹی امیر بلا سرکاری پابندیوں کی بآرام و اطمینان اپنی قیام سے محظوظ ہو رہے ہیں آج اونہوں نے سر لارنس و لیڈی جنکنس کے ساتھ لنچ تناول کیا بعدہ زکریا مسجد میں نماز جمعہ پڑہی

بمبئی سے روانگی - (۲۵ فروری) آخر وقت تک یہ خیال تھا کہ غالباً ہز مجسٹی چند روز بمبئی میں اور قیام کرینگے لیکن امیر نے کل یہ فیصلہ کر دیا کہ بحری سفر جو اب تک ملتوی تھا ۲۵ کو شروع کر دیا جاے کیمپ پر گارڈ آف آنر یورپین افسر کے ماتحتی میں موجود تھا ہز مجسٹی ۱۲ بجے بنگلہ سے برآمد ہوے گاڑی میں سوار ہونیکے وقت دستہ گارڈ نے سلامی اتاری اور افغانی قومی ترانہ بجایا گیا ہز مجسٹی امیر ہنری جنکنس اور دیگر نیز دوستوں سے باتیں کرتے ہوے بیرونی گھاٹ کشتی میں سوار ہو کر جنگی جہاز ات کیطرف تشریف لیگئے اسموقع پر ۳۱ - اتواپ کی سلامی سر ہوئی جسکے شور سے عجیب کیفیت تھی جہاز ہر مز کو معائنہ کرنیکے بعد سٹیمر ڈفرن میں سوار ہوے جو سٹیمر ہائی فلائیر کے اسکوٹ میں کراچی روانہ ہوا سٹیمر ڈفرن کو متحرک ہونے پر دیگر جنگی جہازوں نے بھی سلامی کی توپیں سر کیں -

کراچی

۲۷ فروری سٹیمر ڈفرن جسپر ہز مجسٹی امیر سوار تھے ہائی فلائیر سٹیمر کے اسکوٹ کیساتھ آج ایک بجے بعد کراچی پہونچا جب جہاز منورا کے مقام سلامی کے پاس سے گذرا تو ۳۱ - اتواپ کی سلامی سر ہوئی کمشنر سندھ و کرنل فیوج اپنے سٹاف کی ہمراہ پائمز پر استقبال کیلئے موجود تھے (۱۰۵) مرہٹہ پیدل دستہ کا گارڈ آف آنر استادہ تھا جسے ہز مجسٹی نے ملاحظہ فرمایا اسکے بعد دریا کو عبور کرکے منورا گئے جہاں سے واپسی کیوقت انہیں بندرگاہ کی حفاظتی ساز و سامان کا معائنہ کرنا تھا چار بجکر ۴۵ منٹ شام کے موٹر کار میں بندرگاہ کی سڑک پر روانہ ہوے سڑک مذکور پر تماشائیوں کا بہت بڑا ہجوم تھا -

۲۸ فروری ہز مجسٹی امیر کل لنچ کھانیکے بعد جہاز رچمونڈ کرافورڈ میں سوار ہو کر بندرگاہ کی داخلہ کیطرف تشریف لیگئے جہاں ایک بڑی کشتی نشانہ کے جانے پر اڑائی گئی لیکن بوجہ دیر ہوجانے کے ہز مجسٹی منورا نہیں گئے ہز مجسٹی نے کیماڑی واپس جا کر جہاز ڈفرن پر تھوڑی دیر آرام کیا ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر کپتان بلیک ڈائرکٹر صیغہ بحر اور دیگر افسران جہاز ڈفرن گذرگاہ پر ہز مجسٹی کو خدا حافظ کہنے کیلئے جمع ہوے امیر نے جہاز ڈفرن پر آرام و آسائش کے اعلیٰ انتظام پر خوشنودی ظاہر کی اور ملازمان جہاز کو فیاضی سے زر نقد انعام عطا فرمایا اسکے ہز مجسٹی موٹر کار میں سوار ہوے ہنری میکموہن اور کمشنر سندھ وغیرہ ہمراہ تھے بندرگاہ کی سڑک سے سرکاری باغات کو گئے چڑیا گھر میں امیر نے دیر تک معائنہ فرمایا پیچلی کی دکان پر ٹھہر کر انہوں نے اشیا خریدیں وہیں نماز شام ادا کی اسکے بعد وکٹوریا روڈ وغیرہ سے ہوتے ہوے ریلوے سٹیشن چھاونی پر وارد ہوے -

لاہور کو روانگی - چونکہ ہز مجسٹی وقت معترہ سے پیشتر چھاونی کے اسٹیشن سے روانہ نہیں ہوسکی لہذا گارڈ واپس بلالیا گیا اور ۲۱ - اتواپ کی سلامی دوسری صبح کو سرہوئی پولیس کا انتظام نہایت عمدہ تھا مسٹر ای - ایل فرنچ انسپکٹر جنرل ریلوے پولیس ہمرکیساتھ لاہور گئے کمشنر سندھ جنرل سمتھ ڈوورن - کرنل ویسٹ مولیمینڈ مسٹر ریتھوڈس وکروچ ودیگر یوروپین جنٹلمین وشرفائی ریلوے اسٹیشن پر ہز مجسٹی کو خدا حافظ کہا روانگی سے پہلے کمشنر سندھ اور انکی میم صاحبہ کو ایک مالا اور اپنی ایک ایک تصویر مرحمت فرمائی پونے ۹ بجے شب کو اسپیشل ٹرین لاہور روانہ ہوئی -

لاہور

ہز مجسٹی کی شاندار اسپیشل ٹرین عین وسط پلیٹ فارم میں پلیٹ فارم کے سرخ فرش اور دروازہ کے سامنے آکر استادہ ہوئی تمام پلیٹ فارم پر قرمزی فرش بچھا ہوا تھا ریلوے اسٹیشن جھنڈیوں پھریروں سے خوب آراستہ کیا گیا تھا - ٹیلوں اور دروازوں پر ہز مجسٹی کے پھریرے لہرا رہے تھے - ٹرین کے کھڑے ہونے پر ہز مجسٹی آرام سے پلیٹ فارم پر اترے - یہ پاکیزہ نو دوز لباس اور خاکی فراک کوٹ پہنے ہوے تھے مسٹر کنگ ہنیگڈ سی - آئی - ای - کمشنر لاہور نے استقبال کر کے دیگر عہدہ داروں کو پیش کیا - مسٹر کنٹلول چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب - مسٹر آر اے - مانٹ ڈپٹی کمشنر - مسٹر ای پیس فنی سی آئی ای منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے - میجر ای - ایل سیلون ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل لاہور ڈویژن کے علاوہ بہت سے ملکی فوجی و ریلوے افسر پلیٹ فارم پر موجود تھے افغانستان کا قومی ترانہ پولیس بینڈ نے خوش اسلوبی سے بجایا ۲۸ ویں ڈوگرہ کی اعلیٰ پیشوائی کے بعد پلیٹ فارم کی مراسم کا خاتمہ ہوا اور ہز مجسٹی شاہی گاڑی میں رونق افروز ہو کر بست و پنجم رسالہ کی اسکورٹ کیساتھ اپنے کیمپ کو روانہ ہوا جلوس جو ایک خاصہ طویل تھا آہستہ آہستہ قطع راہ کر کے کیمپ پہونچا اسکے ساتھ ہی یہ آڈر دیا گیا کہ ناشتہ اور دیگر پروگرام کی تصفیہ کے بعد ہز مجسٹی معہ سرداروں کی نماز جمعہ پڑھنے کیلئے شاہی مسجد جائینگے مسجد کے اندرونی حصہ میں کثرت اژدحام سے دم گھٹ رہا تھا - ہز مجسٹی موٹر کار پر سڑک ہیرا منڈی سے گذر کر مسجد جامع میں پہونچے مسجد میں عیدین سے بھی زیادہ ہجوم تھا دہلیز سے مسجد کے اندرونی حصہ تک سرخ بانات کا فرش بچھا ہوا تھا - ہز مجسٹی ایک بجے سرداروں سمیت رونق افروز ہوے - ہز مجسٹی جب سنتیں ادا کر چکے اور خطبہ پڑھا گیا تب امام مسجد ہی نے نماز پڑھوائی - ہز مجسٹی نے فرمایا کہ امام کی قرات اور پڑھنے کی انداز کا میرے دل پر نہایت اثر ہوا ہے اور ایکہزار روپیہ کا خلعت جو کار چوغہ پشمینہ وشال پر مرکب تھا - امام موصوف کو عطا فرمایا -

موذن کو بھی شامل حرمت کی مسلمانوں کی علاوہ ایک سو روپیہ ہندو بھی مسجد شاہی میں ہز مجسٹی کو دیکھنے کیلئے موجود تھے۔

مقبرہ جہانگیر۔ اب پونے ۲ بجے کا وقت تھا ہز مجسٹی نے دفعتہً شہنشاہ جہانگیر کے مقبرہ کے معائنہ کا ارادہ ظاہر فرمایا لیفٹننٹ جنکنز ایڈی موٹر کار کو شاہدرہ کیطرف لیگئے کار میں ہز مجسٹی کیساتھ مسٹر رینڈل سپرنٹنڈنٹ پولس لاہور تھے ہز مجسٹی نے فاتحہ پڑھا اور چند منٹ مراقبہ میں رہے پھر ۵ پونڈ نذر کئے کچھ دیر ٹھہرے ہوے ہز مجسٹی کے باہر نکلنے پر باغ کے مالی محمد الدین لئے ہوے تھا ایک چھوٹا سا خوبصورت گلدستہ پیش کیا جسے ہز مجسٹی نے لیکر کوٹ کی کاج میں رکھ لیا اور مالی کو موزوں انعام عطا فرمایا مسجد شاہی کیطرف روانہ ہونے سے پیشتر ہز مجسٹی نے فرما دیا تھا کہ وہ واپسی کے وقت ایچیسن کالج لاہور کا بھی معائنہ کرینگے جہاں وہ ۲ بجکر ۲۰ منٹ پر پہونچے ہز مجسٹی نے کالج کے تمام عمارات کا معائنہ فرمایا پھر ہز مجسٹی نے چندہ دہندگان کی کندہ ہوئی فہرست معائنہ فرمائی اسکے بعد کالج کی لاگ بک پیش کیگئی جس میں ہز مجسٹی نے یہ نوٹ کیا "میں نے ایچیسن کالج کو دیکھا اور جو کچھ میری نگاہ سے گذرا میں اس سے نہایت خوش ہوا" اسکے بعد اپنے دستخط کردئے کالج کے معائنہ میں چالیس منٹ صرف ہوے۔

میاں میر میں فوجی کرتب۔ یہ کرتب فی الواقع دیکھنے کے قابل تھے ہز مجسٹی وقت معینہ کے بعد تشریف لائے لفٹنٹ جنرل والٹر کنجیر نے کمرہ نما شامیانہ کے دروازہ تک استقبال کیا ہز مجسٹی ایک آرام کرسی پر بیٹھ گئے جس سے وہ تمام کرتب دیکھ سکیں آٹھ ہزار سوار چالیس توپیں اور جہاں کے خیمے اور ایستادہ بھی موجود تھیں لیڈیوں کی ایک کمیٹی امیر کو خیر مقدم کہنے کیلئے بنائی گئی تھی جس کی ... لیڈیاں تھیں فی الفور ہز مجسٹی کی حضور میں پیش کیا گیا تھا ہز مجسٹی ہر ایک سے نہایت خلق سے پیش آئے وہ صرف فوجی کرتبوں سے ہی محظوظ نہیں ہوے بلکہ جن لوگوں کی حلقہ میں انہوں نے اپنے آپ کو پایا اس سے بھی بہت محظوظ ہوے آخر میں ایک چھوٹا سا صندوقچہ آپکے سامنے پیش کیا گیا ہز مجسٹی نے اس میں سے لیکر اپنے ہم کلام لیڈیوں کو چکنیاں اور انگوٹھی چھلے وغیرہ مرحمت فرمائے۔ توپخانہ کا گذرنے کا نظارہ بہت شاندار تھا جسکا اثر ہز مجسٹی کے دل پر بھی اثر ہوا ہوگا ہز مجسٹی نے اونچے سے کرتب معائنہ کئے انکے اختتام پر وہاں سے روانہ ہوے اور رات کو ہز آنر لفٹنٹ گورنر کیساتھ کھانا تناول فرمایا ہز مجسٹی اتوار کو صبح کے ۱۰ بجے بذریعہ ریل امرتسر تشریف لیگئے تھے آپکو وہاں مدعو کرنیکی خاص جماعت کی چند نائب لاہور آئے تھے سٹیشن پر سردار شہر شیخ غلام صادق صاحب خان بہادر خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب ... اکرام صاحب موجود تھے ہز مجسٹی سٹیشن سے سیدھے دربار صاحب تشریف لیگئے جہاں کہ متعدد خدام کو مختلف عطیات عطا فرمائے علاوہ خاص دربار صاحب کیلئے ایکہزار ۱۲۱۵ روپیہ مرحمت فرمائے وہاں سے رام باغ رونق افروز ہوے جہاں ... جماعت حاضر تھی پھر خالصہ کالج کا معائنہ فرما کر ۲ ہزار روپیہ عطا کیا اس سے فارغ ہو کر اسی دن لاہور واپس آگئے ... سٹیشن سے سیدھے جلسہ کے موقع پر ساڑھے ۹ بجے کے قریب پہونچ گئے خلقت کا اژدہام حسب معمول بے حد وحساب تھا آپ نے ... کرسی پر متمکن ہوتے ہی اڈریس

پڑہی جانیکی اجازت دی اور لفظ بلفظ کو بغور سماعت فرمایا لفظ غرار کو ٹرسٹی والی نے غرا پڑہا تو آپنے فوراً اسکی اصلاح فرمادی
اڈریس ختم ہونے پر استادہ ہوکر زبان فارسی تقریر فرمائی جسکا لفظ لفظ آپکی دینی حمیت روشن ضمیری وسیع الخیالی - بلند
نظری حالات زمانہ سے کامل باخبری بے نظیر تدبر و فراست عالی حوصلگی دوسرونکے احسانات کا اعتراف فیاضانہ کی عادت
بنیادی اور صاف گوئی کی وضاحت کر رہا ہے آپنے موجودہ سالانہ امداد چھہ ہزار روپیہ کو بڑہا کر آئندہ کیلئے ۱۲ ہزار روپیہ سالانہ کردیا یہ
اضافہ بالخصوص یتامیٰ کی پرورش و تعلیم کیلئے منظور فرمایا گیا علاوہ بریں سابقہ عطیہ ایک مشت ۳۰ ہزار کے آپنے ایک اور ۲۰
ہزار روپیہ ایک مشت عطا فرمایا تقریر کے بعد آپ موقع بنیاد پر تشریف لیگئے وہاں بھی ایک مکلف تخت نما مونڈہا رکھا تھا
آپ اوسپر بیٹھکر موقع کتبہ پر بدست مبارک سے نقرئی ظرف میں نقرئی آلات معماری کے ذریعہ چونہ لیکر بچھایا اور پھر خود اوٹھکر
سنگ مرمر کے کتبہ کو وہاں نصب کیا - اور یہ عبارت اوسپر کندہ تھی "اللّٰھم بارک فیہ - از فیض شہ کابل زمین
شد بنا کاخ علم مومنین" ۱۳۲۵ھ" اس موقع پر دیوار میں مرمرین کتبہ نصب ہوگا جو نیز اس موقع پر وہاں رکہا گیا تھا -
"بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم - بفضلہ تعالیٰ بنا این بیت العلوم انجمن حمایت اسلام لاہور اعلیٰحضرت رفیع مرتبت قوی شوکت سراج
الملت والدین امیر حبیب اللہ خان جی - سی - بی - جی - سی - ایم - جی - فرمان فرمائے دولت خداداد افغانستان و
ملحقات آن خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ بدست مبارک خود نہاد در شہر محرم الحرام ۱۳۲۵ھ - فروری ۱۹۰۷ء" ہز مجسٹی
موقع بنیاد سے باہر آگئے اس رسم سے فارغ ہوکر آپ پھر پنڈال میں گئے چند قدم پیدل چلکر اپنی موٹرکار کے قریب پہونچ گئے
اس چند قدم کی مسافت میں آپنے خان بہادر الٰہی بخش خان سابق نیٹو اتاشی - سردار ایوب خان سے سردار ممدوح کے متعلق کچھ گفتگو
فرمائی اور موٹرکار پر سوار ہوکر آپنے خان بہادر سے چند الفاظ فرمائے آپنے آپکی باقی سردار بھی دوسرے موٹرکار گاڑیوں میں بیٹھ
گئے حاضرین نے تین چیرز بلند کئے اور آپ ۶ بجے کے قریب رخصت فرما ہوگئے آج ہی کے روز افغانی باورچی خانہ میں آگ
لگ گئی جو خیمہ شاہی سے بہت ہی قریب تھا مگر پولیس و رسالہ نے بروقت پہونچکر آگ کو قابو کرلیا اور کوئی زیادہ نقصان
نہ ہونے پایا ہز مجسٹی نہایت سحر خیز ہیں خواہ وہ رات کو کتنی دیر تک کیوں نہ جاگیں علی الصباح ۵ بجے سے پیشتر بیدار ہوجاتے ہیں
۴ مارچ - ۱۱ بجے سے پہلے ہز مجسٹی اپنے کیمپ سے باہر نہیں نکلے ۱۱ بجے کے بعد موٹرگاڑی میں سوار ہوکر پہلے میسرز رنکلٹ بنڈکلوی
جوہری کی دکان پر گئے جہاں ہز مجسٹی نے ۱۰ ہزار روپیہ کی اشیا خرید فرمائیں - ایک دو اور دکانوں کو دیکھکر پرائیویٹ
طور پر لنچ تناول فرمانیکو لئے کیمپ کو واپس لوٹ آئے سہ پہر کو پھر لارینس ہال میں تشریف لیگئے وہاں تھوڑی دیر تک

ٹینس کا کھیل دیکھتے رہے پھر ادکتاکر سنفرزا میں چہل قدمی اور کرکٹ کا کھیل معائنہ فرماتے رہے اسکے بعد چند منٹ تک منٹگمری ہال کو اندر سے ملاحظہ کیا شام کی تاریکی پھیل چکی پر ہز مجسٹی اپنے کیمپ کو واپس آئے رات کو لفٹنٹ جنرل کیچنر اور نامور اشخاص کی ایک جماعت کیساتھ میاں میر میں کھانا تناول فرمایا۔ ہز مجسٹی بمبئی سے روانہ ہونے سے پیشتر غار ہائے الیفنٹا کا معائنہ فرمایا انجمن محافظ یتامی کو سنی یتیمونکی دعوت کیلئے ۵۰ اشرفیاں مرحمت کیں ٹیپر سو ٹیپر ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ہز مجسٹی کے ہمراہ کراچی تک گئے روانگی سے پیشتر ہز مجسٹی نے برٹش حکام و پولیس کا انکی سرگرمی و حسن خدمات پر شکریہ ادا کیا اور چند یورپین فوجی افسروں کو نقرئی تحائف مرحمت فرمائے۔

اختتام سیاحت

ہز مجسٹی امیر دوشنبہ کی صبح کو موٹر کار سے شالامار باغ تشریف لیگئے قاضی غلام ربانی صاحب اسی باغ کی تعریف و تاریخ اور دیگر امور متعلقہ کے نسبت بہت دیر تک سوالات فرماتے رہے اور عمدہ درختوں کے بیج افغانستان ہمراہ لیجانیکی خواہش ظاہر فرمائی اور واپسی کے بعد انجمن حمایت اسلام لاہور کا ڈیپوٹیشن قبول فرمایا۔ ۴ مارچ کو ہز مجسٹی زیادہ تر محض اسلئے لاہور ٹھہرے کہ مسٹر ڈابس اپنے نائب پولیٹکل اتاشی کی تقریب شادی میں شامل ہوں جس امر کیلئے مسٹر ڈابس کمال متمنی تھے انکی شادی سر چارلس یوانز کی بھتیجی سے ہوئی ہے ہز مجسٹی رات کو ساڑھے ۱۲ بجے لاہور سے روانہ ہوگئے۔

راولپنڈی

ہز مجسٹی امیر لاہور سے پرائیویٹ طور پر کھانا تناول فرماکر بذریعہ اسپیشل ٹرین راولپنڈی کے اسٹیشن پر علی الصباح پہونچے آپ دفعتاً اپنی گاڑی سے نہیں اترے کچھ دیر کے بعد آپ برآمد ہوئے اور موٹر گاڑی پر سوار ہوکر شہر کی سیر فرمائی آپنے راولپنڈی میں قابل ذکر مقامات سے صرف اسلحہ خانہ کی سیر کی۔ اور راولپنڈی میں کل ۶ گھنٹے تشریف فرما رہے اور وہاں سے روانہ ہوکر شب کو ۹ بجے کچھ منٹ بعد پشاور داخل ہوئے۔

پشاور

پشاور سے ہز مجسٹی امیر کی روانگی بڑی شان و شوکت کیساتھ عمل میں آئی چنانچہ ہز مجسٹی جلوس کے ساتھ اپنی قیامگاہ سے ریلوے اسٹیشن کو روانہ ہوئے سڑکوں پر فوج صف بستہ تھی اور آپکی اسکارٹ میں دیسی سالکر سوار تھے آپکی دید کے اشتیاق میں ہجوم کثیر سڑکوں کے دونوں طرف جمع تھا۔ ریلوے اسٹیشن پہونچنے پر ہز مجسٹی نے گارڈ آف آنر کا معائنہ فرمایا اور ٹرین کے اسٹیشن سے روانہ ہونیکے ساتھ ہی ۳۱ توپ کی سلامی سر کی گئی ہز مجسٹی نے اپنے سیلون میں سر ہنری میکموہن کو معہ انکے اسٹاف کے بلایا اور مختصر سی

تقریر فرمانیکے بعد آپنے تمغے مرحمت فرمائے سر ہنری میکموہن اور مسٹر ایچ ڈابس کو سرداری کا رتبہ عطا فرمایا مسٹر میجر وکٹر بروک اور میجر
رابرٹ بروانڈین میڈیکل سروس کو شان حرمت اور میجر ڈیوک اور کپتان ای پی۔ ڈاونسلا اور آر۔ ڈی۔ ای۔ رامسے کو شان
عزت اور مسٹر ایچ ایس ایچ بلکلنگٹن اور میوالک کپتان جنکنس اور لفٹنٹ فلڈ کو شان خدمت مرحمت فرمایا ہز مجسٹی امیر اپنی
تقریر میں فرمایا کہ دیہ افغانستان کے تمغے ہیں جو میں آپ لوگونکو کہ آپ میرے دوست ہیں دینا چاہتا ہوں آپ سب نے میرے
قیام ہند کے زمانہ میں میرے خدمات انجام دیکر میرے اوپر اپنے زبردست حقوق قایم کرلئے ہیں آپ لوگوں نے ہر جگہہ میری خدمت میں
کوئی کوتاہی نہیں کی جسکو میرے سیاحت میں کامیابی ہوئی اور ہندوستان کے سیاحت سے جو تفریح حاصل ہوئی ہے اسکے لئے میں آپکا بدرجہ غایت
ممنون ہوں میں آپ لوگوں کو یہ تمغے خود اپنی اور اپنی گورنمنٹ کی جانب سے عطا کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ملک معظم قیصر
ہند آپکو ان تمغونکے استعمال کرنیکی اجازت مرحمت فرمائیں گے اگر مجھکو پہلے سے اسکا خیال ہوتا تو میں ان تمغونکو دینے کے قبل تار
بھیجکر ان کی اجازت منگا لیتا -

چٹھی ہز مجسٹی امیر افغانستان نے مراجعت فرمائے ہند ہونیکے وقت جو حفیظی چٹھی لکھی وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم - ۷ مارچ
مقام جمرود وقت مراجعت از سیاحت ہند و داخل شدن اندرون حدود افغانستان میری سیاحت ہند نے جسکی مدت
۶۴ روز کی تھی مجھہ کو اس قدر حظ و مسرت بخشی ہے کہ جسکے اظہار کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں ہز اکسیلنسی وائسرائے و کمانڈر
انچیف و دیگر عہدہ داران فوجی و ملکی نے میرے ساتھ ہر طرح کی شفقت و مہربانی و دوستی کا اظہار کیا اور میں نے ان سب
گورنمنٹ افغانستان اور خود اپنا دوست پایا میں اس بات کے ظاہر کرنے میں کچھ تامل نہیں کرتا کہ میں نے اس قلیل سی سیاحت ہند کے زمانہ
میں جتنے دوست گورنمنٹ افغانستان کے اور اپنے بنائے ہیں اوتنے میں تیس برس میں بھی نہ بنا سکتا اگر میں ہندوستان نہ آتا لہذا
میں آج خود کو اور قوم افاغنہ کو ایسا عمدہ دوست رکھنے پر مبارکباد دیتا ہوں - میرے دوست سر ہنری میکموہن میرے
اس تحریری پیام کو رائٹر ایجنسی کے پاس اس غرض سے پہونچا دیں کہ وہ دنیا کی اطلاع کیلئے اسکو اخبار میں شایع کردے -
مقام جمرود پر ہز مجسٹی نے سر ہنری میکموہن کے دیسی اٹاچیوں اور اسسٹنٹوں کو خیرباد کہا اور لنڈی کوتل کو روانہ ہوئے
سرحد تک دیسی رسالہ کے سوار آپکے اسکارٹ میں تھے لنڈی کوتل میں اپنے لئے تناول فرمانیکے لئے تھوڑی دیر قیام فرمایا -
لنڈی خانہ میں افغانی سپاہ کی تعداد کثیر ٹھہری ہوئی آپکا انتظار کر رہی تھی آپنے وہاں گھوڑے سے اتر کر جمیع افسران
اور رہے سہے حاضرین سے خدا حافظ کہا -

رخصتی نامہ و پیام - ہز مجسٹی امیر کے مراجعت فرمائے ہند پر ہز اکسیلنسی وایسرائے ہند نے مندرجہ ذیل پیام بذریعہ تار روانہ فرمایا "یہ میری بڑی عزت کا موجب ہوا کہ میں نے بحیثیت قائم مقام قیصر ہند - ہندوستان میں یور مجسٹی کا استقبال کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ ہماری ذاتی دوستی سے طرفین کے ممالک میں عمدہ اثر مرتب ہوگا یور مجسٹی یقین فرمائیں کہ آپ اپنے ساتھ کابل کو ہندوستان کے اپنے بہت سے سچے دوستوں کی دعائیں لیجا رہے ہیں جو ہندوستان میں یور مجسٹی کی تشریف آوری کی خوش آئند یادگار ہمیشہ اپنے دلوں میں رکھیں گے -

ہز مجسٹی امیر نے سرحد سے اسکا جواب بذریعہ تار حسب ذیل دیا "یور اکسیلنسی کا تار مجھکو آج لنڈی کوتل میں افغانستان کے جانب کوچ کرنے کے قبل وصول ہوا - میں یور اکسیلنسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں میں اسوقت سرحد ہندوستان سے عبور کر کے حدود افغانستان میں داخل ہو چکا ہوں میں نے ہندوستان میں ۲ ماہ بڑی لطف سے بسر کیے گورنمنٹ ہند نے میرا جو اعزاز و احترام فرمایا اسکے لئے میں یور اکسیلنسی کا مشکور ہوں میں یور اکسیلنسی کا بالخصوص اس بارہ میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ سر ہنری میکموہن جیسے قابل افسر میرے مہماندار مقرر فرمائے گئے انہوں نے اور انکے مددگاروں نے جتنے انتظامات کئے تھے میں ان سے بہت خوش اور محظوظ ہوا "خدا حافظ" -

جلال آباد میں جب امیر رونق افروز ہوئے تو بڑی خوبی کیساتھ استقبال کیا گیا اور ۱۰۱ توپ کی سلامی سر ہوئی

مسئلہ فرمیسن - جلال آباد میں ۱۲ مارچ کو امیر صاحب نے ایک عظیم دربار کیا اس دربار میں امیر صاحب نے اپنے آئندہ ارادوں کی نسبت کوئی بات ظاہر نہیں فرمائی اور نہ کچھ یہ ذکر کیا کہ گورنمنٹ آف انڈیا سے ہمارے تعلقات میں کچھ تبدیلی ہو گئی ہے یا نہیں تمام اقوام کے سردار اور بڑے بڑے علماء و ملا اس دربار میں موجود تھے دربار کے بعد حسب معمول امیر صاحب نے تحائف اور انعامات عطا فرمائے - اس عظیم الشان دربار میں امیر صاحب نے ان چند بڑے بڑے ملاؤں کو اپنے روبرو طلب کیا جو انکے فرمیسن بنجانے کی افواہ سے ناراض تھے اور انکو سمجھایا کہ دوران سیاحت ہندوستان میں میں نے جس قدر کام کئے وہ اسلام کے برخلاف کسی طرح بھی نہیں ہے - اسی طرح سے اور ایک ملا صاحب سے امیر صاحب نے بحث کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ عیسائیوں کے ہمراہ کھانا کھا لینا شرع سے جائز ہے ناجائز نہیں ہے - اور امیر صاحب نے یہ بھی کہا کہ اگر کسی حدیث یا فقہ کی کتاب میں عیسائیوں کے ہمراہ مسلمانوں کو کھانا کھا لینے کی ممانعت ہے تو وہ حکم شریعت شوق سے بلا خوف پیش کیجئے آخرکار ملاؤں نے اس بات کو

تسلیم کر لیا کہ امیر صاحب کا کہنا درست اور بجا ہی - اور واقعی شریعت اسلام میں عیسائیوں اور مسلمانوں کا ساتھ مل کر کہانا کہانا ممنوع نہیں ہے -

کابل

۱۰ اپریل کو عالیجناب ہز مجسٹی سراج الملت والدین امیر سر حبیب اللہ خان بہادر فرمانروائی دولت خداداد افغانستان وعوالیہ خلداللہ ملکہ بخیر وعافیت بفضل ایزدی داخل کابل ہوی - اور بڑے دہوم دہام سے آپکا استقبال کیا گیا - اور عام طور پر اظہار مسرت ہوا -

آفتاب عمر و دولت و اقبال اسلام دائما تابان و درخشان باد

تمت